عربی گرامر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

❀❀❀ توجہ فرمائیں! ❀❀❀

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب............

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔
- متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

❋❋❋ تنبیہ ❋❋❋

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر
تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ مُرتّب

میں نے ابھی چند سال قبل ہی قرآن اکیڈمی میں تھوڑی سی عربی پڑھی ہے۔ میری علمی استعداد یقیناً اس قابل نہیں ہے کہ میں عربی قواعد مرتّب کرنے کے متعلق سوچتا۔ اس کے باوجود یہ جرأت کی ہے تو اس کی کچھ وجوہات ہیں۔

قرآن اکیڈمی میں عربی قواعد کی تعلیم ایک خصوصی انداز اور مختلف ترتیب سے دی جاتی ہے، جسے ہمارے استادِ محترم جناب پروفیسر احمد یار صاحب نے متعارف کرایا ہے اور عربی قواعد کی کوئی کتاب اس ترتیب کے مطابق نہیں ہے۔ ہمارے نصاب میں ''عربی کا معلّم'' شامل ہے جو ہماری ضروریات کے قریب ہونے کے باوجود پورے طور پر اس کے مطابق نہیں ہے۔ اس لئے طلباء اور اساتذہ دونوں ہی کو خاصی دِقّت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ کلاس سے اسٹاف روم میں تشریف لانے پر محترم حافظ صاحب اکثر اس تمنّا کا اظہار کیا کرتے تھے کہ ''کوئی صاحبِ ہمّت اگر عربی کے معلّم پر نظرِ ثانی کرے اور اس کی ترتیب میں مناسب ردوبدل کردے تو کتاب کی افادیت بہت بڑھ جائے گی۔'' یہ وہ صورتِ حال ہے جس نے میرے دل میں اس ضرورت کے احساس کو راسخ کیا۔

حقیقت یہ ہے کہ اس کتاب کو مرتّب کرنے کا کام صرف حافظ صاحب کو ہی زیب دیتا ہے اور ہم سب کی یہ خوش قسمتی ہوتی اگر ان کے ہاتھوں یہ کام سرانجام پاتا۔ اس کے لئے میں خود بھی حافظ صاحب سے ضد کرتا لیکن مسئلہ یہ تھا کہ حافظ صاحب ایک اس سے بھی کہیں زیادہ اہم اور منفرد کام کا آغاز کر چکے تھے۔ لغات واعرابِ قرآن کے نام سے جس بلند پایہ تالیف کا انہوں نے بیڑہ اٹھایا ہے بلاشبہ وہ اپنی جگہ نہایت اہم کام ہے۔ عربی زبان کے قواعد سے شُد بُد رکھنے والے طالبانِ قرآن کے لئے ترجمۂ قرآن کے معاملے میں وہ کتاب اِن شاء اللہ ایک ریفرینس بک کا کام دے گی اور قرآن فہمی کے راہ کی ایک بڑی رکاوٹ اس کے ذریعے دُور ہو جائے گی۔ چنانچہ 'عربی کے معلّم' پر نظرِ ثانی کے ضمن میں ان سے ضد کرنے کی ہمت نہیں ہوئی۔

جب کوئی صورت نہ بن سکی تو سوچا کہ خود ہمّت کی جائے، ساتھ ہی اپنی بے علمی کا خیال آیا تو حافظ صاحب کی موجودگی نے ڈھارس بندھائی کہ ان کی رہنمائی کسی حد تک میری کوتاہیوں کی پردہ پوشی کرے گی۔ قرآن اکیڈمی اور قرآن کالج میں روزآنہ تقریباً تین چار پیریڈ پڑھانے اور ''لغات واعرابِ قرآن'' کی تالیف جیسی دقّت طلب اور وقت طلب مصروفیت کے باوجود محترم حافظ صاحب نے اس سلسلے میں میری جو راہنمائی کی ہے اس کے لئے میں ان کا انتہائی ممنون ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اجرِ عظیم سے نوازے (آمین)۔

جرأت مذکورہ کی ایک وجہ اور بھی ہے۔ عربی کے طالبِ علم کے طور پر اس کتاب سے گزرے ابھی زیادہ دن نہیں ہوئے ہیں۔ قواعد پڑھتے وقت جن جن مقامات پر مجھے الجھن اور دقّت پیش آئی تھی وہ سب ابھی ذہن میں تازہ ہیں۔ اگر کسی درجہ میں علمی استعداد حاصل کرنے کا انتظار کرتا تو پتہ نہیں استعداد حاصل ہوتی یا نہیں، لیکن وہ مقامات یقیناً ذہن سے محو ہو جاتے۔ پھر میری کوشش شاید اتنی زیادہ عام فہم نہ بن سکتی۔ اس لئے فیصلہ کرلیا کہ معیار کی پرواہ کیے بغیر بُرا بھلا جیسا بن پڑتا ہے یہ کام کر گزروں، تاکہ ایک طرف تو قرآن اکیڈمی اور قرآن کالج کی ضرورت کسی درجے میں پوری ہو سکے اور دوسری طرف اس نہج پر بہتر اور معیاری کام کی راہ ہموار ہو سکے۔

اس کتاب میں اسباق کی ترتیب، اسباق کی چھوٹے چھوٹے حصّوں میں تقسیم اور بات کو پہلے اردو اور انگریزی کے حوالے سے سمجھا کر پھر عربی قاعدے کی طرف آنا، محترم حافظ صاحب کا وہ خصوصی طرزِ تعلیم ہے جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ اس کتاب کا یہی وہ پہلو ہے جس پر ابتداءً حافظ صاحب نے کچھ وقت نکال کر تنقیدی نظر ڈالی ہے اور میری کوتاہیوں پر گرفت کی اور تصحیح کی۔ ظاہر ہے کہ ان کے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ وہ مسودہ کا لفظ بلفظ مطالعہ کر کے اس کی تصحیح کرتے اور ہر ہر مرحلے پر میری رہنمائی فرماتے، اس لئے اس کتاب میں جو بھی کوتاہی اور کمی موجود ہے اس کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔

قرآن اکیڈمی کے فیلو جناب حافظ خالد محمود خضر صاحب نے اپنی گوناگوں ذمّہ داریوں اور مصروفیات سے وقت نکال کر مسودہ کا مطالعہ کیا اور اغلاط کی تصحیح میں میری بھرپور معاونت کی ہے۔ اس کے لئے میں اُن کا بھی بہت ممنون ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر سے نوازے (آمین)۔

میں اس بات کا قائل ہوں کہ Perfection کا حصول اس دنیا میں تو ممکن نہیں ہے۔اس لئے مجھے یقین ہے کہ اب بھی کچھ اغلاط موجود ہوں گی۔اہلِ علم حضرات سے گزارش ہے کہ ان کی نشاندہی کریں۔نیز اس کتاب کو مزید بہتر بنانے کے لئے اپنی تجاویز سے نوازیں،تاکہ اگر اس کا آئندہ ایڈیشن شائع ہو تو اسے مزید بہتر بنایا جا سکے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمِ

۱۱ محرم الحرام ۱۴۱۰ھ	لطف الرحمٰن خان
بمطابق ۱۴ اگست ۱۹۸۹ء	قرآن اکیڈمی، لاہور

تمہید

۱ : ۱ دنیا کی کسی بھی زبان کو سیکھنے کے دو ہی طریقے ہیں۔ اوّل یہ کہ اس زبان کو بولنے والوں میں بچپن سے ہی یا بعد میں رہ کر وہ زبان سیکھی جائے۔ دوم یہ کہ کسی سیکھی ہوئی زبان کی مدد سے نئی زبان کے قواعد سمجھ کر اسے سیکھا جائے۔ درسی طریقے سے یعنی قواعد و گرامر کے ساتھ زبان سیکھنے کے لئے دو کام بہت ضروری ہیں۔ اوّل یہ کہ اس زبان کے زیادہ سے زیادہ الفاظ کا ذخیرہ ہم اپنے ذہن میں جمع کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔ دوم یہ کہ اس ذخیرۂ الفاظ کو درست طریقہ پر استعمال کرنا سیکھیں۔

۲ : ۱ ذخیرۂ الفاظ میں اضافہ کی غرض سے اس کتاب کے ہر سبق میں کچھ الفاظ اور ان کے معانی دیئے جائیں گے تاکہ طلبہ انہیں یاد بھی کر لیں اور مشقوں میں استعمال بھی کریں۔ لیکن قواعد سمجھانے کی غرض سے دیئے گئے الفاظ و معنی ذخیرۂ الفاظ میں اضافہ کے لئے کافی نہیں ہوتے۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر اسکولوں اور کالجوں میں قواعد کے علاوہ کوئی کتاب بطور ریڈر پڑھائی جاتی ہے۔ طلبہ کو ہمارا مشورہ ہے کہ وہ روزانہ قرآنِ مجید کے کم از کم ایک یا دو رکوعوں کا ترجمہ سے مطالعہ کریں اور ان کے الفاظ و معنی کو یاد کرتے رہیں۔ اس طرح ان کے ذخیرۂ الفاظ میں بھی بتدریج اضافہ ہوتا رہے گا۔

۳ : ۱ الفاظ کو ''درست طریقہ سے استعمال کرنا'' سکھانے کے لئے کسی زبان کی گرامر کے قواعد مرتّب کیے جاتے ہیں۔ یہاں یہ بات دلچسپی سے خالی نہ ہوگی کہ زبان پہلے وجود میں آجاتی ہے پھر بعد میں ضرورت پڑنے پر اس کے قواعد مرتّب کیے جاتے ہیں۔ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ پہلے قواعد مرتّب کر کے کوئی نئی زبان وجود میں لائی گئی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ کسی زبان کے قواعد اس زبان کے تمام الفاظ پر حاوی نہیں ہوتے بلکہ کچھ نہ کچھ الفاظ ضرور مستثنٰی ہوتے ہیں۔ یہ مسئلہ ہر زبان کے ساتھ ہے، فرق صرف کم اور زیادہ کا ہے۔ آج دنیا میں ہزاروں زبانیں بولی جاتی ہیں لیکن قواعد معدودے چند کے ہی مرتّب کیے گئے ہیں۔ بقیہ زبانوں کے لئے اس کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔

۴ : ۱ کسی زبان کے قواعد مرتّب کرنے کی ضرورت اس وقت محسوس ہوتی ہے جب دوسری زبانیں بولنے والے لوگ اُس زبان کو تدریسی طریقے پر سیکھنا چاہیں۔ ایسی صورتِ حال بالعموم دو ہی وجہ سے پیش آتی ہے۔ اوّل یہ کہ کسی زبان کو بولنے والی قوم کو دوسری اقوام پر سیاسی غلبہ اور اقتدار حاصل ہو جائے اور ان کی زبان سرکاری زبان قرار پائے۔ اس طرح دوسری اقوام کے لوگ خود کو وہ زبان سیکھنے پر مجبور پائیں۔ دوم یہ کہ کوئی زبان کسی مذہبی کتاب کی یا کسی مذہب کے لٹریچر کی زبان ہو اور اس مذہب کے پیرو یا بعض دفعہ غیر پیرو بھی اس مذہب کے عقائد اور شریعت کے مصادر تک براہِ راست رسائی حاصل کرنے کی غرض سے وہ زبان سیکھنے کے خواہش مند ہوں۔ عربی کو یہ دونوں خصوصیات حاصل ہیں۔ یہ صدیوں تک دنیا کے غالب متمدّن علاقے کی سرکاری زبان رہی ہے اور آج بھی کئی ممالک میں اسی حیثیت سے رائج ہے۔ اسی طرح بلحاظِ آبادی دنیا کے دوسرے بڑے الہامی نظریہ یعنی اسلام کی زبان بھی عربی ہے۔ قرآنِ حکیم اسی زبان میں نازل ہوا اور مجموعۂ احادیث اوّلاً اسی زبان میں مدوّن ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ عربی دنیا کی ان چند زبانوں میں سے ایک ہے جس کے قواعد مرتّب کیے گئے ہیں اور اتنی لگن اور عرق ریزی سے مرتّب کیے گئے ہیں کہ قواعد سے استثنٰی کی صورتیں اس زبان میں سب سے کم ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ماہرینِ لسانیات عربی کو بلحاظِ گرامر دنیا کی سب سے زیادہ سائنٹفک زبان ماننے پر مجبور ہیں اور عربی قواعد سمجھنے کے بعد اس زبان کا سیکھنا نسبتاً آسان ہے۔

۵ : ۱ دنیا کی ہر زبان کے قواعد مرتّب کرنے کا بنیادی طریقۂ کار قریباً ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ اس زبان کے تمام بامعنی الفاظ یعنی کلمات کو مختلف گروپوں میں اس انداز سے تقسیم کر لیتے ہیں کہ زبان کا کوئی لفظ اس درجہ بندی (Grouping) سے باہر نہ رہ جائے۔ کلمات کی اس گروپنگ یا تقسیم کو اقسامِ کلمہ یا اجزائے کلام (Parts of speech) کہتے ہیں۔ مختلف زبانوں کی گرامر لکھنے والے اس زبان کے الفاظ کی مختلف طریقوں پر تقسیم کرتے ہیں۔ مثلاً عربی، اردو اور فارسی میں یہ تقسیم سہ گانہ ہے۔ یعنی ہر کلمہ اسم، فعل یا حرف ہوتا ہے۔ انگریزی میں 'Parts of speech' آٹھ ہیں۔ بہر حال ایک بات قطعی ہے کہ 'اسم' اور 'فعل' ہر زبان میں سب سے بڑے اور مستقل اجزائے کلام ہیں۔ باقی اجزاء کو بعض انہیں میں سے کسی کا حصہ قرار دیتے ہیں اور بعض الگ قسم شمار کرتے ہیں۔ مثلاً اردو، عربی اور فارسی ضمیر (Pronoun) اور صفت (Adjective) کو اسم ہی شمار کیا جاتا ہے، مگر انگریزی میں 'Pronoun' اور 'Adjective' الگ الگ اجزائے کلام شمار ہوتے ہیں۔

۶ : ۱ درسی طریقے سے کسی زبان کو سیکھنے کے لئے اس کے الفاظ کو درست طریقے پر استعمال کرنا ہی اصل مسئلہ ہوتا ہے اور اس سلسلہ میں فعل اور اسم کے درست استعمال کو خاص اہمیت حاصل ہے، کیوں کہ دنیا کہ ہر زبان میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والے الفاظ یہی ہیں۔اسی لئے ہر زبان میں فعل کے استعمال کو درست کرنے کے لئے فعل کی گردانیں، صیغے، مختلف 'زمانوں' میں اسی کی صورتیں، مصدر اور مضارع وغیرہ یاد کیے جاتے ہیں۔مثلاً فارسی میں فعل کے درست استعمال کے لئے مصدر اور مضارع معلوم ہونے چاہئیں اور گردان بھی یاد ہونی چاہیئے۔انگریزی میں Verb کی تین شکلیں اور مختلف Tenses کے رٹنے اور یاد کرنے پر طلبہ کئی برس محنت کرتے ہیں۔ گرامر کا وہ حصہ جو فعل کی درست بناوٹ اور عبارت میں اس کے درست استعمال سے بحث کرتا ہے۔''علم الصرف'' کہلاتا ہے جبکہ اسم کے درست استعمال کی بحث ''علم النحو'' کا ایک اہم جزو ہے۔

۷ : ۱ ہمارے دینی مدارس میں عربی تعلیم کی ابتداء بالعموم فعل کی بحث سے ہوتی ہے جس کے اپنے کچھ فوائد ہیں لیکن ہم اپنے اسباق کی ابتداء اسم کی بحث سے کریں گے۔اس کے جواز میں یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بھی حضرت آدم علیہ السلام کو سب سے پہلے اشیاء کے اسماء کی تعلیم دی تھی۔اس کے علاوہ ندوۃ العلماء میں اس مسئلہ پر کافی تحقیق اور تجربات کیے گئے ہیں اور یہ نتیجہ سامنے آیا ہے کہ اسم کی بحث سے تعلیم کا آغاز کرنے سے نسبتاً بہتر نتائج حاصل کیے جاسکتے ہیں۔جب کہ فعل کی تعلیم سے آغاز کی مثال بقول مولانا مناظر احسن گیلانی صاحب ایسی ہے جیسے طالبِ علم کو کنویں سے ڈول کھینچنے کی مشق کرائی جائے خواہ پانی نکلے یا نہ نکلے۔یعنی طالبِ علم فعل کی گردانیں رٹتا رہتا ہے لیکن اسے نہ تو اس مشقت کا کوئی مقصد نظر آتا ہے اور نہ یہ احساس ہوتا ہے کہ وہ ایک نئی زبان سیکھ رہا ہے۔برخلاف اس کے اسم کی بحث سے تعلیم کا آغاز کرنے سے ابتداء ہی سے طالبِ علم کی دلچسپی قائم ہو جاتی ہے اور برقرار رہتی ہے۔رفع، نصب، جر کی شناخت اور مشق، مرکبات کے قواعد اور جملہ اسمیہ سیکھتے ہوئے طالبِ علم کو اپنی محنت بامقصد نظر آتی ہے۔چند دنوں کے بعد ہی وہ چھوٹے چھوٹے اسمیہ جملے بنا سکتا ہے اور عربی زبان کی سب سے بڑی خصوصیت-اعراب یعنی ''الفاظ میں حرکات کی تبدیلی کا معانی پر اثر'' کو سمجھنے لگتا ہے۔ہر نئے سبق کی تکمیل پر اسے کچھ سیکھنے اور حاصل کرنے کا احساس ہوتا رہتا ہے۔یہی کیفیت اس کی دلچسپی کو برقرار رکھنے کا باعث بنتی ہے۔گذشتہ چند برسوں میں قرآن اکیڈمی لاہور میں اسی ترتیبِ تدریس کو اختیار کر کے بہتر نتائج حاصل کیے گئے ہیں۔

۸ : ۱ اسم کے استعمال کو درست کرنے کے لئے کسی زبان کے واحد، جمع، مذکّر مؤنّث، معرفہ نکرہ اور اسم کی مختلف حالتوں کے قواعد جاننا ضروری ہیں۔مثلاً غیر حقیقی مؤنّث کا قاعدہ ہر زبان میں یکساں نہیں ہے۔جہاز اور چاند کو اردو میں مذکّر مگر انگریزی میں مؤنّث بولا جاتا ہے۔سورج اور خرگوش کو عربی میں مؤنّث مگر اردو میں مذکّر بولتے ہیں۔اس لئے ضروری ہے کہ فعل کے درست استعمال کے ساتھ اسم کو بھی ٹھیک طرح استعمال کیا جائے۔اسم کے درست استعمال کے لئے ہر زبان میں عموماً اور عربی میں خصوصاً اسم کا چار پہلوؤں سے جائزہ لے کر اسے قواعد کے مطابق استعمال کرنا ضروری ہے۔اس صورت میں اسم کے استعمال میں غلطی نہیں ہوگی۔ وہ چار پہلو ہیں: (i) حالت (ii) جنس (iii) عدد (iv) وسعت جنہیں ہم انگریزی میں علی الترتیب Case، Gender، Number اور Kind کہتے ہیں۔عبارت میں استعمال ہوتے وقت ازروئے قواعدِ زبان، ہر اسم کی ایک خاص حالت، جنس، عدد اور وسعت مطلوب ہوتی ہے۔انہی چار پہلوؤں کے بارے میں بات کرتے ہوئے ہم اپنے اسباق کا آغاز اسم کی حالت کے بیان سے کرتے ہیں۔لیکن اس سے قبل اسم، فعل اور حرف کی تعریف (Definition) کو دہرا لینا مفید ہوگا۔

اسم اسم اس لفظ یا کلمہ کو کہتے ہیں جس سے کسی چیز، جگہ یا آدمی کا نام یا اس کی صفت ظاہر ہو۔مثلاً رَجُلٌ (مرد)، حَامِدٌ (خاص نام)، طَیِّبٌ (اچھا) اس کے علاوہ ایسا لفظ یا کلمہ بھی اسم ہوتا ہے جس کے معنی میں کوئی کام کرنے کا مفہوم ہو لیکن اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جاتا ہو۔جیسے ضَرْبٌ (مارنا)، ذَھَابٌ (جانا)، شُرْبٌ (پینا)۔یہ بات یاد کرلیں کہ ایسے اسماء کو مصدر کہتے ہیں اور مصدر اسم ہی ہوتا ہے۔

فعل فعل وہ کلمہ ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا ظاہر ہو اور اس میں تینوں زمانوں ماضی، حال، مستقبل میں سے کوئی زمانہ بھی پایا جائے۔مثلاً ضَرَبَ (اس نے مارا)، ذَھَبَ (وہ گیا)، یَشْرَبُ (وہ پیتا ہے یا پیئے گا)۔

حرف وہ لفظ یا کلمہ ہے جو اپنے معنی واضح کرنے کے لئے کسی دوسرے کلمہ کا محتاج ہو یعنی کسی اسم یا فعل سے ملے بغیر اس کے معنی واضح نہ ہوں۔مثلاً مِنْ کے معنی ہیں ''سے''، لیکن اس سے کوئی بات واضح نہیں ہوتی۔جب ہم کہتے ہیں مِنَ الْمَسْجِدِ یعنی مسجد سے، تو بات واضح ہوگئی۔اسی طرح عَلٰی (پر)۔عَلَی الْفَرَسِ (گھوڑے پر)۔ اِلٰی (تک۔کی طرف)۔اِلَی السُّوْقِ (بازار تک یا بازار کی طرف)۔وغیرہ۔

اسم کی حالت

۱ : ۲ کسی بھی زبان میں کوئی اسم جب گفتگو یا تحریر میں استعمال ہوتا ہے تو وہ تین حالتوں میں سے کسی ایک میں ہی استعمال ہوتا ہے۔ چوتھی حالت کوئی نہیں ہو سکتی۔ یا تو وہ اس عبارت میں فاعل کے طور پر مذکور ہوگا۔ یعنی حالتِ فاعلی میں ہوگا۔ یا پھر حالتِ مفعولی میں ہوگا اور یا کسی دوسرے اسم وغیرہ کی اضافت اور تعلق سے مذکور ہوگا۔ اس حالت کو حالتِ اضافی کہتے ہیں۔ دورانِ استعمال اسم کی حالت کو انگریزی میں Case کہتے ہیں۔ انگریزی میں بھی Case تین ہی ہوتے ہیں جو Nominative یا Objective یا Possessive case کہلاتے ہیں۔ عربی میں بھی اسم کے استعمال کی یہی تین حالتیں ہوتی ہیں۔ انہیں حالتِ رفع، حالتِ نصب اور حالتِ جر یا مختصراً رفع، نصب اور جر کہتے ہیں۔ خیال رہے کہ جو اسم حالتِ رفع میں ہو اسے مرفوع، جو حالتِ نصب میں ہو اسے منصوب اور جو حالتِ جر میں ہو اسے مجرور کہتے ہیں۔ اس طرح اردو اور انگریزی گرامر کی مدد سے عربی گرامر میں اسم کی حالت کو بآسانی سمجھا جا سکتا ہے صرف اصطلاحی ناموں کا فرق ہے۔ ضرورت ہے کہ ہم عربی کی اصطلاحات کو مندرجہ ذیل نقشہ سے سمجھ کر یاد کر لیں:

انگریزی	Nominative case	Objective case	Possessive case
عربی	رَفْعٌ	نَصْبٌ	جَرٌّ
اردو	حالتِ فاعلی	حالتِ مفعولی	حالتِ اضافی

۲ : ۲ مختلف حالتوں میں استعمال ہوتے وقت بعض زبانوں کے اسماء میں کچھ تبدیلی واقع ہوتی ہے جب کہ بعض زبانوں میں یہ تبدیلی نہیں ہوتی۔ مثلاً انگریزی میں ہم کہتے ہیں:

(1) A boy came

(2) I saw a boy

(3) A boy's book

مذکورہ تینوں جملوں میں لفظ Boy علی الترتیب فاعلی، مفعولی اور اضافی حالت میں استعمال ہوا ہے مگر اس کی شکل میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ لیکن انہیں جملوں میں لفظ Boy کی جگہ اگر ہم ضمیریں (Pronouns) استعمال کریں تو ان میں تبدیلی ہوگی۔ اب ہم کہیں گے:

(1) He came

(2) I saw him

(3) His book

اسی طرح اردو میں بھی ضمیریں تو مختلف حالتوں میں بدلتی ہیں۔ مثلاً ''وہ'' سے ''اس'' اور ''میں'' سے ''مجھ'' اور ''میرا'' ہو جاتا ہے۔ مگر اسم میں بہت کم تبدیلی ہوتی ہے۔ مثلاً ہم کہتے ہیں:

(۱) لڑکا آیا

(۲) میں نے لڑکے کو دیکھا

(۳) لڑکے کی کتاب

یہاں حالتِ فاعلی میں لفظ ''لڑکا'' استعمال ہوا ہے۔ جبکہ حالتِ مفعولی اور اضافی میں وہ ''لڑکے'' میں تبدیل ہو گیا۔ اگر ہم کہیں ''لڑکا کی کتاب'' تو یہ غلط ہوگا۔ واضح رہے کہ اردو میں بھی صرف ''الف'' یا ''ہ'' پر ختم ہونے والے بعض اسماء میں یہ تبدیلی ہوتی ہے۔ ورنہ عام اسماء میں یہ تبدیلی نہیں ہوتی۔ مثلاً ''عورت آئی، میں نے عورت کو دیکھا اور عورت کی کتاب'' یہاں تینوں حالتوں میں لفظ عورت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

۲ : ۳ اب ذرا غور سے سنیے کہ عربی زبان کی یہ عجیب خصوصیت ہے کہ اس کے اسّی پچاسی فیصد اسماء ایسے ہیں جو رفع، نصب، جر تینوں حالتوں میں ایک مختلف شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ یعنی جو بات انگریزی اور اردو کی ضمیروں میں ہے وہ عربی زبان کے بیشتر اسماء میں پائی جاتی ہے۔

۲ : ۴ اس بات سے آپ کے ذہن میں شاید یہ بات آئے کہ اس طرح تو عربی بڑی مشکل زبان ہوگی جس میں ہر اسم کے لئے ایک کے بجائے تین اسم یعنی تین لفظ یاد کرنا پڑیں گے مگر اس وہم کی بنا پر گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک اسم کے لئے ایک ہی لفظ یاد کرنا ہوتا ہے۔ عربی زبان کے اسماء میں استعمال کرتے وقت حالت کے لحاظ سے جو تبدیلی آتی ہے وہ لفظ کے صرف ''آخری حصّے'' میں واقع ہوتی ہے۔ مثلاً کوئی اسم اگر پانچ حرفوں کا ہے تو پہلے چار حرفوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی بلکہ صرف آخری یعنی پانچویں حرف کے پڑھنے کا طریقہ بدل جائے گا۔ اسی طرح کوئی اسم اگر تین حرفوں کا ہے تو پہلے دو حرفوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ صرف آخری یعنی تیسرے حرف کے پڑھنے کا طریقہ بدلے گا۔ مثلاً حالتِ فاعلی، مفعولی اور اضافی میں لفظ لڑکا کی عربی علی الترتیب ''وَلَدٌ، وَلَدًا اور وَلَدٍ'' ہوگی۔

۲ : ۵ لفظ کے آخری حصّے کی اس تبدیلی کو ہی عربی میں ''اِعراب'' کہتے ہیں۔ چونکہ یہ اعراب اکثر حرکات (زیر۔ زبر۔ پیش) وغیرہ کی تبدیلی سے ظاہر کیا جاتا ہے اس لئے عام طور پر حرکات لگانے کو بھی غلطی سے اعراب کہہ دیتے ہیں۔ اس کے لئے عربی میں صحیح لفظ ''شکل'' ہے اور جس عبارت پر تمام حرکات لگائی گئی ہوں اسے ''مشکول عبارت'' کہا جاتا ہے۔ اِعراب کا مطلب تو لفظ کے آخری حصّے کی حرکت (زبر زیر پیش) کو قواعد کے مطابق درست پڑھنا یا لکھنا ہے۔ یاد رہے کسی اسم کی حالت سے مراد اس کی اِعرابی حالت ہی ہوتی ہے جو تین ہی ہوتی ہیں یعنی رفع، نصب، جر اور ہر اسم عبارت میں استعمال ہوتے وقت مرفوع، منصوب یا مجرور ہوتا ہے۔

۲ : ۶ ابھی ہم نے پڑھا ہے کہ عربی کے تقریباً اسّی سے پچاسی فیصد اسماء کا آخری حصہ رفع، نصب، جر تینوں حالتوں میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ جو اِسم تینوں حالتوں میں یہ تبدیلی قبول کرتا ہے اسے عربی قواعد میں ''مُـعْـرَب'' کہتے ہیں۔ اسمِ معرب کی پہچان کا عام طریقہ یہ ہے کہ اس کے آخری حرف پر تنوین آتی ہے۔ یعنی حالتِ رفع میں دو پیش (ٌ) حالتِ نصب میں دو زبر (ًا) اور حالتِ جر میں دو زیر (ٍ) ہوتی ہیں۔ اسمِ معرب کے آخری حرف کی تبدیلی کی چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

چند معرب اسماء کی گردان مع معانی

حالتِ رفع	معنی	حالتِ نصب	حالت جر
مُحَمَّدٌ	نام ہے	مُحَمَّدًا	مُحَمَّدٍ
رَسُوْلٌ	رسول	رَسُوْلًا	رَسُوْلٍ
شَیْءٌ	چیز	شَیْئًا	شَیْءٍ
اٰیَةٌ	نشانی	اٰیَةً	اٰیَةٍ
جَنَّةٌ	باغ	جَنَّةً	جَنَّةٍ
شَهْوَةٌ	خواہش	شَهْوَةً	شَهْوَةٍ
بِنْتٌ	لڑکی	بِنْتًا	بِنْتٍ
سَمَآءٌ	آسمان	سَمَآءً	سَمَآءٍ
سُوْءٌ	برائی	سُوْءًا	سُوْءٍ

۲ : ۷ اُمید ہے کہ مندرجہ بالا مثالوں میں آپ نے یہ بات نوٹ کرلی ہوگی کہ:

(i) جس اسم پر حالتِ نصب میں دوزبرً آتے ہیں، اس کے آخر میں ایک الف بڑھا دیا جاتا ہے مثلاً مُحَمَّدٌ سے مُحَمَّدً لکھنا غلط ہے بلکہ مُحَمَّدًا لکھا جائے گا۔ اسی طرح کِتَابٌ سے کِتَابًا۔ رَسُوْلٌ سے رَسُوْلًا وغیرہ۔

(ii) اس قاعدہ کے دو استثنٰی ہیں۔ اوّل یہ کہ جس لفظ کا آخری حرف گول ۃ یعنی تائے مربوطہ ہو اس پر دوزبر لکھتے وقت الف کا اضافہ نہیں ہوگا مثلاً جَنَّتًا لکھنا غلط ہے، اسے جَنَّةً لکھا جائے گا۔ اسی طرح اٰیَةٌ سے اٰیَةً وغیرہ۔ دیکھئے اِبْنَتٌ کا لفظ گول ۃ پر نہیں بلکہ لمبی ت (تائے مبسوطہ) پر ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے اس پر استثنٰی کا اطلاق نہیں ہوا اور حالتِ نصب میں اس پر دوزبر لکھتے وقت الف کا اضافہ کیا گیا۔

(iii) دوسرا استثنٰی یہ ہے کہ جو لفظ الف کے ساتھ ہمزہ پر ختم ہو اس کے آخر میں بھی الف کا اضافہ نہیں ہوگا مثلاً سَمَاءٌ سے سَمَاءً۔ دیکھئے شَيْءٌ کا لفظ بھی ہمزہ پر ختم ہو رہا ہے لیکن اس سے قبل الف نہیں بلکہ 'ی' ہے اس لئے اس پر دوزبر لگاتے وقت الف کا اضافہ کیا گیا ہے یعنی شَيْءٌ سے شَيْئًا۔

۲ : ۸ عربی کے باقی پندرہ بیس فیصد اسماء جو معرب نہیں ہیں، ان میں سے زیادہ تر ایسے ہوتے ہیں جن کا آخری حرف تینوں حالتوں میں نہیں بدلتا بلکہ وہ صرف دو شکلیں اختیار کرتے ہیں یعنی حالتِ رفع میں ان کی شکل الگ ہوتی ہے لیکن نصب اور جر دونوں حالتوں میں ان کی شکل ایک جیسی رہتی ہے۔ ایسے اسماء کو عربی قواعد میں ''غیر منصرف'' کہا جاتا ہے۔ اسم غیر منصرف کے آخری حرف کی تبدیلی کی چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

چند غیر منصرف اسماء کی گردان مع معانی

حالتِ رفع	معنی	حالتِ نصب	حالتِ جر
اِبْرَاهِيْمُ	مرد کا نام	اِبْرَاهِيْمَ	اِبْرَاهِيْمَ
مَكَّةُ	شہر کا نام	مَكَّةَ	مَكَّةَ
مَرْيَمُ	عورت کا نام	مَرْيَمَ	مَرْيَمَ
اِسْرَائِيْلُ	قوم کا نام	اِسْرَائِيْلَ	اِسْرَائِيْلَ
اَحْمَرُ	سرخ	اَحْمَرَ	اَحْمَرَ
اَسْوَدُ	سیاہ	اَسْوَدَ	اَسْوَدَ

۲ : ۹ اُمید ہے کہ مندرجہ بالا مثالوں میں آپ نے یہ بات نوٹ کرلی ہوگی کہ:

(i) غیر منصرف اسماء کی نصب اور جر ایک ہی شکل میں آتی ہے۔ مثلاً اِبْرَاهِيْمُ حالتِ رفع سے حالتِ نصب میں اِبْرَاهِيْمَ ہوگیا لیکن حالتِ جر میں اِبْرَاهِيْمِ نہیں ہوا بلکہ اِبْرَاهِيْمَ ہی رہا۔ اسی طرح باقی اسماء کی بھی نصب اور جر میں ایک ہی شکل ہے۔ یہ بالکل ایسے ہیں جیسے اردو میں حالتِ فاعلی میں لڑکا استعمال ہوتا ہے جو حالتِ مفعولی میں لڑکے ہو جاتا ہے لیکن حالتِ اضافی میں بھی لڑکے ہی رہتا ہے۔

(ii) غیر منصرف اسماء کے آخری حرف پر حالتِ رفع میں ایک پیش (ـُ) اور نصب اور جر دونوں حالتوں میں صرف ایک زبر (ـَ) آتی ہے۔ لہٰذا ایک زبر (ـَ) لکھتے وقت الف کا اضافہ نہیں ہوتا۔ یہ قاعدہ صرف دوزبر (ـًا) کے لئے مخصوص ہے۔ یاد رکھیئے کہ اسم غیر منصرف کے آخر پر تنوین کبھی نہیں آتی۔

۲ : ۱۰ آپ سوچ رہے ہوں گے ہمیں کیسے معلوم ہوگا کہ فلاں اسم معرب ہے یا غیر منصرف! تو اس کی حقیقت تو یہ ہے کہ غیر منصرف اسماء کو پہچاننے کے کچھ قواعد ہیں لیکن فی الحال ہمارا طریقۂ کار یہ ہوگا کہ ذخیرۂ الفاظ میں ہم غیر منصرف اسماء کی نشاندہی ان کے آگے لفظ (غ) بنا کر کر دیا کریں گے۔ گویا سر دست آپ کو جن اسماء کے متعلق بتا دیا جائے انہیں غیر منصرف سمجھیے، ان پر کبھی تنوین نہ ڈالئے اور ان کی رفع، نصب، جر (ـُ)، (ـَ)، (ـَ) کے ساتھ لکھئے۔ نیز یہ بھی نوٹ کرلیں کہ عربی میں عورتوں، شہروں اور ملکوں کے نام عام طور پر غیر منصرف ہوتے ہیں۔

۲ : ۱۱ عربی زبان کے کچھ گنے چنے اسماء ایسے بھی ہوتے ہیں جو رفع، نصب، جر تینوں حالتوں میں کوئی تبدیلی قبول نہیں کرتے اور تینوں حالتوں میں ایک جیسے رہتے ہیں۔ ایسے اسماء کو مَبْنِیْ کہتے ہیں۔ ان کا کوئی قاعدہ نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں بھی ہمارا طریقۂ کار یہ ہوگا کہ ذخیرۂ الفاظ میں ان کے آگے (م) بنا کر ہم نشاندہی کریں گے کہ یہ الفاظ مبنی ہیں۔ ان کی چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

چند مبنی اسماء کی گردان مع معانی

حالتِ رفع	معنی	حالتِ نصب	حالتِ جر
هٰذَا	یہ (مذکّر)	هٰذَا	هٰذَا
اَلَّذِیْ	جو کہ (مذکّر)	اَلَّذِیْ	اَلَّذِیْ
تِلْكَ	وہ (مؤنّث)	تِلْكَ	تِلْكَ

مشق نمبر-۱

مندرجہ ذیل اسماء سے اسم کی گردان کریں۔ ان میں سے جو اسماء غیر منصرف ہیں ان کے آگے (غ) اور جو مبنی ہیں ان کے آگے (م) بنا دیا گیا ہے تا کہ انہیں ذہن نشین کر لیں اور گردان اس کے مطابق کریں۔ ساتھ ہی الفاظ کے معنی بھی یاد کریں۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
ثَوَابٌ	اجر۔ ثواب	مَسَاجِدُ (غ)	مسجد کی جمع
نَفْسٌ	جان	مَكْتَبٌ	ڈیسک۔ کتاب رکھنے کی جگہ
عِمْرَانُ (غ)	ایک نام	هٰؤُلَاءِ (م)	یہ لوگ
سَيِّئَةٌ	برائی	جِدَارٌ	دیوار
مُسْلِمٌ	مسلمان	يُوْسُفُ (غ)	ایک نام
اَلَّتِیْ (م)	جو کہ (مؤنّث)	شَمْسٌ	سورج
مَاءٌ	پانی	مَدِيْنَةٌ	شہر
بَابٌ	دروازہ	كُرْسِیٌّ	کرسی
مِرْوَحَةٌ	پنکھا	ثَمَرٌ	پھل

جنس

۳ : ۱ عبارت میں درست طریقے پر استعمال کرنے کے لئے کسی اسم کو جن چار پہلوؤں سے دیکھا جانا ضروری ہے۔ ان میں سے پہلی چیز اسم کی حالت (یا اعرابی حالت) ہے۔ جس پر پچھلے سبق میں کچھ بات ہو چکی ہے۔ اسم کی بحث میں دوسرا اہم پہلو ''جنس'' کا ہے۔ جنس کے لحاظ سے عربی زبان میں (بلکہ عموماً ہر زبان میں) اسم کی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ وہ یا مذکّر ہوگا، یعنی عبارت میں اس کا ذکر ایسے ہوگا جیسے کسی نَر (Male) کا ذکر ہو رہا ہے' اور یا مؤنّث کے طور پر استعمال ہوگا۔ ہر زبان میں الفاظ کے مذکّر و مؤنّث کے استعمال کے قواعد یکساں نہیں ہیں۔ کسی زبان میں ایک لفظ مذکّر بولا جاتا ہے تو دوسری میں مؤنّث ہو سکتا ہے۔ مثلاً انگریزی میں جہاز (Ship) اور چاند مؤنّث استعمال ہوتے ہیں مگر اردو میں مذکّر۔ لہٰذا کسی بھی زبان کو سیکھنے کے لئے اس زبان کے اسماء کی تذکیر و تانیث یعنی مذکّر یا مؤنّث کی طرح استعمال کرنے کا علم ہونا ضروری ہے۔

۳ : ۲ عربی اسماء پر غور کرنے سے علماء نحو نے یہ دیکھا کہ یہاں مذکّر اسم کے لئے تو کوئی خاص علامت نہیں مگر مؤنّث اسماء معلوم کرنے کی کچھ علامات ضرور ہیں، جنہیں علاماتِ تانیث کہتے ہیں۔ لہٰذا عربی سیکھنے والوں کو چاہیئے کہ وہ کسی اسم کے استعمال میں اس کی جنس کو متعین کرنے کے لئے علاماتِ تانیث کے لحاظ سے اس کو دیکھیں، اگر اس میں تانیث کی کوئی بات پائی جاتی ہے تو وہ اسم مؤنّث شمار ہوگا ورنہ اسے مذکّر ہی سمجھا جائے گا۔ کسی اسم میں تانیث کی شناخت کے حسبِ ذیل طریقے ہیں۔

۳ : ۳ پہلا طریقہ یہ ہے کہ لفظ کے معنی پر غور کریں۔ اگر وہ کسی حقیقی مؤنّث کے لئے ہے یعنی اس کے مقابلہ پر مذکّر (یا نر) جوڑا بھی ہوتا ہے جیسے اِمْرَأَۃٌ (عورت) کے مقابلہ پر رَجُلٌ (مرد)، اُمٌّ (ماں) کے مقابلہ پر اَبٌ (باپ) وغیرہ، تو وہ لازماً مؤنّث ہوگا۔ ایسے اسماء کو ''مونثِ حقیقی'' کہتے ہیں۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ لفظ کو دیکھیں کہ اس میں تانیث کی کوئی علامت موجود ہے؟ یہ علامات تین ہیں اور ان میں سے ہر ایک اسم کے آخری حصہ میں آتی ہے۔ علامات یہ ہیں ''ۃ''، ''ـَاءُ''، ''ـٰی''، یعنی کوئی اسم اگر ان میں سے کسی ایک کے ساتھ ختم ہوتا نظر آئے تو اسے مؤنّث سمجھا جائے گا۔ ایسے اسماء کو ''مؤنّث قیاسی'' کہتے ہیں۔

۳ : ۴ اب یہ بات سمجھ لیجئے کہ جن الفاظ کے آخر میں گول ۃ آئی ہے عربی میں انہیں مؤنّث مانا جاتا ہے۔ مثلاً جَنَّۃٌ (باغ) یا صَلٰوۃٌ (نماز) وغیرہ عربی میں مؤنّث استعمال ہوتے ہیں نیز اکثر الفاظ کو مؤنّث بنانے کا طریقہ بھی یہی ہے کہ مذکّر لفظ کے آخری حرف پر زبر لگا کر اس کے آگے گول ۃ کا اضافہ کر دیتے ہیں جیسے کَافِرٌ (کافر) سے کَافِرَۃٌ (کافرہ)، حَسَنٌ (اچھا۔ خوبصورت) سے حَسَنَۃٌ (اچھی۔ خوبصورت) وغیرہ۔ اس قاعدہ سے گنتی کے چند الفاظ مستثنیٰ ہیں مثلاً خَلِیْفَۃٌ (مسلمانوں کا حکمران)۔ عَلَّامَۃٌ (بہت بڑا عالم)۔ ان کے آخر میں گول ۃ ہے لیکن یہ مذکّر استعمال ہوتے ہیں۔ دوسری علامتِ تانیث ''ـَاءُ'' ہے جسے الف ممدودہ کہتے ہیں۔ جن اسماء کے آخر میں یہ علامت آتی ہے انہیں بھی مؤنّث مانا جاتا ہے مثلاً حَمْرَاءُ (سرخ)، خَضْرَاءُ (سبز) وغیرہ۔ خیال رہے کہ الف ممدودہ پر ختم ہونے والے اسماء غیر منصرف ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے ہمزہ پر تنوین کے بجائے ایک پیش آتی ہے۔ تیسری علامتِ تانیث ''ـٰی'' ہے، جسے الفِ مقصورہ کہتے ہیں۔ جن اسماء کے آخر میں یہ علامت آتی ہے انہیں بھی مؤنّث مانا جاتا ہے مثلاً عُظْمٰی (عظیم)، کُبْرٰی (بڑی) وغیرہ۔ خیال رہے کہ الف مقصورہ پر ختم ہونے والے اسماء رفع، نصب، جر تینوں حالتوں میں کوئی تبدیلی قبول نہیں کرتے۔ اس لئے مختلف اعرابی حالتوں میں ان کا استعمال بھی مبنی اسماء کی طرح ہوگا۔

۳ : ۵ بہت سے اسم ایسے ہوتے ہیں جو درحقیقت نہ تو مذکّر ہوتے ہیں، نہ مؤنّث اور نہ ہی ان پر مؤنّث کی کوئی علامت ہوتی ہے۔ ایسے اسماء کی جنس کا تعین اس بنیاد پر ہوتا ہے کہ اہلِ زبان انہیں کس طرح بولتے ہیں۔ جن اسماء کو اہلِ زبان مؤنّث بولتے ہیں انہیں ''مؤنّثِ سماعی'' کہتے ہیں اس لئے کہ ہم اہلِ زبان کو اسی طرح بولتے ہوئے سنتے ہیں۔ مثال کے طور پر سورج کو لے لیں۔ اب حقیقتاً سورج نہ تو مذکّر ہے اور نہ ہی مؤنّث۔ ہم نے اردو کے اہلِ زبان کو اسے مذکّر بولتے ہوئے سنا ہے اس لئے اردو میں سورج مذکّر ہے۔ جبکہ عربی کے اہلِ زبان شَمْسٌ (سورج) کو مؤنّث بولتے ہیں۔ اس لئے عربی میں شَمْسٌ مؤنّثِ سماعی ہے۔ اس کی ایک دلچسپ مثال یہ ہے کہ دہلی والے دہی کو کھٹا کہتے ہیں جبکہ لکھنؤ والے اسے کھٹّی کہتے ہیں۔ اس لئے لکھنؤ والوں کے لئے دہی مؤنّثِ سماعی ہے۔ اب ذیل میں چند الفاظ دیئے جا رہے ہیں جو عربی میں مؤنّث بولے جاتے ہیں۔ آپ ان کے معنی یاد کر لیں اور یہ بھی یاد رکھیں کہ یہ مؤنّثِ سماعی ہیں:

اَرْضٌ	زمین	سَمَاءٌ	آسمان
حَرْبٌ	لڑائی	رِیْحٌ	ہوا
نَارٌ	آگ	نَفْسٌ	جان

ان کے علاوہ ملکوں کے نام بھی مؤنّثِ سماعی ہیں جیسے مِصْرُ، اَلشَّامُ وغیرہ۔ نیز انسانی بدن کے ایسے اعضاء جو جوڑے جوڑے ہوتے ہیں، وہ بھی اکثر و بیشتر مؤنّثِ سماعی ہیں مثلاً یَدٌ (ہاتھ)، رِجْلٌ (پاؤں)، اُذُنٌ (کان)۔

۶ : ۳ گذشتہ سبق میں ہم نے اسم کی گردان کی تھی تو حالت کے لحاظ سے ایک لفظ کی تین شکلیں بنی تھیں لیکن اب مذکّر کی تین شکلیں ہوں گی اور مؤنّث کی بھی تین۔ اس طرح ایک لفظ کی اب چھ شکلیں ہوں گی۔ البتہ مؤنّثِ سماعی کی تین ہی شکلیں ہوں گی کیوں کہ ان کا مذکّر نہیں ہوگا۔ اس کی مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

	حالتِ رفع	حالتِ نصب	حالتِ جر
مذکّر	كَافِرٌ	كَافِرًا	كَافِرٍ
مؤنّث	كَافِرَةٌ	كَافِرَةً	كَافِرَةٍ
مذکّر	حَسَنٌ	حَسَنًا	حَسَنٍ
مؤنّث	حَسَنَةٌ	حَسَنَةً	حَسَنَةٍ
مؤنّث (سماعی)	نَفْسٌ	نَفْسًا	نَفْسٍ

مشق نمبر-۲

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور اسم کی گردان کریں۔ مؤنّثِ حقیقی میں مذکّر و مؤنّث دونوں الفاظ ساتھ دیئے گئے ہیں۔ جو اسماء مؤنّثِ سماعی ہیں ان کے آگے (س) بنا دیا گیا ہے۔ باقی الفاظ کے مؤنّث آپ کو خود بنانے ہیں۔ الفاظ کو اوپر سے نیچے پڑھیں:

اَخٌ	بھائی	هٰذِهِ (م)	یہ (مؤنّث)
اُخْتٌ	بہن	حُلْوٌ	میٹھا
فَاسِقٌ	بدکار	جَيِّدٌ	عمدہ
قَبِيْحٌ	برا۔ بدصورت	جَهَنَّمُ (غ۔س)	دوزخ
دَارٌ (س)	گھر	عَرِيْسٌ	دولھا
كَبِيْرٌ	بڑا	عَرُوْسٌ	دلھن
صَغِيْرٌ	چھوٹا	شَدِيْدٌ	سخت
هٰذَا (م)	یہ (مذکّر)	سُوْقٌ (س)	بازار
صَادِقٌ	سچا	قَصِيْرٌ	کوتاہ
كَاذِبٌ	جھوٹا	بَاكِسْتَانُ (غ۔س)	پاکستان
مُطْمَئِنٌّ	اطمینان والا	عَيْنٌ (س)	آنکھ/چشمہ/کنواں
اَلَّذِيْ (م)	جو کہ (مذکّر)	نَجَّارٌ	بڑھئی
اَلَّتِيْ (م)	جو کہ (مؤنّث)	خَبَّازٌ	نانبائی
طَوِيْلٌ	لمبا	خَيَّاطٌ	درزی

عدد

۴ : ۱ دوسری زبانوں میں عدد یعنی تعداد کے لحاظ سے اسم کی دو ہی قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک کے لئے واحد یا مفرد اور دو یا دو سے زیادہ کے لئے جمع۔ لیکن عربی میں جمع تین سے شروع ہوتی ہے۔ اور دو کے لئے الگ اسم اور فعل استعمال ہوتے ہیں۔ اس دو کے صیغے کو تثنیہ کہتے ہیں۔ اس طرح عربی میں عدد کے لحاظ سے اسم کی تین قسمیں ہیں واحد، تثنیہ اور جمع۔ کسی اسم کو واحد سے تثنیہ یا جمع بنانے کے لئے کچھ قاعدے ہیں جن کا اس سبق میں ہم مطالعہ کریں گے۔

۲ : ۴ واحد سے تثنیہ بنانے کا قاعدہ اس سلسلے میں پہلی بات یہ ذہن نشین کر لیں کہ اسم خواہ مذکّر ہو یا مؤنّث' دونوں کے تثنیہ بنانے کا ایک ہی قاعدہ ہے اور وہ قاعدہ یہ ہے کہ حالتِ رفع میں واحد اسم کے آخری حرف پر زبر (ـَ) لگا کر اس کے آگے الف اور نونِ مکسورہ یعنی (ـَانِ) کا اضافہ کر دیتے ہیں۔ مثلاً مُسْلِمٌ سے مُسْلِمَانِ، مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَتَانِ۔ جب کہ حالتِ نصب اور جر میں واحد اسم کے آخری حرف پر زبر (ـَ) لگا کر اس کے آگے یائے ساکن اور نونِ مکسورہ یعنی (ـَيْنِ) کا اضافہ کرتے ہیں جیسے مُسْلِمٌ سے مُسْلِمَيْنِ، مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَتَيْنِ۔

اس کی چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

واحد	تثنیہ		
	رفع	نصب	جر
	ـَانِ	ـَيْنِ	ـَيْنِ
كِتَابٌ	كِتَابَانِ	كِتَابَيْنِ	كِتَابَيْنِ
جَنَّةٌ	جَنَّتَانِ	جَنَّتَيْنِ	جَنَّتَيْنِ
مُسْلِمٌ	مُسْلِمَانِ	مُسْلِمَيْنِ	مُسْلِمَيْنِ
مُسْلِمَةٌ	مُسْلِمَتَانِ	مُسْلِمَتَيْنِ	مُسْلِمَتَيْنِ

۳ : ۴ جمع کی قسمیں عربی زبان میں جمع دو طرح کی ہوتی ہے جمع سالم اور جمع مکسر۔ جمع سالم میں واحد لفظ جوں کا توں موجود رہتا ہے اور اس کے آخر پر کچھ حرفوں کا اضافہ کر کے جمع بنا لیتے ہیں۔ جس طرح انگریزی میں واحد لفظ کے آخر میں S یا ES بڑھا کر جمع بناتے ہیں۔ مگر جس طرح انگریزی میں تمام اسماء کی جمع اس قاعدے کے مطابق نہیں بنتی بلکہ کچھ کی مختلف بھی ہوتی ہے۔ مثلاً His کی جمع Their ہے اسی طرح عربی میں بھی تمام اسماء کی جمع سالم نہیں بنتی بلکہ کچھ اسماء کی جمع اس طرح آتی ہے کہ یا تو واحد لفظ کے حروف تتر بتر ہو جاتے ہیں یا بالکل تبدیل ہو جاتے ہیں۔ مثلاً عَبْدٌ (غلام۔ بندہ) کی جمع عِبَادٌ اور اِمْرَأَةٌ کی جمع نِسَاءٌ ہے۔ ان کو جمع مکسر کہتے ہیں۔ مکسر کے معنی ہیں ''توڑا ہوا'' کیوں کہ اس میں واحد لفظ کے حروف کی ترتیب ٹوٹ جاتی ہے۔ اس لئے انہیں جمع مکسر کہتے ہیں۔ اب ہم جمع سالم بنانے کا قاعدہ سمجھتے ہیں لیکن پہلے یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ واحد سے تثنیہ بنانے کا قاعدہ مذکّر اور مؤنّث، دونوں کے لئے ایک ہی ہے لیکن واحد سے جمع سالم بنانے کا قاعدہ مذکّر کے لئے الگ ہے اور مؤنّث کے لئے الگ۔

۴ : ۴ جمع مذکّر سالم بنانے کا قاعدہ حالتِ رفع میں واحد اسم کے آخری حرف پر ایک پیش (ـُ) لگا کر اس کے آگے واؤ ساکن اور نونِ مفتوحہ یعنی (ـُوْنَ) کا اضافہ کر دیتے ہیں۔ مثلاً مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ۔ جب کہ حالتِ نصب اور جر میں واحد اسم کے آخری حرف پر زیر (ـِ) لگا کر اس کے آگے یائے ساکن اور نونِ مفتوحہ یعنی (ـِيْنَ) کا اضافہ کرتے ہیں۔ جیسے مُسْلِمٌ سے مُسْلِمِيْنَ۔ اس کی چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

واحد	جمع مذکّر سالم		
	رفع	نصب	جر
	ـُوْنَ	ـِيْنَ	ـِيْنَ
مُسْلِمٌ	مُسْلِمُوْنَ	مُسْلِمِيْنَ	مُسْلِمِيْنَ
نَجَّارٌ	نَجَّارُوْنَ	نَجَّارِيْنَ	نَجَّارِيْنَ
خَيَّاطٌ	خَيَّاطُوْنَ	خَيَّاطِيْنَ	خَيَّاطِيْنَ
فَاسِقٌ	فَاسِقُوْنَ	فَاسِقِيْنَ	فَاسِقِيْنَ

۵ : ۴ جمع مؤنّث سالم بنانے کا قاعدہ حالتِ رفع میں اسم کے آگے (اتٌ) کا اضافہ کرتے ہیں جبکہ حالتِ نصب اور جر میں (اتٍ) کا اضافہ کرتے ہیں۔ اگر واحد مؤنّث اسم کے آخر پر تائے مربوطہ ہو تو اسے گرا کر پھر اتٌ یا اتٍ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٌ اور مُسْلِمَاتٍ۔ اس کی چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

واحد	جمع مؤنّث سالم		
	رفع	نصب	جر
	اتٌ	اتٍ	اتٍ
مُسْلِمَةٌ	مُسْلِمَاتٌ	مُسْلِمَاتٍ	مُسْلِمَاتٍ
نَجَّارَةٌ	نَجَّارَاتٌ	نَجَّارَاتٍ	نَجَّارَاتٍ
فَاسِقَةٌ	فَاسِقَاتٌ	فَاسِقَاتٍ	فَاسِقَاتٍ

۶ : ۴ جمع مکسّر جمع مکسر بنانے کا کوئی قاعدہ نہیں ہے۔ انہیں یاد کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے اب ذخیرۂ الفاظ میں ہم واحد کے سامنے ان کی جمع مکسر لکھ دیا کریں گے تاکہ آپ انہیں یاد کر لیں۔ جمع مکسر زیادہ تر مُعرَب ہوتی ہیں لیکن کچھ غیر منصرف بھی ہوتی ہیں۔ ان کی سادہ سی پہچان یہ ہے کہ آخری حرف پر اگر دو پیش (ـٌ) ہوں تو انہیں مُعرَب سمجھیں اور اگر ایک پیش ہو تو انہیں غیر منصرف سمجھیں۔

۷ : ۴ صورتِ اعراب اس سبق کی مشق شروع کرنے سے پہلے مناسب ہوگا کہ اب تک اعراب یعنی اسم کے آخری حصہ کی تبدیلی کی جو پانچ شکلیں ہم پڑھ چکے ہیں انہیں یکجا کر کے دوبارہ ذہن نشین کر لیں۔

	صورتِ اعراب			کس قسم کے اسماء اس صورت میں آتے ہیں
	رفع	نصب	جر	
(ا)	ـٌ	ـً	ـٍ	معرب۔ واحد اور جمع مکسّر
(ب)	ـُ	ـَ	ـَ	غیر منصرف۔ واحد اور جمع مکسّر
(ج)	ـَانِ	ـَيْنِ	ـَيْنِ	تثنیہ
(د)	ـُوْنَ	ـِيْنَ	ـِيْنَ	جمع مذکّر سالم
(ہ)	ـَاتٌ	ـَاتٍ	ـَاتٍ	جمع مؤنّث سالم

مذکورہ بالا نقشہ میں پہلی دو صورتِ اعراب کو اِعراب بالحرکۃ کہتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ تبدیلی زبر، زیر، پیش یعنی حرکات کی تبدیلی سے ہوتی ہے۔ جب کہ آخری تین صورتِ اعراب کو اِعراب بالحروف کہتے ہیں۔

۸ : ۴ گذشتہ سبق میں ہم نے اسم کی گردان کی تو ایک لفظ کی چھ شکلیں بنی تھیں۔ لیکن اب ہم نے واحد، تثنیہ اور جمع بھی بنانا ہے اس لئے ایک لفظ کی اب اٹھارہ شکلیں ہوں گی۔ البتہ مذکّر غیر حقیقی کا مؤنّث نہیں آئے گا اور مؤنّث غیر حقیقی کا مذکّر نہیں آئے گا، اس لئے ان کی نو نو شکلیں ہوں گی۔ مثال کے طور پر ہم ایک لفظ مُسْلِمٌ لیتے ہیں۔ اس کا مؤنّث بھی بنانا ہے۔ اس لئے اس کی اٹھارہ شکلیں بنائیں گے۔ دوسرا لفظ کِتَابٌ لیتے ہیں۔ یہ مذکّر غیر حقیقی ہے۔ اس کا مؤنّث نہیں آئے گا۔ اس لئے اس کی نو شکلیں ہوں گی اور اس کی جمع مکسر کُتُبٌ آتی ہے۔ تیسرا لفظ جَنَّةٌ لیتے ہیں۔ یہ مؤنّث غیر حقیقی ہے۔ اس کا مذکّر نہیں آئے گا۔ اس لئے اس کی بھی نو شکلیں ہوں گی۔ تینوں الفاظ کے اسم کی گردان مندرجہ ذیل ہے:

	حالتِ رفع	حالتِ نصب	حالتِ جر
واحد	مُسْلِمٌ	مُسْلِمًا	مُسْلِمٍ

مذکّر	تثنیہ	مُسْلِمَانِ	مُسْلِمَیْنِ	مُسْلِمَیْنِ
	جمع	مُسْلِمُوْنَ	مُسْلِمِیْنَ	مُسْلِمِیْنَ
	واحد	مُسْلِمَةٌ	مُسْلِمَةً	مُسْلِمَةٍ
مؤنّث	تثنیہ	مُسْلِمَتَانِ	مُسْلِمَتَیْنِ	مُسْلِمَتَیْنِ
	جمع	مُسْلِمَاتٌ	مُسْلِمَاتٍ	مُسْلِمَاتٍ
	واحد	كِتَابٌ	كِتَابًا	كِتَابٍ
مذکّر غیر حقیقی	تثنیہ	كِتَابَانِ	كِتَابَیْنِ	كِتَابَیْنِ
	جمع	كُتُبٌ	كُتُبًا	كُتُبٍ
	واحد	جَنَّةٌ	جَنَّةً	جَنَّةٍ
مؤنّث غیر حقیقی	تثنیہ	جَنَّتَانِ	جَنَّتَیْنِ	جَنَّتَیْنِ
	جمع	جَنَّاتٌ	جَنَّاتٍ	جَنَّاتٍ

مشق نمبر۔۳ (الف)

مندرجہ ذیل الفاظ کے مؤنّث بنائیں اور اسم کی گردان کریں۔

(i) مُؤْمِنٌ   (ii) مُشْرِكٌ

(iii) صَادِقٌ   (iv) كَاذِبٌ

(v) جَاهِلٌ   (vi) عَالِمٌ

مشق نمبر۔۳ (ب)

مندرجہ ذیل الفاظ مذکّر غیر حقیقی ہیں۔ان کے معنی اور جمع مکسر یاد کرلیں پھر اسم کی گردان کریں۔

مَسْجِدٌ	(ج مَسَاجِدُ)	مسجد	مَقْعَدٌ	(ج مَقَاعِدُ)	بینچ
ذَنْبٌ	(ج ذُنُوْبٌ)	گناہ	رَأْسٌ	(ج رُؤُوْسٌ)	سر
نَهْرٌ	(ج اَنْهَارٌ)	نہر	وَلِيٌّ	(ج اَوْلِيَاءُ)	دوست
قَلْبٌ	(ج قُلُوْبٌ)	دل			

مشق نمبر۔۳ (ج)

مندرجہ ذیل الفاظ مؤنّث غیر حقیقی ہیں۔ان کے معنی یاد کریں۔جن کے آگے جمع مکسّر دی گئی ہے ان کے علاوہ باقی الفاظ کی جمع سالم بنے گی۔پھر تمام اسماء کی گردان کریں۔

اُذُنٌ	(ج اٰذَانٌ)	کان	رِجْلٌ	(ج اَرْجُلٌ)	پاؤں
اٰيَةٌ		نشانی	بَيِّنَةٌ		واضح دلیل۔ کھلی نشانی
سَيِّئَةٌ		برائی	سَيَّارَةٌ		موٹر
سُوْقٌ	(ج اَسْوَاقٌ)	بازار			

اسم بلحاظ وسعت

۵ : ۱ وسعت کے لحاظ سے اسم دو طرح کا ہوتا ہے۔ اسمِ نکرہ (Common noun) اور اسمِ معرفہ (Proper noun)۔ اسمِ نکرہ ایسے اسم کو کہتے ہیں جو کسی عام چیز پر بولا جائے۔ جیسے اردو میں ہم کہتے ہیں ''ایک لڑکا آیا ہے''۔ اب یہاں اسم ''لڑکا'' نکرہ ہے۔ اردو میں اسمِ نکرہ کی کچھ علامتیں ہیں۔ مثلاً ''ایک''۔ ''کوئی''۔ ''کچھ''۔ ''بعض''۔ ''چند'' وغیرہ اور اسمِ نکرہ کے ساتھ کوئی موزوں علامت لگانی ہوتی ہے۔ اس کے برعکس انگریزی میں لفظ ''The'' معرفہ کی علامت ہے۔ چنانچہ انگریزی میں "Boy" اسمِ نکرہ ہے اور اس کا مطلب ہے ''کوئی لڑکا'' جبکہ "The Boy" اسمِ معرفہ ہے اور اس کا مطلب ہے ''لڑکا'' یعنی ایسا مخصوص لڑکا جو بات کرنے والوں کے ذہن میں موجود ہے یا گفتگو کے دوران جس کا ذکر آچکا ہے۔

۵ : ۲ عربی میں اسمِ نکرہ کی علامت یہ ہے کہ اسمِ نکرہ کے آخری حرف پر بالعموم تنوین آتی ہے۔ مثلاً "Man" یا ''کوئی مرد'' کا عربی ترجمہ ہوگا ''رَجُلٌ''، ''رَجُلاً'' یا ''رَجُلٍ'' اور اسمِ معرفہ کی ایک عام علامت یہ ہے کہ اس کے شروع میں لامِ تعریف یعنی ''اَلْ'' کا اضافہ کرتے ہیں اور آخری حرف سے تنوین ختم کر دیتے ہیں۔ مثلاً "The Man" یا ''مرد'' کا عربی ترجمہ ہوگا ''اَلرَّجُلُ''، ''اَلرَّجُلَ'' یا ''اَلرَّجُلِ''۔

۵ : ۳ اسمِ نکرہ کی کئی قسمیں ہیں لیکن فی الحال آپ کو تمام اقسام یاد کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں دو اُصول یاد کر لیں۔ اوّل یہ کہ جو بھی اسمِ معرفہ نہیں ہوگا اسے نکرہ مانا جائے گا۔ دوئم یہ کہ اسمِ نکرہ کے آخر میں عام طور پر تنوین آتی ہے۔ گنتی کے صرف چند الفاظ اس سے مستثنیٰ ہیں۔ کچھ نام ایسے ہیں جو کسی کے نام ہونے کی وجہ سے معرفہ ہوتے ہیں لیکن ان کے آخر میں تنوین بھی آجاتی ہے۔ جیسے مُحَمَّدٌ، زَيْدٌ وغیرہ اور ان کے درمیان تمیز کرنے میں کوئی دقّت نہیں ہوتی۔ اس کے علاوہ اسمِ نکرہ کی صرف دو قسمیں، جو زیادہ استعمال ہوتی ہیں، انہیں ذہن نشین کر لیں۔ ایک قسم ''اسمِ ذات'' ہے جو کسی جاندار یا بے جان چیز کی جنس کا نام ہو جیسے اِنْسَانٌ (انسان)، فَرَسٌ (گھوڑا) یا حَجَرٌ (پتھر) وغیرہ۔ دوسری قسم ''اسمِ صفت'' ہے جو کسی چیز کی کوئی صفت ظاہر کرے۔ جیسے حَسَنٌ (اچھا۔ خوبصورت)، طَيِّبٌ (اچھا۔ پاک) یا سَهْلٌ (آسان وغیرہ)

۵ : ۴ فی الحال اسمِ معرفہ کی پانچ قسمیں ذہن نشین کر لیں:

(i) اسمِ عَلَم۔ یعنی وہ الفاظ جو کسی اسمِ ذات کی پہچان کے لئے اس کے نام کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے ایک انسان کی پہچان کے لئے حامدٌ۔ ایک شہر کی پہچان کے لئے بُغْدَادُ وغیرہ۔

(ii) اسمِ ضمیر۔ یعنی وہ الفاظ جو کسی نام کی جگہ استعمال ہوتے ہیں جیسے اردو میں ہم اس طرح نہیں کہتے کہ حامد کالج سے آیا اور حامد بہت خوش تھا، بلکہ یوں کہتے ہیں کہ حامد کالج سے آیا اور وہ بہت خوش تھا۔ یہاں لفظ ''وہ'' حامد کے لئے استعمال ہوا ہے اس لئے معرفہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام ضمیریں معرفہ ہوتی ہیں۔ عربی میں اس کی مثالیں یہ ہیں۔ هُوَ (وہ)، اَنْتَ (تو)، اَنَا (میں) وغیرہ۔

(iii) اسمِ اشارہ۔ یعنی وہ الفاظ جو کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں جیسے هٰذَا (یہ۔ مذکّر) ذٰلِكَ (وہ۔ مذکّر)۔ ذہن میں یہ بات واضح کر لیں کہ جب کسی چیز کی طرف اشارہ کر دیا جاتا ہے تو وہ کوئی عام چیز نہیں رہتی بلکہ خاص ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام اسمائے اشارہ معرفہ ہیں۔

(iv) اسمِ موصول۔ جیسے اَلَّذِيْ (جو کہ۔ مذکّر) اَلَّتِيْ (جو کہ۔ مؤنّث) اسمائے موصولہ بھی معرفہ ہوتے ہیں۔

(v) **معرَّف باللّام**۔ یعنی لام سے معرفہ بنایا ہوا۔ جب کسی نکرہ لفظ کو معرفہ کے طور پر استعمال کرنا ہوتا ہے تو عربی میں اس سے پہلے ''الف لام (ال)'' لگا دیتے ہیں اور اس میں شامل ''ل'' کو لامِ تعریف کہتے ہیں جیسے فَرَسٌ کے معنی ہیں کوئی گھوڑا لیکن اَلْفَرَسُ کے معنی ہیں مخصوص گھوڑا، اَلرَّجُلُ (مخصوص مرد)۔

۵ : ۵ کسی نکرہ کو معرفہ بنانے کے لئے جب اس پر لامِ تعریف داخل کرتے ہیں تو پھر اُس لفظ کے استعمال میں چند قواعد کا خیال کرنا ہوتا ہے۔ فی الحال ان میں سے دو قواعد آپ ذہن نشین کر لیں۔ باقی قواعد ان شاء اللہ آئندہ اسباق میں بتائے جائیں گے۔

پہلا قاعدہ: جب کسی اسمِ نکرہ پر لامِ تعریف داخل ہوگا تو وہ اس کی تنوین کو ساقط کر دے گا جیسے حالتِ نکرہ میں رَجُلٌ، فَرَسٌ وغیرہ کے آخری حرف پر تنوین ہے لیکن جب ان کو معرفہ بناتے ہیں تو یہ اَلرَّجُلُ، اَلْفَرَسُ ہو جاتے ہیں۔ اب ان کے آخری حرف پر تنوین ختم ہوگئی اور صرف ایک پیش رہ گیا۔ یہ بہت پکا قاعدہ ہے۔ اس لئے اس بات کو خوب اچھی طرح یاد کرلیں کہ **معرف باللّام** پر تنوین کبھی نہیں آئے گی۔

دوسرا قاعدہ: آپ نے نوٹ کیا ہوگا کہ بعض الفاظ میں لامِ تعریف کے ہمزہ کو لام پر جزم دے کر پڑھتے ہیں جیسے اَلْقَمَر، جبکہ بعض الفاظ میں لام کو نظر انداز کر کے ہمزہ کو براہِ راست اگلے حرف پر تشدید دے کر ملاتے ہیں جیسے اَلشَّمْسُ۔ تو اب سمجھ لیجئے کچھ حروف ایسے ہیں جن سے شروع ہونے والے الفاظ پر جب لامِ تعریف داخل ہوگا تو اَلْقَمَرُ کے قاعدہ کا اطلاق ہوگا۔ اس لئے ایسے حروف کو حروفِ قمری کہتے ہیں جن حروف کے شروع ہونے والے الفاظ پر اَلشَّمْسُ کے قاعدہ کا اطلاق ہوتا ہے' انہیں حروفِ شمسی کہتے ہیں۔ آپ کو یاد کرنا ہوگا کہ کون سے حروف شمسی اور کون سے قمری ہیں اور اس کی ترکیب بہت آسان ہے۔ ایک کاغذ پر عربی کے حروفِ تہجی لکھ لیں۔ پھر د سے ظ تک تمام حروف Underline کرلیں۔ ان سے قبل کے دو حروف ت ث اور بعد کے دو حروف ل ن کو بھی انڈر لائن کرلیں۔ یہ سب حروفِ شمسی ہیں۔ باقی تمام حروف قمری ☆ ہیں۔

☆ ''خوفِ حق اِک عجب غم ہے''۔ اس جملہ میں آنے والے تمام حروف قمری ہیں۔

یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ مذکورہ بالا قاعدہ حقیقتاً عربی گرامر کا نہیں بلکہ عربی تجوید کا قاعدہ ہے لیکن عربی زبان کو درست طریقہ پر بولنے اور لکھنے کے لئے اس کا علم بھی ضروری ہے۔

<u>۵ : ۶</u> پیراگراف ۲:۹ (یعنی سبق نمبر۲ کے نویں پیراگراف) میں ہم پڑھ آئے ہیں کہ غیر منصرف اسماء حالتِ جری میں زیر قبول نہیں کرتے۔ جیسے مَسَاجِدُ حالتِ نصبی میں مَسَاجِدَ ہو جائے گا لیکن حالتِ جری میں مَسَاجِدِ نہیں ہوگا بلکہ مَسَاجِدَ ہی رہے گا۔ اس قاعدے کے دو استثنیٰ ہیں۔ اوّل یہ کہ غیر منصرف اسم جب **معرّف باللّام** ہوتا ہے تو حالتِ جری میں زیر قبول کرلیتا ہے جیسے اَلْمَسَاجِدُ سے حالتِ نصبی میں اَلْمَسَاجِدَ ہوگا اور حالتِ جری میں اَلْمَسَاجِدِ ہو جائے گا۔ دوسرا استثناء اِن شاء اللہ ہم آئندہ اسباق میں پڑھیں گے۔

مشق نمبر-۴

مشق نمبر۳ (الف) میں جتنے الفاظ دیئے گئے ہیں ان کی اب ۳۶ شکلیں بنائیں۔ یعنی ۱۸ شکلیں نکرہ کی اور ۱۸ شکلیں معرفہ کی۔ اس کے علاوہ مشق نمبر۳ (ب) اور (ج) میں دیئے گئے الفاظ کی معرفہ اور نکرہ کی جتنی شکلیں بن سکتی ہیں ان کے اسم کی گردان کریں۔

مُرکّبات

۶ : ۱ پیراگراف ۸ : ۱ میں ہم نے پڑھا تھا کہ اسم کے درست استعمال کے لئے چار پہلوؤں سے اس کا جائزہ لے کر اسے قواعد کے مطابق استعمال کرنا ہوتا ہے۔ چنانچہ گذشتہ اسباق میں ہم نے سمجھ لیا کہ اسم کے مذکورہ چار پہلو کیا ہیں اور اس سلسلہ میں کچھ مشق بھی کر لی۔ اب تک ہماری تمام مشقیں مفرد الفاظ پر مشتمل تھیں۔ یہی مفرد الفاظ جب دو یا دو سے زیادہ تعداد میں باہم ملتے ہیں تو بامعنی مرکبات اور جملے وجود میں آتے ہیں۔ ہمارے اگلے اسباق انہیں کے متعلق ہوں گے۔ اس لئے اس سبق میں ہم دو الفاظ کو ملا کر لکھنے کی کچھ مشق کریں گے۔

۶ : ۲ آگے بڑھنے سے پہلے مناسب ہے کہ ہم ایک ضروری بات ذہن نشین کر لیں۔ ''مفرد'' کی اصطلاح دو مفہوم میں استعمال ہوتی ہے۔ جب کسی اسم کے عدد کے پہلو پر بات ہو رہی ہو تو جمع اور تثنیہ کے مقابلہ میں واحد لفظ کو بھی مفرد کہتے ہیں لیکن اس کے لئے زیادہ تر واحد کی اصطلاح ہی مستعمل ہے۔ دوسری طرف کسی مرکب یا جملہ میں استعمال شدہ متعدد الفاظ میں سے کسی تنہا لفظ کی بات ہو تو اسے بھی ''مفرد'' کہتے ہیں اور یہاں پر ہم نے مفرد کا لفظ اسی مفہوم میں استعمال کیا ہے۔ اب دو مفرد الفاظ کو ملا کر لکھنے کی مشق کرنے سے پہلے مناسب ہوگا کہ ہم مرکبات اور ان کی اقسام کے متعلق کچھ باتیں سمجھ لیں۔

۶ : ۳ دو یا دو سے زیادہ مفرد الفاظ کے آپس کے تعلق کو ترکیب کہتے ہیں اور ان کے مجموعے کو مرکب۔ جیسے سمندر مفرد لفظ ہے اور گہرا بھی مفرد لفظ ہے۔ جب ان دونوں الفاظ کو ملایا جاتا ہے تو ایک مرکب بن جاتا ہے ''گہرا سمندر''۔ چنانچہ دو یا دو سے زیادہ الفاظ پر مشتمل بامعنی مجموعے کو مرکب کہا جاتا ہے اور یہ ابتداءً دو قسموں میں تقسیم ہوتا ہے، مرکبِ ناقص اور جملہ۔

۶ : ۴ مرکبِ ناقص ایسا مرکب ہے جس کے سننے سے نہ کوئی خبر معلوم ہو' نہ کوئی حکم سمجھا جائے اور نہ کسی خواہش کا اظہار ہو بلکہ بات ادھوری رہے جیسے ایک سخت عذاب، اللہ کا رسول وغیرہ۔ مرکبِ ناقص کی کئی اقسام ہیں جیسے مرکبِ توصیفی، مرکبِ اضافی، مرکبِ جاری، مرکبِ اشاری، مرکب عددی وغیرہ۔ آئندہ اسباق میں اِن شاءاللہ ہم ان کی تفصیلات اور قواعد کا مطالعہ کریں گے۔

۶ : ۵ جب دو یا دو سے زائد الفاظ کے مرکب سے کوئی خبر معلوم ہو یا کوئی حکم سامنے آئے یا کسی خواہش کا اظہار ہو' تو ایسے مرکب کو جملہ کہتے ہیں۔ جیسے ''مسجد کشادہ ہے۔'' اس میں مسجد سے متعلق خبر معلوم ہوئی کہ وہ کشادہ ہے۔ یا ''کتاب پکڑ'' اس میں کتاب پکڑنے کا حکم سامنے آیا۔ اسی طرح ''اے ہمارے رب ہماری مغفرت فرما دے'' اس میں خواہش کا اظہار ہے۔ یہ تمام جملے ہیں۔ جملے دو قسم کے ہوتے ہیں جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ۔ عربی میں ان کی شناخت بہت آسان ہے۔ جس جملہ کی ابتداء کسی اسم سے ہو رہی ہو اسے جملہ اسمیہ کہتے ہیں اور جس جملہ کی ابتدا کسی فعل سے ہو رہی ہو اسے جملہ فعلیہ کہتے ہیں۔ گرامر کی اصطلاح میں جملہ کو مرکبِ تام بھی کہتے ہیں۔

۶ : ۶ دو مفرد الفاظ کو ملا کر لکھنے کا ایک طریقہ سمجھنے کے لئے پہلے ان دو مرکبات پر غور کریں۔ صَادِقٌ وَ حَسَنٌ (ایک سچا اور ایک خوبصورت) اَلصَّادِقُ وَالْحَسَنُ (سچا اور خوبصورت) پہلے مرکب میں وَ الگ پڑھا جا رہا ہے اور حَسَنٌ الگ لیکن دوسرے مرکب میں وَ کو آگے اَلْحَسَنُ سے ملا کر پڑھا گیا ہے۔ اس کی وجہ سمجھنے کے لئے یہ قاعدہ سمجھ لیں کہ جس لفظ پر لامِ تعریف لگا ہو وہ اپنے سے پہلے لفظ سے ملا کر پڑھا جاتا ہے۔ اور اِس صورت میں لامِ تعریف کا ہمزہ (جسے عام طور پر ہم الف کہتے ہیں) لکھنے میں تو موجود رہتا ہے لیکن تلفّظ میں گر جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس پر سے زبر کی حرکت ہٹا دی جاتی ہے۔ چنانچہ وَاَلْحَسَنُ لکھنا اور پڑھنا غلط ہوگا بلکہ یہ وَالْحَسَنُ لکھا اور پڑھا جائے گا۔ اب یہ بھی یاد کر لیں کہ جو ہمزہ پہلے لفظ سے ملانے کی وجہ سے تلفظ میں گر جاتا ہے اسے همزة الوصل کہتے ہیں۔ چنانچہ اِبْنٌ (بیٹا)، اِمْرَأَةٌ (عورت)، اِسْمٌ (نام) اور لامِ تعریف کے ہمزے بھی ہمزۃ الوصل ہیں۔

۶ : ۷ اسی سلسلے میں دوسرا اُصول سمجھنے کے لئے دو اور مرکبات پر غور کریں۔ صَادِقٌ اَوْ كَاذِبٌ (ایک سچا یا ایک جھوٹا)، اَلصَّادِقُ اَوِ الْكَاذِبُ (سچا یا جھوٹا)۔ پہلے مرکب میں اَوْ (یا) کو آگے ملانا ضروری نہیں تھا اس لئے وہ اپنی اصلی حالت پر ہے اور واؤ کی جزم برقرار ہے۔ لیکن دوسرے مرکب میں اسے آگے ملانا ضروری تھا کیونکہ اگلے لفظ اَلْكَاذِبُ پر لامِ تعریف لگا ہوا ہے، اس لئے اَوْ کے واؤ کی جزم کی جگہ زیر آ گئی۔ اس کا قاعدہ یہ ہے کہ هَمْزَةُ الْوَصْل سے پہلے لفظ کا آخری حرف اگر ساکن ہو تو

اسے عموماً زیر دے کر آگے ملاتے ہیں۔ لفظ مِنْ (سے) مستثنیٰ ہے۔ اس کی نون کو زبر دے کر آگے ملاتے ہیں۔ جیسے مِنَ الْمَسْجِدِ (مسجد سے)۔

مشق نمبر۔۵

ذیل میں دیئے گئے الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دی ہوئی عبارت کا عربی سے اردو اور اردو سے عربی ترجمہ کریں:

خُبْزٌ	روٹی	لَبَنٌ	دودھ
جَمَلٌ	اونٹ	فَرَسٌ	گھوڑا
دَرْسٌ	سبق	طِيْبٌ	خوشبو
قَمَرٌ	چاند	سَهْلٌ	آسان
صَعْبٌ	دشوار	جِدَارٌ	دیوار

اردو میں ترجمہ کریں

۱۔ خُبْزٌ وَّ مَاءٌ　　۲۔ اَلْخُبْزُ وَ الْمَاءُ　　۳۔ لَبَنٌ اَوْ مَاءٌ
۴۔ اَلْحَسَنُ اَوِ الْقَبِيْحُ　　۵۔ جَاهِلٌ وَّ عَالِمٌ　　۶۔ اَلْجَاهِلُ اَوِ الْعَالِمُ
۷۔ اَلْجَاهِلُ وَالظَّالِمُ　　۸۔ اَلْعَادِلُ اَوِ الظَّالِمُ　　۹۔ كِتَابٌ اَوْ دَرْسٌ
۱۰۔ اَلْمَاءُ وَالطِّيْبُ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ ایک گھر اور ایک بازار　　۲۔ گھر اور بازار　　۳۔ ایک گھر یا ایک بازار
۴۔ گھر یا بازار　　۵۔ جنت یا دوزخ　　۶۔ آگ یا پانی
۷۔ آگ اور پانی　　۸۔ چاند اور سورج　　۹۔ سورج یا چاند
۱۰۔ کچھ آسان اور کچھ دشوار　　۱۱۔ دشوار یا آسان　　۱۲۔ کوئی بڑھئی یا کوئی درزی
۱۳۔ درزی اور نانبائی　　۱۴۔ ایک اونٹ اور ایک گھوڑا　　۱۵۔ کتاب اور سبق
۱۶۔ دیوار یا دروازہ

مرکّبِ توصیفی (حصہ اوّل)

۷ : ۱　گذشتہ سبق میں ہم نے مرکبات سمجھ لئے تھے اور یہ بھی دیکھ لیا تھا کہ ان کی ایک قسم ''مرکبِ ناقص'' کی پھر متعدد اقسام ہیں۔ اب اس سبق میں ہم نے مرکبِ ناقص کی ایک قسم مرکبِ توصیفی کا مطالعہ کرنا ہے اور اس کے چند قواعد سمجھ کر اس کی مشق کرنی ہے۔

۷ : ۲　مرکبِ توصیفی دو اسموں کا ایک ایسا مرکب ہے جس میں ایک اسم دوسرے اسم کی صفت بیان کرتا ہے مثلاً ہم کہتے ہیں ''نیک مرد''۔ اس میں اسم ''نیک'' نے اسم ''مرد'' کی صفت بیان کی ہے۔ جس اسم کی صفت بیان کی جاتی ہے اسے موصوف کہتے ہیں۔ مذکورہ مثال میں ''مرد'' کی صفت بیان کی گئی ہے اس لئے وہ موصوف ہے۔ دوسرا اسم جو صفت بیان کرتا ہے اسے صفت کہتے ہیں۔ چنانچہ مذکورہ مثال میں ''نیک'' صفت ہے۔

۷ : ۳　انگریزی اور اردو میں مرکبِ توصیفی کا قاعدہ یہ ہے کہ ان میں صفت پہلے اور موصوف بعد میں آتا ہے۔ مثلاً ہم کہتے ہیں: "Good boy" ''اچھا لڑکا'' اس میں "Good" ''اچھا'' پہلے آیا ہے جو صفت ہے اور "Boy" ''لڑکا'' بعد میں آیا ہے جو کہ موصوف ہے۔ عربی کے مرکبِ توصیفی میں معاملہ اس کے برعکس ہوتا ہے یعنی موصوف پہلے آتا ہے اور صفت بعد میں۔ اس لئے ترجمہ کرتے وقت اس کا لحاظ رکھنا پڑتا ہے۔ چنانچہ جب ہم ''اچھا لڑکا'' کا عربی میں ترجمہ کریں گے تو چونکہ عربی میں

موصوف پہلے آتا ہے اس لئے پہلے ''لڑکا'' کا ترجمہ ہوگا جو کہ ''اَلْوَلَدُ'' ہوگا اور صفت ''اچھا'' کا بعد میں ترجمہ ہوگا جو ''اَلْحَسَنُ'' ہوگا۔ ان دونوں الفاظ کو جب ملا کر لکھا جائے گا تو یہ ''اَلْوَلَدُ الْحَسَنُ'' ہوگا۔ آپ نے نوٹ کر لیا ہوگا کہ ملا کر لکھنے سے اَلْحَسَنُ کے ہمزہ سے زبر ہٹ گئی۔ اس کی وجہ ہم گزشتہ سبق کے پیراگراف ۶:۲ میں بیان کر چکے ہیں۔

۷ : ۴ عربی میں مرکبِ توصیفی کا ایک اہم قاعدہ یہ ہے کہ اسم کے چاروں پہلوؤں کے لحاظ سے صفت ہمیشہ موصوف کے مطابق ہوگی یعنی موصوف اگر حالتِ رفع میں ہے تو صفت بھی حالتِ رفع میں ہوگی۔ موصوف اگر مذکّر ہے تو صفت بھی مذکّر ہوگی۔ موصوف اگر واحد ہے تو صفت بھی واحد ہوگی اور موصوف اگر معرفہ ہے تو صفت بھی معرفہ ہوگی۔ اس بات کو مزید سمجھنے کے لئے گزشتہ پیراگراف میں دی گئی مثال پر ایک بار پھر غور کریں۔ وہاں ہم نے ''اچھا لڑکا'' کا ترجمہ ''اَلْوَلَدُ الْحَسَنُ'' کیا تھا۔ اس میں موصوف ''لڑکا'' کے ساتھ ''ایک'' یا ''کوئی'' کی اضافت نہیں ہے اس لئے یہ معرفہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا ترجمہ وَلَدٌ کے بجائے اَلْوَلَدُ ہوگا۔ اب دیکھئے موصوف ''اَلْوَلَدُ'' حالتِ رفع میں ہے، مذکّر ہے، واحد ہے اور معرفہ ہے۔ اس لئے اس کی صفت بھی چاروں پہلوؤں سے اس کے مطابق رکھی گئی ہے یعنی حالتِ رفع میں، واحد، مذکّر اور معرفہ رکھی گئی ہے۔

۷ : ۵ ضروری ہے کہ اس مقام پر ایک اور قاعدہ بھی سمجھ لیں۔ یہ قاعدہ اصلاً تو تجوید کا ہے لیکن مرکبات کو صحیح طریقہ سے لکھنے اور پڑھنے کے لئے گرامر کے طلبا کے لئے بھی اس کا علم ضروری ہے۔ پہلے آپ ان دو مرکبات پر غور کریں۔ (i) قَوْلٌ عَظِيْمٌ (ایک عظیم بات) (ii) قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ (ایک بھلی بات)۔ دیکھئے پہلے مرکب میں قول کی لام کو عظیم کی عین کے ساتھ مدغم نہیں کیا گیا لہذا دونوں لفظ الگ الگ پڑھے جا رہے ہیں۔ دوسرے مرکب میں قول کی لام کو معروف کی میم کے ساتھ مدغم کر دیا گیا ہے، اسی لئے میم پر تشدید ہے اور دونوں لفظ ملا کر پڑھے جائیں گے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کیا قاعدہ ہے جس کے تحت کچھ الفاظ ماقبل سے ملا کر پڑھے جاتے ہیں اور کچھ الگ الگ۔ یاد کر لیجئے کہ جو الفاظ ر، ل، م، ن، و یا ی سے شروع ہوتے ہیں انہیں ماقبل سے ملا کر پڑھا جاتا ہے۔ ان حروفِ تہجّی کو یاد رکھنے کے لئے ان کی ترتیب بدل کر ایک لفظ ''یرملون'' بنا لیا گیا ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ یرملون سے شروع ہونے والے الفاظ اپنے سے ماقبل کے الفاظ کے ساتھ ملا کر پڑھے جاتے ہیں۔ بشرطیکہ ماقبل نون ساکن یا نون تنوین ہو۔ یہ تجوید کا قاعدہ ادغام ہے۔ مرکبِ توصیفی کی مشق کرتے وقت اس قاعدہ کا بھی لحاظ رکھیں۔

مشق نمبر ۶ (الف)

لفظ لَاعِبٌ (کھلاڑی) کی ۳۶ شکلوں میں ہر ایک کے ساتھ صفت جَمِيْلٌ (خوبصورت) لگا کر ۳۶ مرکبِ توصیفی بنائیں اور ہر ایک کا ترجمہ بھی لکھیں۔

مشق نمبر ۶ (ب)

ذیل میں دیئے گئے الفاظ کو اوپر سے نیچے پڑھیں تو دائیں طرف اسمِ ذات ہیں اور بائیں طرف اسمِ صفت ہیں۔ ہر اسمِ ذات کی جتنی شکلیں بن سکتی ہیں ان کے سامنے دی ہوئی صفت لگا کر اتنے ہی مرکبِ توصیفی بنائیں اور ہر ایک کا ترجمہ بھی لکھیں:

اسمِ ذات	معنی	اسمِ صفت	معنی
اِمْرَأَةٌ (ج نِسَاءٌ)	عورت	قَبِيْحٌ (ج قِبَاحٌ)	برا۔ بدصورت
رَجُلٌ (ج رِجَالٌ)	مرد	طَوِيْلٌ (ج طِوَالٌ)	لمبا۔ طویل
دَرْسٌ (ج دُرُوْسٌ)	سبق	صَعْبٌ (ج صِعَابٌ)	سخت۔ دشوار

مشق نمبر ۶ (ج)

ذیل میں دیئے گئے الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے مرکبات کا عربی سے اردو اور اردو سے عربی ترجمہ کریں۔

لفظ	معنی	لفظ	معنی
مَلِكٌ (ج مُلُوْكٌ)	بادشاہ	عَادِلٌ	انصاف کرنے والا
فَوْزٌ	کامیابی	كَرِيْمٌ	بزرگ۔ سخی
لَحْمٌ	گوشت	عَظِيْمٌ	شاندار۔ بزرگی والا

مَلَكٌ (ج مَلَائِكَةٌ)	فرشتہ	طَرِيٌّ	تازہ
اِثْمٌ	گناہ	مُبِيْنٌ	واضح
اَجْرٌ	اجرت۔ بدلہ	قَلَمٌ (ج اَقْلَامٌ)	قلم
وَاسِعٌ	کشادہ	مُرٌّ	تلخ۔ کڑوا
قَلِيْلٌ	کم	شَفَاعَةٌ	شفاعت۔ سفارش
ثَمَنٌ	قیمت	كَثِيْرٌ	زیادہ
خَفِيْفٌ	ہلکا	حَمْلٌ	بوجھ
حَيٰوةٌ	زندگی	ثَقِيْلٌ	بھاری
تَمْرٌ	کھجور	طَيِّبٌ	اچھا۔ پاک
رُمَّانٌ	انار	تُفَّاحٌ	سیب
بَابٌ (ج اَبْوَابٌ)	دروازہ	مَالِحٌ یا مِلْحٌ	نمکین

اردو میں ترجمہ کریں

۱۔ اَللّٰهُ الْعَظِيْمُ ۲۔ اَلرَّسُوْلُ الْكَرِيْمُ

۳۔ اَلصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ ۴۔ صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ

۵۔ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۶۔ لَحْمٌ طَرِيٌّ

۷۔ اَلْكِتٰبُ الْمُبِيْنُ ۸۔ اَلْفَوْزُ الْكَبِيْرُ

۹۔ فَوْزٌ عَظِيْمٌ ۱۰۔ عَذَابٌ شَدِيْدٌ

۱۱۔ اَلثَّمَنُ الْقَلِيْلُ ۱۲۔ شَفَاعَةٌ سَيِّئَةٌ

۱۳۔ ذَنْبٌ كَبِيْرٌ ۱۴۔ اَلصُّلْحُ الْجَمِيْلُ

۱۵۔ اَلنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۱۶۔ اَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ

۱۷۔ جَنَّتَانِ وَسِيْعَتَانِ ۱۸۔ اَلْمُؤْمِنُوْنَ الْمُفْلِحُوْنَ

۱۹۔ دَرْسَانِ طَوِيْلَانِ ۲۰۔ اَلْاٰيَاتُ الْبَيِّنَاتُ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ ایک بزرگ رسول ۲۔ بھلی بات ۳۔ تازہ گوشت ۴۔ ایک ہلکا بوجھ

۵۔ شاندار کامیابی ۶۔ زیادہ قیمت ۷۔ ایک اچھی شفاعت ۸۔ ایک واضح گناہ

۹۔ ایک بڑا جادو ۱۰۔ بڑا بدلہ ۱۱۔ ایک شاندار بدلہ ۱۲۔ مقدس زمین

۱۳۔ ایک مطمئن دل ۱۴۔ پاک زندگی ۱۵۔ ایک کشادہ دروازہ ۱۶۔ نیک عمل

۱۷۔ کوئی دو کھلے راستے ۱۸۔ دو بڑے گناہ ۱۹۔ تھوڑے آدمی

۲۰۔ کچھ اچھی سفارشیں کچھ بری سفارشیں

مرکّبِ توصیفی (حصہ دوم)

8 : 1 گذشتہ سبق میں ہم نے مرکبِ توصیفی کے چند قواعد سمجھے تھے اور ان کی مشق کی تھی۔ اب ہم نے مرکبِ توصیفی کے ایک مزید قاعدے کے ساتھ لامِ تعریف کا ایک قاعدہ سمجھنا ہے۔ پھر ان کا اطلاق کرتے ہوئے ہم مرکبِ توصیفی کی کچھ مزید مشقیں کریں گے۔

8 : 2 مرکبِ توصیفی کا ایک قاعدہ یہ ہے کہ موصوف اگر غیر عاقل کی جمع مکسر ہو تو اس کی صفت عام طور پر واحد مونث آتی ہے۔ یہاں یہ بات سمجھ لیں کہ انسان، جن اور فرشتے صرف تین مخلوقات عاقل ہیں۔ ان کے علاوہ باقی تمام مخلوقات غیر عاقل ہیں۔ چنانچہ قَلَمٌ غیر عاقل مخلوق ہے۔ اس کی جمع اَقْلَامٌ آتی ہے جو کہ جمع مکسر ہے۔ اس لئے اس کی صفت واحد مؤنّث آئے گی۔ مثلاً ''کچھ خوبصورت قلم'' کا ترجمہ ہوگا اَقْلَامٌ جَمِیْلَۃٌ۔

8 : 3 لامِ تعریف کا ایک قاعدہ یہ ہے کہ معرّف بِاللّام سے پہلے والے لفظ کے آخری حرف پر اگر تنوین ہو تو نونِ تنوین کو ظاہر کر کے آگے ملاتے ہیں۔ جیسے اصل میں مرکبِ توصیفی تھا زَیْدٌ اَلْعَالِمُ (عالم زید)۔ جب زَیْدٌ کی نونِ تنوین کو ظاہر کریں گے تو یہ زَیْدُنْ اَلْعَالِمُ ہو جائے گا۔ اب اسے آگے ملانے کے لئے نون کی جزم ہٹا کر اسے زیر دے کر ملائیں۔ (دیکھیں پیراگراف 7:6) تو یہ ہو جائے گا زَیْدُ نِ الْعَالِمُ۔ یاد رکھیں کہ نونِ تنوین باریک قلم سے لکھا جاتا ہے۔

مشق نمبر 7 (الف)

(i) معرّف بِاللّام کے متعلق اب تک جتنے قواعد آپ کو بتائے گئے ہیں، ان سب کو یکجا کر کے لکھیں اور زبانی یاد کریں۔

(ii) مرکبِ توصیفی کے متعلق اب تک جتنے قواعد آپ کو بتائے گئے ہیں، ان سب کو یکجا کر کے لکھیں اور زبانی یاد کریں۔

مشق نمبر 7 (ب)

مندرجہ ذیل مرکبات کا ترجمہ کریں۔

۱۔ مُحَمَّدُنِ الرَّسُوْلُ
۲۔ تُفَّاحٌ حُلْوٌ وَّ رُمَّانٌ مُّرٌّ
۳۔ قَصْرٌ عَظِیْمٌ اَوْ بَیْتٌ صَغِیْرٌ
۴۔ اَلرَّجُلُ الصَّالِحُ اَوِ الْمَلِكُ الْعَادِلُ
۵۔ اَلتَّمْرُ الْجَیِّدُ اَوِ الرَّدِیْءُ
۶۔ اَلْاَقْلَامُ الطَّوِیْلَۃُ وَالْقَصِیْرَۃُ
۷۔ شَفَاعَۃٌ حَسَنَۃٌ اَوْ سَیِّئَۃٌ
۸۔ ثَمَرٌ حُلْوٌ وَّ ثَمَرٌ مُّرٌّ
۹۔ اَلنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ وَالرَّاضِیَۃُ
۱۰۔ اَبْوَابٌ وَّاسِعَۃٌ اَوْ مُتَفَرِّقَۃٌ
۱۱۔ اَلثَّمَنُ الْقَلِیْلُ اَوِ الْكَثِیْرُ

۱۔ عالم محمود
۲۔ ایک سچا بڑھئی اور ایک جھوٹا درزی
۳۔ خوبصورت دلہا یا بدصورت دلہا
۴۔ ایک نیک یا خوبصورت دلہن
۵۔ اچھی باتیں اور عظیم باتیں
۶۔ کچھ نیک اور بدکار عورتیں
۷۔ شاندار اور بڑی کامیابی
۸۔ ایک واضح کتاب اور ایک واضح نشانی
۹۔ چھوٹا بچہ یا دو بڑی بچیاں
۱۰۔ ایک طویل نماز یا کچھ پاک نمازیں
۱۱۔ بھاری یا ہلکا بوجھ

جُملہ اسمیہ (حصہ اوّل)

9 : 1 پیراگراف 6:5 میں ہم پڑھ آئے ہیں کہ دو یا دو سے زائد الفاظ کے ایسے مرکب کو جملہ کہتے ہیں جس سے کوئی خبر، حکم یا خواہش سامنے آئے اور بات پوری ہو جائے۔ جس جملہ کی ابتدا اسم سے ہو اسے جملۂ اسمیہ کہتے ہیں۔ اب یہ بات بھی سمجھ لیں کہ ایک جملہ کے کچھ اجزاء ہوتے ہیں۔ اس وقت ہم جملۂ اسمیہ کے دو بڑے اجزاء کو پہلے غیر اصطلاحی انداز میں سمجھیں گے اور بعد میں متعلقہ اصطلاحات کا ذکر کریں گے۔

9 : 2 ہم نے ایک جملہ کی مثال دی تھی کہ "مسجد کشادہ ہے۔" اب اگر آپ اس جملہ پر غور کریں گے تو آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ اس کے دو جز ہیں۔ ایک جز ہے "مسجد" جس کے متعلق بات کہی جا رہی ہے اور دوسرا جز ہے "کشادہ ہے" یعنی وہ بات جو کہی جا رہی ہے۔ انگریزی میں جس کے متعلق کوئی بات کہی جائے اسے Subject کہتے ہیں اور جو بات کہی جا رہی ہو اسے Predicate کہتے ہیں۔

9 : 3 عربی میں بھی جملہ کے بڑے اجزاء دو ہی ہوتے ہیں۔ جس کے متعلق بات کہی جا رہی ہو یعنی Subject کو عربی قواعد میں "مبتدا" کہتے ہیں اور جو بات کہی جا رہی ہو یعنی Predicate کو "خبر" کہتے ہیں۔

9 : 4 اردو اور عربی دونوں کے جملۂ اسمیہ میں عام طور پر مبتدا پہلے آتا ہے اور خبر بعد میں آتی ہے۔ چنانچہ ترجمہ کرتے وقت اس ترتیب کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔ مثلاً "مسجد کشادہ ہے" کا جب ہم عربی میں ترجمہ کریں گے تو مبتدا یعنی "مسجد" کا ترجمہ پہلے اور خبر یعنی "کشادہ ہے" کا ترجمہ بعد میں کریں گے۔

9 : 5 جملۂ اسمیہ کے سلسلے میں ایک اہم بات یہ ذہن نشین کر لیں کہ اردو میں جملہ مکمل کرنے کے لئے "ہے، ہیں" اور فارسی میں "است، اند" وغیرہ الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے اوپر کی مثال میں مسجد کی کشادگی کی خبر دی گئی تو جملہ کے آخر میں لفظ "ہے" کا اضافہ کر کے بات کو مکمل کیا گیا۔ اسی طرح انگریزی میں "is-am-are" وغیرہ سے بات کو مکمل کرتے ہیں۔ جیسے ہم کہیں گے Mosque is spacious۔ عربی زبان کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں ہے، ہیں یا است، اند یا is,are وغیرہ کی قسم کے الفاظ موجود نہیں ہیں بلکہ عربی میں جملہ مکمل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مبتداء کو عام طور پر معرفہ اور خبر کو عموماً نکرہ رکھا جاتا ہے۔ اس طرح جملہ میں ہے یا ہیں کا مفہوم ازخود پیدا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ "مسجد کشادہ ہے" کا ترجمہ کرتے وقت مبتدا یعنی مسجد کا ترجمہ "مَسْجِدٌ" نہیں بلکہ "اَلْمَسْجِدُ" ہوگا اور خبر یعنی کشادہ کا ترجمہ "اَلْوَسِیْعُ" نہیں بلکہ "وَسِیْعٌ" ہوگا۔ اس طرح مبتدا معرفہ اور خبر نکرہ ہونے کی وجہ سے اس میں "ہے" کا مفہوم ازخود پیدا ہو گیا۔ چنانچہ اَلْمَسْجِدُ وَسِیْعٌ کا مطلب ہے کہ مسجد وسیع ہے۔

9 : 6 اب آگے بڑھنے سے پہلے ضروری ہے کہ جملۂ اسمیہ اور مرکبِ توصیفی کے فرق کو خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لیا جائے۔ جملۂ اسمیہ کا ایک قاعدہ ابھی ہم نے پڑھا کہ عموماً مبتداء معرفہ اور خبر نکرہ ہوتی ہے۔ مرکبِ توصیفی کا ایک اہم قاعدہ یہ ہے کہ صفت چاروں پہلوؤں (یعنی حالتِ اعرابی، جنس، عدد اور وسعت) کے اعتبار سے موصوف کے تابع ہوتی ہے۔ اس بات کو ذہن میں رکھ کے اب اَلْمَسْجِدُ وَسِیْعٌ پر ایک مرتبہ پھر غور کریں۔ اس مرکب کا پہلا جز معرفہ اور دوسرا نکرہ ہے۔ اس لئے اس کو جملۂ اسمیہ مانتے ہوئے اسی لحاظ سے اس کا ترجمہ کیا کہ مسجد وسیع ہے۔ اگر ہم "وسیع" کو معرفہ کر کے اَلْمَسْجِدُ الْوَسِیْعُ کر دیں تو اب چونکہ وسیع چاروں پہلوؤں سے مسجد کے تابع ہوگا اس لئے اسے مرکبِ توصیفی مانا جائے گا اور ترجمہ ہوگا "وسیع مسجد"۔ اسی طرح اگر مسجد کو نکرہ کر کے مَسْجِدٌ وَسِیْعٌ کر دیں تب بھی وسیع چاروں پہلوؤں سے مسجد کے تابع ہے اس لئے اسے بھی مرکبِ توصیفی مانیں گے اور اس کا ترجمہ ہوگا "ایک وسیع مسجد"۔ چنانچہ جملۂ اسمیہ کی ابتدائی پہچان یہی ہے کہ مبتدا معرفہ اور خبر نکرہ ہوگی۔ جبکہ مرکبِ توصیفی میں صفت چاروں پہلوؤں سے موصوف کے تابع ہوگی۔

9 : 7 ہم پڑھ آئے ہیں کہ اسم کے صحیح استعمال کے لئے ہمیں اس کا چار پہلوؤں سے جائزہ لے کر اسے قواعد کے مطابق بنانا ہوتا ہے۔ اس میں سے ایک پہلو یعنی وسعت کے لحاظ سے ہم نے دیکھ لیا کہ جملۂ اسمیہ میں مبتداء عام طور پر معرفہ اور خبر عموماً نکرہ ہوتی ہے۔ اب نوٹ کر لیں کہ حالتِ اعرابی کے لحاظ سے مبتدا اور خبر دونوں حالتِ رفع میں ہوتے ہیں۔

۸ : ۹ اب دو پہلو باقی رہ گئے یعنی جنس اور عدد۔اس سلسلہ میں یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ جنس اور عدد کے لحاظ سے خبر مبتدا کے تابع ہوگی۔یعنی مبتدا اگر واحد ہے تو خبر بھی واحد ہوگی اور مبتدا اگر جمع ہے تو خبر بھی جمع ہوگی۔اسی طرح مبتدا اگر مذکّر ہے تو خبر بھی مذکّر ہوگی اور مبتدا اگر مؤنّث ہے تو خبر بھی مؤنّث ہوگی۔مثلاً اَلرَّجُلُ صَادِقٌ (مرد سچا ہے) اَلرَّجُلَانِ صَادِقَانِ (دونوں مرد سچے ہیں)۔اَلطِّفْلَتَانِ جَمِيْلَتَانِ (دونوں بچیاں خوبصورت ہیں)۔اَلنِّسَاءُ مُجْتَهِدَاتٌ (عورتیں محنتی ہیں)۔ان مثالوں میں غور کریں کہ عدد اور جنس کے لحاظ سے خبر مبتدا کے مطابق ہے۔

۹ : ۹ پیراگراف ۸:۲ میں ہم پڑھ آئے ہیں کہ موصوف اگر غیر عاقل کی جمع مکسر ہو تو صفت عام طور پر واحد مؤنّث آتی ہے۔اب یہ بھی نوٹ کرلیں کہ مبتدا اگر غیر عاقل کی جمع مکسر ہو تو خبر واحد مؤنّث آسکتی ہے۔جیسے اَلْمَسَاجِدُ وَسِيْعَةٌ (مسجدیں وسیع ہیں)۔

مشق نمبر-۸

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے مرکبات اور جملوں کا ترجمہ کریں۔

فِئَةٌ	گروہ۔جماعت	اَلِيْمٌ	دردناک
عَدُوٌّ	دشمن	عَلِيْمٌ	علم والا
غَضْبَانٌ	بہت غصہ والا	مُطَهَّرٌ	پاکیزہ
تَعْبَانٌ	تھکا ماندہ	زَعْلَانٌ	ناراض
كَسْلَانٌ	سست	حَاضِرٌ	حاضر
لَامِعٌ	چمکدار	مُنِيْرٌ	روشن
مُجْتَهِدٌ	محنتی	مُعَلِّمٌ	استاد
قَاعِدٌ۔جَالِسٌ	بیٹھا ہوا	قَائِمٌ	کھڑا
عَيْنٌ (ج اَعْيُنٌ)	آنکھ		

اردو میں ترجمہ کریں

۱۔اَلْعَذَابُ شَدِيْدٌ ۲۔عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۳۔اَللّٰهُ عَلِيْمٌ
۴۔زَيْدٌ عَالِمٌ ۵۔فِئَةٌ قَلِيْلَةٌ ۶۔اَلْفِئَةُ كَثِيْرَةٌ
۷۔اَلنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۸۔اَ لْاَعْيُنُ لَامِعَةٌ ۹۔اَلْعَيْنُ اللَّامِعَةُ
۱۰۔عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۱۱۔اَلْعَدُوُّ غَضْبَانٌ ۱۲۔اَلْمُعَلِّمُوْنَ مُجْتَهِدُوْنَ
۱۳۔اَلْمُعَلِّمَتَانِ مُجْتَهِدَتَانِ ۱۴۔اَلْمُعَلِّمَتَانِ الْمُجْتَهِدَتَانِ ۱۵۔مُعَلِّمَتَانِ مُجْتَهِدَتَانِ
۱۶۔زَيْدُ نِ الْعَالِمُ ۱۷۔زَيْدٌ وَّحَامِدٌ عَالِمَانِ ۱۸۔اَقْلَامٌ طَوِيْلَةٌ
۱۹۔اَ لْاَقْلَامُ طَوِيْلَةٌ ۲۰۔قَلَمَانِ جَمِيْلَانِ ۲۱۔اَلْقُلُوْبُ مُطْمَئِنَّةٌ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔عالم محمود ۲۔محمود عالم ہے ۳۔سچا بڑھئی
۴۔بڑھئی سچا ہے ۵۔ایک تھکی ماندی درزن ۶۔درزن تھکی ماندی ہے
۷۔لڑکے کھڑے ہیں ۸۔استانی بیٹھی ہے ۹۔نانبائی سست ہے

۱۰۔استاد ناراض ہے	۱۱۔ایک ناراض استانی	۱۲۔محمدؐ رسول ہیں
۱۳۔اساتذہ حاضر ہیں	۱۴۔ایک کھلا دشمن	۱۵۔ سیب اور انار میٹھے ہیں
۱۶۔ زندگی کم ہے اور بوجھ بھاری ہے	۱۷۔ قیمت کم سے یا زیادہ	۱۸۔طویل سبق
۱۹۔سبق طویل ہے	۲۰۔ نشانیاں واضح ہیں	۲۱۔ بوجھ ہلکا ہے اور اجر بڑا ہے

جُملہ اِسمیہ (حصہ دوم)

۱۰ : ۱ گذشتہ سبق میں ہم نے جملۂ اسمیہ کے کچھ قواعد سمجھ لئے اور ان کی مشق کر لی۔ ہم نے جتنے جملوں کی مشق کی ہے وہ سب مثبت معنی دے رہے تھے۔ اب ہم دیکھیں گے کہ جملۂ اسمیہ میں نفی کے معنی کس طرح پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً گذشتہ مشق میں ایک جملہ تھا ''سبق طویل ہے۔'' اگر ہم کہنا چاہیں ''سبق طویل نہیں ہے'' تو عربی میں اس کا کیا طریقہ ہے؟ چنانچہ سمجھ لیں کہ کسی جملہ اسمیہ کے شروع میں لفظ ''مَا'' یا ''لَیْسَ'' کا اضافہ کرنے سے اس میں نفی کا مفہوم پیدا ہوتا ہے۔

۱۰ : ۲ اب ایک خاص بات یہ نوٹ کریں کہ کسی جملۂ اسمیہ کے شروع میں جب ''مَا'' یا ''لَیْسَ'' داخل ہوتا ہے تو مذکورہ بالا معنوی تبدیلی کے ساتھ ساتھ یہ الفاظ اعرابی تبدیلی بھی لاتے ہیں یعنی وہ جملہ کی خبر کو حالتِ نصب میں لے آتے ہیں۔ مثلاً ہم کہیں گے لَیْسَ الدَّرْسُ طَوِیْلًا (سبق طویل نہیں ہے)۔ اس میں خبر طَوِیْلٌ حالتِ نصب میں طَوِیْلًا آ ئی ہے۔ اسی طرح ہم کہیں گے مَا زَیْدٌ قَبِیْحًا (زید بدصورت نہیں ہے) اس میں خبر قَبِیْحٌ حالتِ نصب میں قَبِیْحًا آئی ہے۔

۱۰ : ۳ جملہ اسمیہ میں نفی کا مفہوم پیدا کرنے کا عربی میں ایک اور انداز بھی ہے اور وہ یہ کہ خبر پر ''بِ'' کا اضافہ کر کے اسے حالتِ جر میں لے آتے ہیں۔ مثلاً لَیْسَ الدَّرْسُ بِطَوِیْلٍ (سبق طویل نہیں ہے)۔ مَا زَیْدٌ بِقَبِیْحٍ (زید بدصورت نہیں ہے)۔ نوٹ کر لیں کہ یہاں پر ''بِ'' کے کچھ معنی نہیں لئے جاتے اور اس کے اضافہ سے جملہ کے معنی میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ صرف خبر حالتِ جر میں آ جاتی ہے۔

۱۰ : ۴ ''لَیْسَ'' کے استعمال کے سلسلے میں ایک احتیاط نوٹ کر لیں۔ اس کا استعمال صرف اس وقت کریں جب مبتدا مذکّر ہو۔ جب مبتدا مؤنث ہوتا ہے تو لَیْسَ کے لفظ میں کچھ تبدیلیاں ہوتی ہیں ان کی تفصیل ہم اِن شاء اللہ فعل کے اسباق میں پڑھیں گے۔ اس لئے فی الحال لَیْسَ اس وقت استعمال کریں جب مبتدا مذکّر ہو۔ اس کے علاوہ کوئی اور صیغہ ہو تو ''مَا'' کے استعمال سے نفی کے معنی پیدا کریں۔

مشق نمبر-۹

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے جملوں کا ترجمہ کریں:

غَافِلٌ	غافل	كَلْبٌ (ج كِلَابٌ)	کُتّا
مُحِيْطٌ	گھیرنے والا	وَلَدٌ (ج اَوْلَادٌ)	لڑکا

اردو میں ترجمہ کریں

۱۔ اَلْفِئَةُ كَثِيْرَةٌ	۲۔ مَا الْفِئَةُ قَلِيْلَةً	۳۔ مَا الْفِئَةُ بِكَثِيْرَةٍ
۴۔ اَللّٰهُ مُحِيْطٌ	۵۔ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ	۶۔ اَلْمُعَلِّمَتَانِ كَسْلَانَتَانِ
۷۔ مَا الْمُعَلِّمَتَانِ كَسْلَانَتَيْنِ	۸۔ مَا الْمُعَلِّمَتَانِ بِكَسْلَانَتَيْنِ	
۹۔ لَيْسَ الْمُعَلِّمُ غَضْبَانًا	۱۰۔ مَا الْمُعَلِّمُوْنَ زَعْلَانِيْنَ	
۱۱۔ مَا الْمُعَلِّمُوْنَ بِزَعْلَانِيْنَ	۱۲۔ مَا الطَّالِبَاتُ حَاضِرَاتٍ	
۱۳۔ مَا الطَّالِبَاتُ بِحَاضِرَاتٍ	۱۴۔ اَلْاَوْلَادُ قَائِمُوْنَ	
۱۵۔ مَا الْاَوْلَادُ قَائِمِيْنَ	۱۶۔ مَا اللَّاعِبَانِ تَعْبَانَيْنِ	

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ بڑھئی بیٹھا ہے ۲۔ بڑھئی کھڑا نہیں ہے ۳۔ دو کتے سُست ہیں
۴۔ دو کتے ناراض نہیں ہیں ۵۔ کھجور میٹھی ہے ۶۔ انار میٹھا نہیں ہے
۷۔ بوجھ بھاری ہے ۸۔ اجرت زیادہ نہیں ہے ۹۔ انار اور سیب میٹھے ہیں
۱۰۔ انار اور سیب نمکین نہیں ہیں ۱۱۔ گوشت تازہ نہیں ہے ۱۲۔ اساتذہ حاضر نہیں ہیں
۱۳۔ عورتیں فاسق نہیں ہیں

جُملہ اسمیہ (حصہ سوم)

۱۱ : ۱ اب تک ہم نے ایسے جملوں کے قواعد سمجھ لئے ہیں جو مثبت یا منفی معنی دیتے ہیں مثلاً ''سبق طویل ہے'' اور ''سبق طویل نہیں ہے۔'' اب ہم ان دونوں جملوں کا عربی میں ترجمہ کر سکتے ہیں۔ اب ہم دیکھیں گے کہ جملہ میں اگر تاکید کا مفہوم پیدا کرنا ہو، مثلاً اگر ہم کہنا چاہیں کہ ''یقیناً سبق طویل ہے'' تو اس کے لئے کیا قاعدہ ہے۔ اس ضمن میں یاد کر لیں کہ کسی جملہ میں تاکید کا مفہوم پیدا کرنے کے لئے عموماً جملہ کے شروع میں ''اِنَّ'' (بے شک۔ یقیناً) کا اضافہ کرتے ہیں۔

۱۱ : ۲ جب کسی جملہ پر اِنَّ داخل ہوتا ہے تو وہ معنوی تبدیلی کے ساتھ ساتھ اعرابی تبدیلی بھی لاتا ہے۔ اور وہ تبدیلی یہ ہے کہ کسی جملہ پر اِنَّ داخل ہونے کی وجہ سے اس کا مبتدا حالتِ نصب میں آ جاتا ہے جبکہ خبر اپنی اصلی حالت یعنی حالتِ رفع میں ہی رہتی ہے۔ مثلاً ''یقیناً سبق طویل ہے'' کا ترجمہ ہوگا اِنَّ الدَّرْسَ طَوِیْلٌ ۔ اسی طرح ہم کہیں گے اِنَّ زَیْدًا صَالِحٌ (بے شک زید نیک ہے)۔ جس جملہ پر اِنَّ داخل ہوتا ہے اس کے مبتدا کو اِنَّ کا اسم کہتے ہیں اور خبر کو اِنَّ کی خبر کہتے ہیں۔

۱۱ : ۳ کسی جملہ کو اگر سوالیہ جملہ بنانا ہو تو اس کے شروع میں أَ (کیا) یا هَلْ (کیا) کا اضافہ کرتے ہیں۔ جب کسی جملہ پر أَ یا هَلْ داخل ہوتا ہے تو وہ صرف معنوی تبدیلی لاتا ہے۔ ان کی وجہ سے جملہ میں کوئی اعرابی تبدیلی نہیں آتی۔ مثلاً أَ[1] زَیْدٌ صَالِحٌ (کیا زید نیک ہے؟) یا هَلِ[2] الدَّرْسُ طَوِیْلٌ (کیا سبق طویل ہے؟)

۱؎ 'ال' کے ساتھ أَ کی بجائے هَلْ کا استعمال کیا جاتا ہے۔
۲؎ هَلْ کی لام پر ساکن کے بجائے زیر آنے کی وجہ کے لئے پیراگراف ۶:۷ دیکھیں

مشق نمبر۔۱۰

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے جملوں کا ترجمہ کریں۔

نَعَمْ	ہاں۔ جی ہاں	صَادِقٌ	سچا
لَا	نہیں۔ جی نہیں	کَاذِبٌ	جھوٹا
بَلٰی	کیوں نہیں	سَاعَةٌ	گھڑی
بَلْ	بلکہ	اَلسَّاعَةُ	قیامت

اردو میں ترجمہ کریں

۱۔ اَزَیْدٌ عَالِمٌ؟ ۲۔ اِنَّ زَیْدًا عَالِمٌ
۳۔ مَا زَیْدٌ بِعَالِمٍ ۴۔ هَلِ الرَّجُلَانِ صَادِقَانِ؟
۵۔ مَا الرَّجُلَانِ صَادِقَیْنِ ۶۔ اِنَّ الرَّجُلَیْنِ صَادِقَانِ
۷۔ هَلِ الْمُعَلِّمُوْنَ صَادِقُوْنَ؟ ۸۔ بَلٰی! اِنَّ الْمُعَلِّمِیْنَ صَادِقُوْنَ

۹۔ هَلِ الْمُعَلِّمَاتُ مُجْتَهِدَاتٌ؟
۱۰۔ لَا! مَا الْمُعَلِّمَاتُ مُجْتَهِدَاتٍ
۱۱۔ اَلَيْسَ الْكَلْبُ جَالِسًا؟
۱۲۔ نَعَمْ! اِنَّ الْكَلْبَ جَالِسٌ
۱۳۔ لَا! بَلِ الْكَلْبُ قَائِمٌ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ کیا محمود جھوٹا ہے؟
۲۔ جی ہاں! محمود جھوٹا ہے۔
۳۔ کیا حامد سچا نہیں ہے؟
۴۔ جی ہاں! حامد سچا نہیں ہے۔
۵۔ بلکہ حامد جھوٹا ہے۔
۶۔ کیا قیامت قریب ہے؟
۷۔ جی ہاں! یقیناً قیامت قریب ہے
۸۔ کیا دونوں بڑھئی سُست ہیں؟
۹۔ جی نہیں دونوں بڑھئی سُست نہیں ہیں
۱۰۔ جی ہاں! یقیناً دونوں بڑھئی سُست ہیں
۱۱۔ کیا دونوں بچیاں سچی ہیں؟
۱۲۔ بے شک دونوں بچیاں سچی ہیں۔
۱۳۔ کیا استانیاں بیٹھی ہیں؟
۱۴۔ جی ہاں بے شک استانیاں بیٹھی ہیں۔
۱۵۔ استانیاں بیٹھی نہیں ہیں بلکہ استانیاں کھڑی ہیں

جملہ اسمیہ (حصہ چہارم)

۱۲ : ۱ گذشتہ تین اسباق میں ہم نے جملہ اسمیہ کے مختلف قواعد سمجھ لئے اور ان کی مشق کر لی۔ اب تک ہم نے جتنے جملوں کی مشق کی ہے ان میں خاص بات یہ تھی کہ تمام جملوں میں مبتدا اور خبر دونوں مفرد تھے۔ لیکن ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا بلکہ کبھی کبھی مبتدا اور خبر مفرد کے بجائے مرکبِ ناقص ہوتے ہیں۔

۱۲ : ۲ اس سلسلہ میں پہلی صورت یہ ممکن ہے کہ مبتدا مرکبِ ناقص ہو اور خبر مفرد ہو۔ مثلاً: اَلرَّجُلُ الطَّيِّبُ – حَاضِرٌ (اچھا مرد حاضر ہے) اس مثال پر غور کریں کہ اَلرَّجُلُ الطَّيِّبُ مرکبِ توصیفی ہے اور مبتدا ہے، جب کہ خبر حَاضِرٌ مفرد ہے۔

۱۲ : ۳ دوسری صورت یہ ممکن ہے کہ مبتدا مفرد ہو اور خبر مرکبِ ناقص ہو۔ مثلاً زَيْدٌ – رَجُلٌ طَيِّبٌ (زید ایک اچھا مرد ہے)۔ اس مثال میں زَيْدٌ مبتدا ہے اور مفرد ہے جبکہ خبر رَجُلٌ طَيِّبٌ مرکبِ توصیفی ہے۔

۱۲ : ۴ تیسری صورت یہ بھی ممکن ہے کہ مبتدا اور خبر دونوں مرکبِ ناقص ہوں۔ مثلاً زَيْدُنِ الْعَالِمُ – رَجُلٌ طَيِّبٌ (عالم زید ایک اچھا مرد ہے)۔ اس مثال میں زَيْدُنِ الْعَالِمُ مرکبِ توصیفی ہے اور مبتدا ہے جبکہ خبر رَجُلٌ طَيِّبٌ بھی مرکبِ توصیفی ہے۔

۱۲ : ۵ اب ایک بات اور بھی ذہن نشین کر لیں۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مبتدا ایک سے زائد ہوتے ہیں اور ان کی جنس مختلف ہوتی ہے۔ مثلاً ہم کہتے ہیں ''درزی اور درزن دونوں سچے ہیں۔'' اس جملے میں سچے ہونے کی جو خبر دی جا رہی ہے وہ درزی اور درزن دونوں کے متعلق ہے۔ چنانچہ دونوں مبتدا ہیں اور ان میں سے ایک مذکّر ہے جبکہ دوسرا مؤنّث ہے۔ ادھر پیراگراف ۷ : ۹ میں ہم پڑھ آئے ہیں کہ عدد اور جنس کے لحاظ سے خبر مبتدا کے تابع ہوتی ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس جملہ کا عربی ترجمہ کرتے وقت خبر کا ترجمہ صیغہ مذکّر میں کریں یا مؤنّث میں؟ ایسی صورت میں قاعدہ یہ ہے کہ مبتدا اگر ایک سے زائد ہوں اور مختلف الجنس ہوں تو خبر مذکّر آئے گی۔ چنانچہ مذکورہ بالا جملہ کا ترجمہ ہوگا اَلْخَيَّاطُ وَ الْخَيَّاطَةُ صَادِقَانِ۔ اب نوٹ کر لیں کہ خبر صَادِقَانِ مذکّر ہونے کے ساتھ تثنیہ کے صیغے میں آئی ہے، اس لئے کہ مبتدا دو ہیں۔ مبتدا اگر دو سے زیادہ ہوتے تو پھر خبر جمع کے صیغے میں آتی۔

مشق نمبر ۱۱ (الف)

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اوران کے نیچے دیئے ہوئے جملوں کا ترجمہ کریں۔

رَجِيْمٌ	دھتکارا ہوا	ضَلٰلٌ	گمراہی
حَمِيْمٌ	گرم جوش	فِتْنَةٌ	کسوٹی۔آزمائش
عَبْدٌ (ج عِبَادٌ)	بندہ۔ غلام	صَدَقَةٌ	صدقہ
شَهْرٌ (ج اَشْهُرٌ)	مہینہ	كِذْبٌ / كَذِبٌ	جھوٹ
قَرِيْبٌ	قریب	صِدْقٌ	سچائی
شَاةٌ	بکری	فِيْلٌ	ہاتھی
قَدِيْمٌ	پرانا	جَدِيْدٌ	نیا
سِرَاجٌ	چراغ		

اردو میں ترجمہ کریں

۱۔ اَلشَّيْطٰنُ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ
۲۔ اِنَّ الشَّيْطٰنَ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ
۳۔ لَيْسَ الشَّيْطٰنُ وَلِيًّا حَمِيْمًا
۴۔ اَلشِّرْكُ ضَلٰلٌ مُّبِيْنٌ
۵۔ اِنَّ الشِّرْكَ ظُلْمٌ عَظِيْمٌ
۶۔ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ
۷۔ اَلْقُرْاٰنُ كِتَابٌ مُّنِيْرٌ
۸۔ اِنَّ اللّٰهَ مُحِيْطٌ
۹۔ هَلِ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ خَيْرٌ
۱۰۔ نَعَمْ! اَلْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ خَيْرٌ
۱۱۔ لَيْسَ الْقَتْلُ اِثْمًا صَغِيْرًا
۱۲۔ اِنَّ الْقَتْلَ اِثْمٌ كَبِيْرٌ
۱۳۔ اَلْفِئَةُ الْكَثِيْرَةُ وَالْفِئَةُ الْقَلِيْلَةُ حَاضِرَتَانِ
۱۴۔ اَمَحْمُوْدٌ مُعَلِّمٌ مُجْتَهِدٌ
۱۵۔ لَا۔ مَا مَحْمُوْدٌ بِمُعَلِّمٍ مُجْتَهِدٍ
۱۶۔ اَلصَّبْرُ الْجَمِيْلُ فَوْزٌ كَبِيْرٌ
۱۷۔ هَلِ الْمُعَلِّمَاتُ الْمُجْتَهِدَاتُ قَاعِدَاتٌ
۱۸۔ مَا الْمُعَلِّمَاتُ الْمُجْتَهِدَاتُ قَاعِدَاتٍ
۱۹۔ اِنَّ الْمُعَلِّمَاتِ الْمُجْتَهِدَاتِ قَاعِدَاتٌ
۲۰۔ مُحَمَّدٌ سِرَاجٌ مُّنِيْرٌ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ کیا بھلی بات صدقہ ہے؟
۲۔ یقیناً بھلی بات صدقہ ہے
۳۔ کیا فتح قریب ہے؟
۴۔ نہیں! فتح قریب نہیں ہے
۵۔ صبرِ جمیل چھوٹی کامیابی نہیں ہے
۶۔ بیشک صبرِ جمیل ایک بڑی کامیابی ہے
۷۔ کیا جھوٹ ایک چھوٹا گناہ ہے؟
۸۔ بیشک جھوٹ ایک کھلی گمراہی ہے
۹۔ جھوٹ چھوٹا گناہ نہیں ہے۔
۱۰۔ کیا جھوٹا دوست دشمن ہے؟
۱۱۔ بے شک جھوٹا دوست ایک کھلا دشمن ہے
۱۲۔ گرم جوش دوست ایک نعمت ہے
۱۳۔ کیا سچائی ایک خیرِ کثیر ہے؟
۱۴۔ یقیناً سچائی خیرِ کثیر ہے

۱۵۔ کیا قتل کوئی بڑا گناہ ہے؟
۱۶۔ بے شک شیطان دھتکارا ہوا ہے۔
۱۷۔ کیا دونوں لڑکے حاضر ہیں؟
۱۸۔ بے شک دونوں لڑکے حاضر ہیں
۱۹۔ جی نہیں! دونوں لڑکے حاضر نہیں ہیں
۲۰۔ کیا محنتی درزنیں سچی ہیں؟
۲۱۔ یقیناً محنتی درزنیں سچی ہیں
۲۲۔ سچی درزنیں محنتی نہیں ہیں
۲۳۔ کیا ہاتھی عظیم حیوان ہے؟
۲۴۔ کیوں نہیں! یقیناً ہاتھی ایک عظیم حیوان ہے

مشق نمبر ۱۱ (ب)

اب تک جملہ اسمیہ کے جتنے قواعد آپ کو بتائے گئے ہیں ان سب کو یکجا کر کے لکھیں اور انہیں زبانی یاد کریں۔

جُملہ اِسمیہ (ضمائر)

۱۳ : ۱ تقریباً ہر زبان میں بات کہنے کا بہتر انداز یہ ہے کہ بات کے دوران جب کسی چیز کے لئے اس کا اسم استعمال ہوجائے اور دوبارہ اس کا ذکر آئے تو پھر اسم کے بجائے اس کی ضمیر استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً اگر دو جملے اس طرح ہوں: ''کیا بکری کوئی نیا جانور ہے؟ جی نہیں! بلکہ بکری ایک قدیم جانور ہے۔'' اسی بات کو کہنے کا بہتر انداز یہ ہوگا۔ ''کیا بکری کوئی نیا جانور ہے؟ جی نہیں! بلکہ وہ ایک قدیم جانور ہے۔'' آپ نے دیکھا کہ لفظ ''بکری'' کی تکرار طبیعت پر گراں گزر رہی تھی۔ اور جب دوسرے جملے میں بکری کی جگہ لفظ ''وہ'' آ گیا تو بات میں روانی پیدا ہوگئی۔ اسی طرح عربی میں بھی بات میں روانی کی غرض سے ضمیروں کا استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ جملہ اسمیہ کے بہتر استعمال کے لئے ضروری ہے کہ ہم عربی میں استعمال ہونے والی ضمیروں کو یاد کرلیں اور ان کے استعمال کی مشق کرلیں۔

۱۳ : ۲ اب اگر ایک بات اور سمجھ لیں تو ضمیریں یاد کرنے میں بہت آسانی ہوجائے گی۔ جب کسی کے متعلق کوئی بات ہوتی ہے تو تین امکانات ہوتے ہیں۔ پہلا یہ کہ جس کے متعلق بات ہورہی ہو وہ ''غائب'' ہو یعنی یا تو وہ غیر حاضر ہو یا اس کو غیر حاضر فرض کرکے ''غائب'' کے صیغے میں بات کی جائے۔ مذکورہ بالا پیراگراف میں بکری اس کی مثال ہے۔ اردو میں غائب کے صیغے کے لئے زیادہ تر ''وہ'' کی ضمیر آتی ہے۔ دوسرا امکان یہ ہے کہ جس کے متعلق بات ہورہی ہو وہ آپ کا ''مخاطب'' ہو یعنی حاضر ہو۔ اردو میں اس کے لئے اکثر آپ یا تم کی ضمیر آتی ہے۔ تیسرا امکان یہ ہے کہ ''متکلم'' خود اپنے متعلق بات کررہا ہو۔ اردو میں اس کے لئے میں یا ہم کی ضمیر آتی ہے۔

۱۳ : ۳ اس سلسلہ میں ایک اہم بات یہ ہے کہ عربی کی ضمیروں میں نہ صرف غائب، مخاطب اور متکلم کا فرق واضح ہوتا ہے بلکہ جنس اور عدد کا فرق بھی نمایاں ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے عربی کے جملوں کے حقیقی مفہوم کا تعین کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔ اب مختلف صیغوں میں استعمال ہونے والی مختلف ضمیروں کو یاد کرلیں۔ تاکہ جملوں کے ترجمے میں غلطی نہ ہو۔

ضمائر مرفوعہ منفصلہ

۱۳ : ۴

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکّر	هُوَ (وہ ایک مرد)	هُمَا (وہ دو مرد)	هُمْ (وہ بہت سے مرد)
	مؤنّث	هِيَ (وہ ایک عورت)	هُمَا (وہ دو عورتیں)	هُنَّ (وہ بہت سی عورتیں)
مخاطب	مذکّر	اَنْتَ (تو ایک مرد)	اَنْتُمَا (تم دو مرد)	اَنْتُمْ (تم بہت سے مرد)
	مؤنّث	اَنْتِ (تو ایک عورت)	اَنْتُمَا (تم دو عورتیں)	اَنْتُنَّ (تم بہت سی عورتیں)
متکلم	مذکّر و مؤنّث	اَنَا (میں ایک)	نَحْنُ (ہم دو)	نَحْنُ (ہم بہت سے)

۱۳ : ۵ ان ضمیروں کے متعلق چند باتیں ذہن نشین کرلیں۔

(i) اوّل یہ کہ ہم پیراگراف ۴:۵ میں پڑھ آئے ہیں کہ ضمیریں معرفہ ہوتی ہیں۔ اس لئے اکثر جملوں میں یہ مبتدا کے طور پر بھی آتی ہیں۔ مثلاً هُوَ رَجُلٌ صَالِحٌ (وہ ایک نیک مرد ہے)۔ هُنَّ نِسَاءٌ صَالِحَاتٌ (وہ نیک عورتیں ہیں)۔

(ii) دوئم یہ کہ پیراگراف ۱۱:۲ میں ہم نے مبنی اسماء کا ذکر کیا تھا۔ اب یہ نوٹ کرلیں کہ چند ضمیریں مبنی ہیں اور چونکہ اکثر یہ مبتدا کے طور پر آتی ہیں اس لئے انہیں مرفوع یعنی حالتِ رفع میں فرض کرلیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا نام ضمائر مرفوعہ ہے۔

(iii) سوئم یہ کہ یہ ضمیریں کسی لفظ کے ساتھ ملا کر یا متّصل کر کے نہیں لکھی جاتیں بلکہ ان کی لکھائی اور تلفّظ علیحدہ اور مستقل ہے۔ اس لئے ان کو ضمائر منفصلہ بھی کہتے ہیں۔

(iv) چہارم یہ کہ ضمیر ''اَنَا'' کو پڑھتے اور بولتے وقت الف کے بغیر یعنی اَنَ پڑھتے ہیں۔

۶ : ۱۳ پیراگراف ۴:۹ میں ہم پڑھ آئے ہیں کہ خبر عموماً نکرہ ہوتی ہے۔ اب اس قاعدے کے دو استثناء سمجھ لیں کہ جب خبر معرفہ بھی آسکتی ہے۔ پہلا استثناء یہ ہے کہ خبر اگر کوئی اسم صفت نہیں ہے تو وہ معرفہ ہوسکتی ہے۔ مثلاً اَنَا یُوْسُفُ (میں یوسف ہوں) دوسرا استثناء یہ ہے کہ خبر اگر اسم صفت ہو اور کسی ضرورت کے تحت اسے معرفہ لانا مقصود ہو تو مبتدا اور خبر کے درمیان متعلقہ ضمیر فاصل لے آتے ہیں۔ جیسے اَلرَّجُلُ هُوَ الصَّالِحُ (مرد نیک ہے)۔ کبھی جملہ میں تاکیدی مفہوم پیدا کرنے کے لئے بھی یہ انداز اختیار کیا جاتا ہے چنانچہ مذکورہ جملہ کا یہ بھی ترجمہ ممکن ہے کہ ''مرد ہی نیک ہے'' اسی طرح سے اَلرِّجَالُ هُمُ الصَّالِحُوْنَ یعنی مرد نیک ہیں یا مرد ہی نیک ہیں۔

مشق نمبر ۱۲

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے جملوں کا ترجمہ کریں۔

خَادِمٌ	خادم۔ نوکر	مَبْسُوْطٌ	خوشدل
ضَخِيْمٌ	بڑی جسامت والا	جِدًّا	بہت ہی
لٰكِنْ	لیکن	مَوْعِظَةٌ	وعظ۔ نصیحت
نَافِعٌ	نفع بخش		

اردو میں ترجمہ کریں

۱۔ اَلْخَادِمَانِ الْمَبْسُوْطَانِ حَاضِرَانِ وَهُمَا مُجْتَهِدَانِ

۲۔ اِنَّ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ مَخْلُوْقَاتٌ وَهُنَّ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ

۳۔ اِنَّ الشِّرْكَ ضَلَالٌ مُّبِيْنٌ وَهُوَ ظُلْمٌ عَظِيْمٌ

۴۔ ءَاَنْتَ اِبْرَاهِيْمُ؟

۵۔ مَا اَنَا اِبْرَاهِيْمُ بَلْ اَنَا مَحْمُوْدٌ

۶۔ هَلْ زَيْنَبُ مُعَلِّمَةٌ كَسْلَانَةٌ؟

۷۔ لَا، مَا هِيَ مُعَلِّمَةً كَسْلَانَةً بَلْ هِيَ مُعَلِّمَةٌ مُجْتَهِدَةٌ

۸۔ هَلِ الْاِسْلَامُ دِيْنٌ حَقٌّ؟

۹۔ بَلٰى! وَهُوَ صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ

۱۰۔ اَلدَّرْسُ سَهْلٌ لٰكِنْ هُوَ طَوِيْلٌ

۱۱۔ اَلَيْسَ الْفِيْلُ حَيْوَانًا ضَخِيْمًا؟

۱۲۔ بَلٰى! هُوَ حَيْوَانٌ ضَخِيْمٌ جِدًّا

۱۳۔ ءَاَنْتُمْ خَيَّاطُوْنَ؟

۱۴۔ مَا نَحْنُ بِخَيَّاطِيْنَ بَلْ نَحْنُ مُعَلِّمُوْنَ

۱۵۔ اِنَّ الْمَرْءَتَيْنِ الصَّالِحَتَيْنِ جَالِسَتَانِ

۱۶۔ اِنَّ الْمُعَلِّمِيْنَ وَ الْمُعَلِّمَاتِ مَبْسُوْطُوْنَ لٰكِنْ مَا هُمْ بِمُجْتَهِدِيْنَ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔اچھی نصیحت صدقہ ہےاوروہ بہت ہی مقبول ہے

۲۔سچائی اور بھلی بات شاندار کامیابیاں ہیں اوروہ خیرِ کثیر ہیں

۳۔کیاتم لوگ کھلاڑی ہو؟ ۴۔ہم لوگ کھلاڑی نہیں ہیں بلکہ ہم خوشدل اساتذہ ہیں

۵۔کیازمین اورسورج دوواضح نشانیاں نہیں ہیں؟

۶۔کیوں نہیں! وہ دونوں کھلی نشانیاں ہیں اوروہ مخلوقات ہیں

۷۔کیاخوشدل استانیاں محنتی نہیں ہیں؟ ۸۔کیوں نہیں!وہ خوشدل ہیں اوروہ محنتی ہیں۔

۹۔کیاشرک اورقتل گناہِ کبیرہ نہیں ہیں؟

۱۰۔ یقیناً شرک اورقتل گناہِ کبیرہ ہیں اور یہ دونوں ظلمِ عظیم ہیں

۱۱۔کیا بکری ایک چھوٹا جانور نہیں ہے؟

۱۲۔بے شک بکری ایک چھوٹا جانور ہےلیکن وہ بہت نفع بخش ہے۔

۱۳۔کیاوہ استاد یوسف ہیں؟ ۱۴۔ وہ یوسف ہےلیکن وہ استاد نہیں ہے۔

۱۵۔دونیک استانیاں کھڑی ہیں یا بیٹھی ہیں؟ ۱۶۔ وہ کھڑی نہیں ہیں بلکہ بیٹھی ہیں۔

مُرکّبِ اِضافی (حصہ اوّل)

۱۴ : ۱ دواسموں کا ایسا مرکب جس میں ایک اسم کو دوسرے اسم کی طرف نسبت دی گئی ہو مرکبِ اضافی کہلاتا ہے جیسے اردو میں ہم کہتے ہیں ''لڑکے کی کتاب'' اس میں کتاب کو لڑکے کی طرف نسبت دی گئی ہے۔ جو یہاں ملکیت ظاہر کر رہی ہے۔ اس لئے یہ مرکبِ اضافی ہے۔

۱۴ : ۲ جس اسم کو کسی کی طرف نسبت دی جاتی ہے اسے ''مضاف'' کہتے ہیں۔ مذکورہ بالا مثال میں کتاب کو نسبت دی گئی ہے۔ اس لئے یہاں کتاب مضاف ہے اور جس اسم کی طرف کوئی نسبت دی جاتی ہے اسے ''مضاف اِلَیہ'' کہتے ہیں۔ مذکورہ مثال میں لڑکے کی طرف نسبت دی گئی ہے۔ اس لئے یہاں لڑ کا مضاف اِلَیہ ہے۔

۱۴ : ۳ عربی میں مضاف پہلے آتا ہے اور مضاف اِلَیہ بعد میں آتا ہے۔ جبکہ اردو میں اس کے برعکس ہوتا ہے۔ جس کا ترجمہ میں خیال کرنا پڑتا ہے۔ مذکورہ مثال پر غور کریں۔ ''لڑکے کی کتاب''۔ اس میں لڑکا جو مضاف الیہ ہے' پہلے آیا ہے اور کتاب جو مضاف ہے بعد میں آئی ہے۔ اب چونکہ عربی میں مضاف پہلے آتا ہے اس لئے ترجمہ کرتے وقت پہلے کتاب کا ترجمہ ہوگا جو مضاف ہے اور لڑکے کا ترجمہ بعد میں ہوگا جو مضاف اِلَیہ ہے۔ چنانچہ ترجمہ ہوگا کِتَابُ الْوَلَدِ۔

۱۴ : ۴ گذشتہ اسباق میں ہم پڑھ آئے ہیں کہ اسم اگر نکرہ ہو تو اکثر اس پر تنوین آتی ہے جیسے کِتَابٌ۔ اور جب اس پر لام تعریف داخل ہوتا ہے تو تنوین ختم ہو جاتی ہے جیسے اَلْکِتَابُ۔ اب ذرا مذکورہ مثال میں لفظ ''کِتَابُ'' پر غور کریں، نہ تو اس پر لام تعریف ہے اور نہ ہی تنوین ہے۔ بس یہی خصوصیت مضاف کی ایک آسان سی پہچان ہے اور مرکب اضافی کا پہلا قاعدہ یہی ہے کہ مضاف پر نہ تو کبھی لام تعریف آسکتا ہے اور نہ ہی کبھی تنوین آسکتی ہے۔

۱۴ : ۵ مرکب اضافی کا دوسرا قاعدہ یہ ہے کہ مضاف اِلَیہ ہمیشہ حالتِ جر میں ہوتا ہے۔ مذکورہ مثال کِتَابُ الْوَلَدِ میں دیکھیں اَلْوَلَدِ حالتِ جر میں ہے جس کا ترجمہ تھا ''لڑکے کی کتاب''۔ یہی اگر کِتَابُ وَلَدٍ ہوتا تو ترجمہ ہوتا ''کسی لڑکے کی کتاب''۔ مرکبِ اضافی کے کچھ اور بھی قواعد ہیں جن کا ہم مرحلہ وار مطالعہ کریں گے۔ لیکن آگے بڑھنے سے پہلے مناسب ہے کہ پہلے ہم ان دو قواعد کی مشق کرلیں۔

مشق نمبر ۱۳

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے جملوں کا ترجمہ کریں:

نوٹ: آنے والی تمام مشقوں میں خط کشیدہ جملے قرآنِ حکیم سے لئے گئے ہیں' اور جن جملوں کے آخر میں علامت (ح) درج ہے ان کا انتخاب احادیث سے کیا گیا ہے۔

لَبَنٌ	دودھ	مَخَافَةٌ	خوف
فَرِيْضَةٌ	فرض	اِطَاعَةٌ	اطاعت
بَقَرٌ	گائے		

اردو میں ترجمہ کریں

۱۔ کِتٰبُ اللهِ ۲۔ نِعْمَةُ اللهِ ۳۔ طَلَبُ الْعِلْمِ
۴۔ لَحْمُ شَاةٍ ۵۔ لَبَنُ بَقَرٍ ۶۔ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ (ح)
۷۔ لَبَنُ الْبَقَرِ وَلَحْمُ الشَّاةِ طَيِّبَانِ ۸۔ عَالِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ
۹۔ رَسُوْلُ اللهِ ۱۰۔ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَ رَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ اللہ کا خوف ۲۔ اللہ کا عذاب ۳۔ ہاتھی کا سر
۴۔ کسی ہاتھی کا سر ۵۔ ایک کتاب کا سبق ۶۔ اللہ کا خوف نعمت ہے

۷۔ اللہ کا عذاب شدید ہے ۔ ۸۔ بے شک اللہ مشرقوں اور مغربوں کا رب ہے

۹۔ کسی مومن کی دُعا مقبول ہے ۔ ۱۰۔ رسول کی اطاعت اور والدین کی اطاعت

مُرکّبِ اضافی (حصہ دوم)

۱۵ : ۱ اب تک ہم نے کچھ سادہ مرکب اضافی کی مشق کر لی ہے۔ لیکن تمام مرکب اضافی اتنے سادہ نہیں ہوتے ہیں بلکہ بعض میں ایک سے زیادہ مضاف اور مضاف الیہ آتے ہیں۔ مثلاً اس جملہ پر غور کریں "وزیر کے مکان کا دروازہ"۔ اس میں دروازہ مضاف ہے جس کا مضاف الیہ مکان ہے لیکن مکان خود بھی مضاف ہے جس کا مضاف الیہ وزیر ہے۔ اب اس کا ترجمہ کرتے وقت یہ بات ذہن میں رکھیں کہ مرکّبِ توصیفی کی طرح مرکّبِ اضافی کا بھی الٹا ترجمہ کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے سب سے آخری لفظ "دروازہ" کا سب سے پہلے ترجمہ کرنا ہے اور یہ چونکہ مضاف ہے اس لئے اس پر نہ تو لام تعریف آ سکتا ہے اور نہ ہی تنوین۔ چنانچہ اس کا ترجمہ ہوگا "بَابُ" اس کے بعد درمیانی لفظ "مکان" کا ترجمہ کرنا ہے۔ یہ بَابُ کا مضاف الیہ ہے اس لئے حالتِ جر میں ہوگا۔ لیکن ساتھ ہی یہ وزیر کا مضاف بھی ہے اس لئے اس پر نہ تو لامِ تعریف داخل ہو سکتا ہے اور نہ ہی تنوین آ سکتی ہے۔ چنانچہ اس کا ترجمہ ہوگا "بَیْتِ"۔ اس طرح جملے کا ترجمہ ہوگا "بَابُ بَیْتِ الْوَزِیْرِ"۔

۱۵ : ۲ پیراگراف ۹:۲ میں ہم پڑھ آئے ہیں کہ غیر منصرف اسماء حالتِ جر میں زیر قبول نہیں کرتے اس قاعدے کا پہلا استثناء ہم نے پیراگراف ۵:۶ میں پڑھا کہ غیر منصرف اسم جب معرّف باللام ہو تو حالتِ جر میں زیر قبول کرتا ہے۔ اب دوسرا استثناء بھی سمجھ لیں، کوئی غیر منصرف اسم اگر مضاف ہو تو حالتِ جر میں زیر قبول کرتا ہے۔ جیسے "اَبْوَابُ مَسَاجِدِ اللّٰہِ" (اللہ کی مسجدوں کے دروازے)۔ اب دیکھیں مَسَاجِدُ غیر منصرف ہے۔ اس مثال میں وہ لفظ اللہ کا مضاف ہے اس لئے اس پر لامِ تعریف نہیں آ سکتا اور ابواب کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے اس نے زیر قبول کی۔

مشق نمبر-۱۴

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے مرکبات اور جملوں کا ترجمہ کریں۔

حِکْمَۃٌ	دانائی	صَیْدٌ	شکار
بَرٌّ	خشکی	بَحْرٌ	سمندر
مِرْاٰۃٌ	آئینہ	ظِلٌّ	سایہ
سَوْطٌ	کوڑا	ظَالِمٌ	ظالم
ضَوْءٌ	روشنی	طَعَامٌ	کھانا
زَھْرٌ	کوئی پھول	وَرْدٌ	گلاب
مٰلِكٌ	مالک	یَوْمُ الدِّیْنِ	بدلے کا دن
حُبٌّ	محبت	طَیِّبٌ	پاک
جَزَاءٌ	جزا۔ بدلہ	حَرْثٌ	کھیتی

اردو میں ترجمہ کریں

۱۔ بَابُ بَیْتِ غُلَامِ الْوَزِیْرِ ۔ ۲۔ طَالِبَاتُ مَدْرَسَۃِ الْبَلَدِ

۳۔ لَحْمُ صَیْدِ الْبَرِّ ۔ ۴۔ حَجُّ بَیْتِ اللّٰہِ

۵۔ رَأْسُ الْحِکْمَۃِ مَخَافَۃُ اللّٰہِ (ح) ۔ ۶۔ مُعَلِّمَاتُ مَدْرَسَۃِ الْبَلَدِ نِسَاءٌ مُسْلِمَاتٌ

۷۔ اَلْمُسْلِمُ مِرْاٰۃُ الْمُسْلِمِ (ح) ۔ ۸۔ اِنَّ السُّلْطَانَ الْعَادِلَ ظِلُّ اللّٰہِ (ح)

۹۔ نَصْرُ اللّٰہِ قَرِیْبٌ

۱۰۔ طَعَامُ فُقَرَاءِ الْمَسَاجِدِ طَیِّبٌ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ اللہ کے عذاب کا کوڑا

۲۔ اللہ کے دوستوں کی دُعا

۳۔ اللہ کے رسولؐ کی دُعا

۴۔ ایک سمندر کے شکار کا گوشت

۵۔ اللہ کے رسولؐ کی بیٹی کی دُعا

۶۔ دوزخ کے عذاب کا خوف

۷۔ ظالم بادشاہ اللہ کے عذاب کا کوڑا ہے

۸۔ لڑکے کا نام محمود ہے

۹۔ زمین اور آسمانوں کا نور

۱۰۔ پھول کی خوشبو اور گلاب کی خوشبو دونوں اچھی ہیں

۱۱۔ اللہ زمین اور آسمانوں کے غیب کا عالم ہے

۱۲۔ اللہ بدلے کے دن کا مالک ہے

۱۳۔ رسولؐ کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے

۱۴۔ اللہ کے بندوں کی نصیحت صدقہ ہے

۱۵۔ اللہ کی مسجدوں کے علماء نیک ہیں

۱۶۔ خواہشات کی محبت گمراہی ہے

۱۷۔ مومن کا دل اللہ کا گھر ہے

۱۸۔ اولاد اور مال کی محبت آزمائش ہیں

۱۹۔ مدرسہ کے استاد کی نصیحت ایک اچھی نصیحت ہے

۲۰۔ احسان کا بدلہ احسان ہے

۲۱۔ اچھی نصیحت آخرت کی کھیتی ہے

مُرکّبِ اضافی (حصہ سوم)

۱۶ : ۱ یہ بات ہم پڑھ چکے ہیں کہ مضاف پر تنوین اور لامِ تعریف نہیں آسکتے۔ اس کی وجہ سے ایک مسئلہ یہ پیدا ہوتا ہے کہ کسی مضاف کے نکرہ یا معرفہ ہونے کی پہچان کس طرح ہو۔ اس کا قاعدہ یہ ہے کہ کوئی اسم جب کسی معرفہ کی طرف مضاف ہو تو اسے معرفہ مانتے ہیں۔ مثلاً غُلَامُ الرَّجُلِ (مرد کا غلام)، یہاں غُلَامُ مضاف ہے اَلرَّجُلُ کی طرف جو کہ معرفہ ہے۔ اس لئے اس مثال میں غُلَامُ معرفہ مانا جائے گا۔ اب دوسری مثال دیکھئے۔ غُلَامُ رَجُلٍ یہاں غُلَامُ مضاف ہے رَجُلٍ کی طرف جو کہ نکرہ ہے۔ اس لئے اس مثال میں غُلَامُ نکرہ مانا جائے گا۔

۱۶ : ۲ مرکّبِ اضافی کا ایک قاعدہ یہ بھی ہے کہ مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان میں کوئی لفظ نہیں آتا۔ اس کی وجہ سے ایک مسئلہ اُس وقت پیدا ہوتا ہے جب مرکّبِ اضافی میں مضاف کی صفت بھی آرہی ہو مثلاً ''مرد کا نیک غلام''۔ اب اگر اس کا ترجمہ ہم اس طرح کریں کہ غُلَامُ الصَّالِحُ الرَّجُلِ تو قاعدہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اس لئے کہ مضاف غُلَامُ اور مضاف الیہ اَلرَّجُلِ کے درمیان صفت آگئی اس لئے یہ ترجمہ غلط ہے۔ چنانچہ قاعدے کو قائم رکھنے کے لئے طریقہ یہ ہے کہ مضاف کی صفت مرکبِ اضافی کے بعد لائی جائے۔ اس لئے اس کا صحیح ترجمہ ہوگا۔ غُلَامُ الرَّجُلِ الصَّالِحُ۔

۱۶ : ۳ ایسی مثالوں کے ترجمہ کا ایک آسان طریقہ یہ ہے کہ صفت یعنی ''نیک'' کو نظر انداز کرکے پہلے صرف مرکبِ اضافی یعنی ''مرد کا غلام'' کا ترجمہ کرلیں غُلَامُ الرَّجُلِ۔ اب اس کے آگے صفت لگائیں جو چاروں پہلوؤں سے غُلَامُ کے مطابق ہونی چاہیئے۔ اب نوٹ کریں کہ یہاں غُلَامُ مضاف ہے اَلرَّجُلِ کی طرف جو معرفہ ہے اس لئے غلام کو معرفہ مانا جائے گا۔ چنانچہ اس کی صفت صَالِحٌ نہیں بلکہ اَلصَّالِحُ آئے گی۔

۱۶ : ۴ دوسرا امکان یہ ہے کہ صفت مضاف الیہ کی آرہی ہو جیسے ''نیک مرد کا غلام''۔ اس صورت میں بھی صفت مضاف الیہ یعنی اَلرَّجُلِ کے بعد آئے گی اور چاروں پہلوؤں سے اَلرَّجُلِ کا اتباع کرے گی۔ چنانچہ اب ترجمہ ہوگا غُلَامُ الرَّجُلِ الصَّالِحِ۔ دونوں مثالوں کے فرق کو خوب اچھی طرح ذہن نشین کرلیجئے۔ دیکھئے! پہلی مثال میں اَلصَّالِحُ کی رفع بتارہی ہے کہ یہ غُلَامُ کی صفت ہے اور دوسری مثال میں اَلصَّالِحِ کی جر بتارہی ہے کہ یہ اَلرَّجُلِ کی صفت ہے۔

۱۶ : ۵ تیسرا امکان یہ ہے کہ مضاف اور مضاف الیہ دونوں کی صفت آرہی ہو جیسے ''نیک مرد کا نیک غلام''۔ ایسی صورت میں دونوں صفتیں مضاف الیہ یعنی اَلرَّجُلِ کے

بعد آئیں گی۔ پہلے مضاف الیہ کی صفت لائی جائے گی۔ چنانچہ اب ترجمہ ہوگا ''غُلَامُ الرَّجُلِ الصَّالِحِ الصَّالِحُ''۔ آیئے اب اس قاعدے کی کچھ مشق کرلیں۔

مشق نمبر-۱۵

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے مرکبات اور جملوں کا ترجمہ کریں۔

جَیِّدٌ	عمدہ	نَظِیْفٌ	صاف۔ ستھرا
اَحْمَرُ	سرخ	مُوْقَدَةٌ	بھڑکائی ہوئی
حَارَةٌ	محلّہ	تِلْمِیْذٌ (ج تَلَامِذَةٌ)	شاگرد
نَفِیْسٌ	پاکیزہ	مَشْهُوْرٌ	مشہور
لَوْنٌ	رنگ		
مَشْغُوْلٌ	مصروف۔مشغول		

اردو میں ترجمہ کریں

۱۔ وَلَدُ الْمُعَلِّمَةِ الصَّالِحُ
۲۔ وَلَدُ الْمُعَلِّمَةِ الصَّالِحَةِ
۳۔ وَلَدُ الْمُعَلِّمَةِ صَالِحٌ
۴۔ مُعَلِّمَةُ الْوَلَدِ صَالِحَةٌ
۵۔ غُلَامُ زَیْدٍ زَعْلَانٌ
۶۔ غُلَامُ زَیْدِ نِ الزَّعْلَانُ
۷۔ غُلَامُ زَیْدِ نِ الزَّعْلَانِ
۸۔ نَجَّارُ الْحَارَةِ الصَّادِقُ
۹۔ طِیْبُ الطَّعَامِ الطَّرِیِّ الْجَیِّدُ
۱۰۔ لَبَنُ الشَّاةِ الصَّغِیْرَةِ جَیِّدٌ
۱۱۔ لَوْنُ الْوَرْدِ اَحْمَرُ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ استاد کا نیک شاگرد
۲۔محنتی استاد کی شاگردہ
۳۔محنتی استاد کا شاگرد نیک ہے
۴۔محنتی استانی کا نیک شاگرد
۵۔ عذاب کا شدید کوڑا
۶۔ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ
۷۔دوزخ کا عذاب دردناک ہے
۸۔نیک مومن کا مطمئن دل
۹۔نیک مومنوں کے دل مطمئن ہیں
۱۰۔صاف ستھرے محلے کا محنتی نانبائی
۱۱۔ سرخ پھول کی عمدہ خوشبو
۱۲۔ گائے کا عمدہ گوشت
۱۳۔ بڑی بکری کا گوشت
۱۴۔ اللہ کی عظیم نعمت
۱۵۔ عظیم اللہ کی نعمت
۱۶۔ اللہ کی رحمت عظیم ہے

مرکّبِ اضافی (حصہ چہارم)

۱ : ۱۷ تثنیہ کے صیغوں یعنی ـِان اور ـَیْنِ اور جمع مذکّر سالم کے صیغوں یعنی ـُوْنَ اور ـِیْنَ کے آخر میں جو نون آتے ہیں انہیں نونِ اعرابی کہتے ہیں۔ مرکبِ اضافی کا چوتھا قاعدہ یہ ہے کہ جب کوئی اسم مذکورہ بالا صیغوں میں مضاف بن کر آتا ہے تو اس کا نونِ اعرابی گر جاتا ہے۔ مثلاً ہم کہتے ہیں ''مکان کے دونوں دروازے صاف ستھرے ہیں''۔ اس کا ترجمہ اس طرح ہونا چاہئے تھا ''بَابَانِ الْبَیْتِ نَظِیْفَانِ'' لیکن مذکورہ قاعدے کے تحت بَابَانِ کا نونِ اعرابی گر جائے گا۔ اس لئے ترجمہ ہوگا ''بَابَا الْبَیْتِ نَظِیْفَانِ''۔ اسی طرح ''بے شک مکان کے دونوں دروازے صاف ہیں'' کا ترجمہ ہونا چاہئے تھا ''اِنَّ بَابَیْنِ الْبَیْتِ نَظِیْفَانِ'' لیکن بَابَیْنِ کا نونِ اعرابی گرنے کی وجہ سے یہ

ہوگا اِنَّ بَابَیِ الْبَیْتِ نَظِیْفَانِ۔

۲ : ۱۷ اب ہم جمع مذکر سالم کی مثال پر اس قاعدہ کا اطلاق کر کے دیکھتے ہیں۔ مثلاً ہم کہتے ہیں ''مسجدوں کے مسلمان سچے ہیں۔'' اس کا ترجمہ ہونا چاہئے تھا ''مُسْلِمُوْنَ الْمَسَاجِدِ صَادِقُوْنَ لیکن مُسْلِمُوْنَ کا نونِ اعرابی گرنے سے یہ ہوگا مُسْلِمُوا الْمَسَاجِدِ صَادِقُوْنَ۔ اسی طرح اِنَّ مُسْلِمِیْنَ الْمَسَاجِدِ صَادِقُوْنَ کے بجائے اِنَّ مُسْلِمِی الْمَسَاجِدِ صَادِقُوْنَ ہوگا۔ اب ہم اس قاعدے کی بھی کچھ مشق کر لیتے ہیں۔

مشق نمبر-۱۶ (الف)

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے مرکبات اور جملوں کا ترجمہ کریں:

بَوَّابٌ		دربان	وَسِخٌ		میلا
جَبَلٌ	(ج جِبَالٌ)	پہاڑ	جُنْدٌ	(ج جُنُوْدٌ)	لشکر
رُمْحٌ	(ج رِمَاحٌ)	نیزا	جَرِیٌّ		بہادر
وَجْهٌ	(ج وُجُوْهٌ)	چہرہ	بَاسِرٌ		خوف سے بگڑا ہوا
عِنْدَ	(یہ ہمیشہ مضاف آتا ہے)	پاس			

اردو میں ترجمہ کریں

۱۔ هُمَا بَوَّابَانِ صَالِحَانِ
۲۔ هُمَا بَوَّابَا الْقَصْرِ
۳۔ اَ بَوَّابَا الْقَصْرِ صَالِحَانِ؟
۴۔ اِنَّ بَوَّابَیِ الْقَصْرِ صَالِحَانِ
۵۔ یَدَانِ نَظِیْفَتَانِ وَ رِجْلَانِ وَسِخَتَانِ
۶۔ یَدَا طِفْلَةِ زَیْدٍ وَسِخَتَانِ
۷۔ رِجْلَا طِفْلِ الْمُعَلِّمَةِ الصَّغِیْرِ نَظِیْفَتَانِ
۸۔ رُؤُوْسُ الْجِبَالِ الْجَمِیْلَةُ
۹۔ اَمُعَلِّمُو الْمَدْرَسَةِ مُجْتَهِدُوْنَ؟
۱۰۔ اِنَّ مُعَلِّمِی الْمَدْرَسَةِ مُجْتَهِدُوْنَ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ وہ دونوں بہادر لشکر ہیں
۲۔ دونوں بادشاہوں کے لشکر بہادر ہیں
۳۔ دونوں لشکروں کے طویل نیزے
۴۔ کچھ بگڑے ہوئے چہرے
۵۔ کیا دو مردوں کے چہرے بگڑے ہوئے ہیں؟
۶۔ بے شک دونوں مردوں کے چہرے بگڑے ہوئے ہیں
۷۔ کیا زید کی دونوں کتابیں مشکل ہیں؟
۸۔ بے شک زید کی دونوں کتابیں مشکل ہیں
۹۔ زید کی مشکل کتابیں (جمع) محمود کے پاس ہیں
۱۰۔ وہ (جمع) نیک مومن ہیں
۱۱۔ محلّہ کے مومن (جمع) نیک ہیں
۱۲۔ محلّہ کے نیک مومن (جمع)
۱۳۔ کیا محلّہ کے مومن (جمع) نیک ہیں
۱۴۔ یقیناً محلّہ کے مومن (جمع) نیک ہیں
۱۵۔ وہ (جمع) مدرسہ کی استانیاں ہیں
۱۶۔ بے شک شہر کے مدرسہ کی استانیاں نیک ہیں
۱۷۔ وہ مدرسہ کے اساتذہ ہیں
۱۸۔ کیا مدرسہ کے اساتذہ تھکے ہوئے ہیں؟
۱۹۔ جی نہیں! بلکہ وہ سُست ہیں

۲۰۔ چھوٹی بکری کا گوشت اور گائے کا تازہ دودھ بہت ہی عمدہ ہیں

۲۱۔حامد اور محمود خوشدل لڑکے ہیں اور وہ عالم زید کے شاگرد ہیں

۲۲۔ فاطمہ اور زینب محنتی شاگرد ہیں اور نیک استانی کی بیٹیاں ہیں

۲۳۔زید کے خوشدل غلام (جمع) بہت محنتی ہیں

۲۴۔محلے کے خوش دل درزی (جمع) بہت نیک ہیں

۲۵۔ صاف ستھرے محلے کے دونوں نانبائی مشغول ہیں اور وہ دونوں بہت سچے ہیں۔

مشق نمبر-۱۶(ب)

اب تک مرکبِ اضافی کے جتنے قواعد آپ کو بتائے گئے ہیں ان سب کو یکجا کر کے لکھیں اور انہیں زبانی یاد کریں۔

مُرکّبِ اضافی (حصہ پنجم)

<u>۱ : ۱۸</u> سبق نمبر۱۳ جملۂ اسمیہ (ضمائر) میں ہم نے ضمیروں کے استعمال کی ضرورت اور افادیت کو سمجھنے کے ساتھ ان کا استعمال بھی سمجھ لیا تھا۔اب ان سے کچھ مختلف ضمیروں کا استعمال ہم نے اس سبق میں سیکھنا ہے۔اس کے لئے اس جملہ پر غور کریں ''وزیر کا مکان اور وزیر کا باغ''۔اس جملہ میں اسم ''وزیر'' کی تکرار بُری لگتی ہے' اس لئے اس بات کی ادائیگی کا بہتر انداز یہ ہے ''وزیر کا مکان اور اس کا باغ''۔اسی طرح ہم کہتے ہیں ''بچی کی استانی اور اس کا اسکول''۔عربی میں ایسے مقامات پر جو ضمیریں استعمال ہوتی ہیں ان میں بھی غائب' مخاطب اور متکلم کے علاوہ جنس اور عدد کے تمام صیغوں کا فرق نسبتاً زیادہ واضح ہے۔اب ان ضمیروں کو یاد کریں۔

<u>۲ : ۱۸</u>

ضمائر مجرورہ متّصلہ

		واحد	تثنیہ	جمع
	مذکّر	هٗ – هُ	هُمَا	هُمْ
غائب		اس (ایک مرد) کا	ان (دو مردوں) کا	ان (سب مردوں) کا
	مؤنّث	هَا	هُمَا	هُنَّ
		اس (ایک عورت) کا	ان (دو عورتوں) کا	ان (سب عورتوں) کا
	مذکّر	كَ	كُمَا	كُمْ
مخاطب		تیرا (ایک مرد)	تم دونوں (مردوں) کا	تم سب (مردوں) کا
	مؤنّث	كِ	كُمَا	كُنَّ
		تیرا (ایک عورت)	تم دونوں (عورتوں) کا	تم (سب عورتوں) کا
متکلم	مذکّر و مؤنّث	ی	نَا	نَا
		میرا	ہمارا	ہمارا

<u>۳ : ۱۸</u> ان ضمیروں کا استعمال سمجھنے کے لئے اوپر دی گئی مثالوں کا ترجمہ کریں۔پہلے جملہ کا ترجمہ ہوگا بَيْتُ الْوَزِيْرِ وَبُسْتَانُهٗ۔اور دوسرے جملہ کا ترجمہ ہوگا مُعَلِّمَةُ الطِّفْلَةِ وَمَدْرَسَتُهَا۔اب ان مثالوں پر ایک مرتبہ پھر غور کریں۔دیکھیں بُسْتَانُهٗ (اس کا باغ) اصل میں تھا ''وزیر کا باغ''۔اس سے معلوم ہوا کہ یہاں هٗ کی ضمیر وزیر کے لئے آئی ہے جو اس جملہ میں مضاف الیہ ہے۔اسی طرح مَدْرَسَتُهَا (اس کا مدرسہ) اصل میں تھا ''بچی کا مدرسہ''۔چنانچہ یہاں هَا کی ضمیر بچی کے لئے آئی ہے اور وہ بھی

مضاف الیہ ہے۔اس طرح معلوم ہوا کہ یہ ضمیریں زیادہ تر مضاف الیہ بن کر آتی ہیں اور مضاف الیہ چونکہ ہمیشہ حالتِ جر میں ہوتا ہے اس لئے ان ضمائر کو حالتِ جر میں فرض کر لیا گیا ہے۔یہی وجہ ہے کہ ان کا نام ضمائرِ مجرورہ ہے۔

۱۸ : ۴ دوسری بات یہ سمجھ لیں کہ یہ ضمیریں زیادہ تر اپنے مضاف کے ساتھ ملا کر لکھی جاتی ہیں۔جیسے رَبُّـهٗ (اس کا رب) رَبُّكَ (تیرا رب)، رَبِّی (میرا رب)، رَبُّنَا (ہمارا رب) وغیرہ۔یہی وجہ ہے کہ ان کا نام ضمائرِ متصلہ بھی ہے۔

۱۸ : ۵ ایک بات اور ذہن نشین کر لیں۔اَبٌ (باپ)، اَخٌ (بھائی)، فَـمٌ (منہ)، ذُوْ (والا۔صاحب) یہ الفاظ جب مضاف بن کر آتے ہیں تو مختلف اعرابی حالتوں میں ان کی صورتیں مندرجہ ذیل ہوں گی:

رفع	نصب	جر
اَبُوْ	اَبَا	اَبِیْ
اَخُوْ	اَخَا	اَخِیْ
فُوْ	فَا	فِیْ
ذُوْ	ذَا	ذِیْ

مثلاً اَبُوْهُ عَالِمٌ (اس کا باپ عالم ہے)۔اِنَّ اَبَاهُ عَالِمٌ (بیشک اس کا باپ عالم ہے)، كِتَابُ اَخِيْكَ جَدِيْدٌ (تیرے بھائی کی کتاب نئی ہے)۔اس ضمن میں دو باتیں اور یاد کر لیں۔اوّل یہ کہ یہ الفاظ اگر واحد متکلم کی ضمیر یعنی ''ی'' کی طرف مضاف ہوں تو تینوں اعرابی حالت میں ان کی ایک ہی صورت ہوتی ہے یعنی اَبِیْ (میرا باپ)۔اَخِیْ (میرا بھائی)۔فَـمِیْ (میرا منہ)۔اسی لئے کہتے ہیں کہ یائے متکلم اپنے مضاف کی رفع، نصب کھا جاتی ہے۔دوم یہ کہ لفظ ذُو ضمیر کی طرف مضاف نہیں ہوتا بلکہ اسمِ ظاہر کی طرف ہوتا ہے۔مثلاً ذُوْ مَالٍ (صاحبِ مال۔مال والا) ذَا مَالٍ۔ذِیْ مَالٍ۔

۱۸ : ۶ کسی مرکبِ اضافی پر جب حرفِ ندا داخل ہوتا ہے تو وہ معنوی تبدیلی کے ساتھ اعرابی تبدیلی بھی لاتا ہے۔اس بات کو سمجھنے کے لئے مناسب ہے کہ پہلے ہم حرفِ ندا اور منادیٰ کے متعلق چند باتیں سمجھ لیں۔ہر زبان میں کسی کو پکارنے کے لئے کچھ الفاظ مخصوص ہوتے ہیں۔انہیں حرفِ ندا کہتے ہیں اور جس کو پکارا جائے اسے منادیٰ کہتے ہیں۔جیسے اردو میں ہم کہتے ہیں ''اے بھائی''، ''اے لڑکے''، اس میں ''اے'' حرفِ ندا ہے جبکہ ''بھائی'' اور ''لڑکے'' منادیٰ ہیں۔عربی میں زیادہ تر ''یا'' حرفِ ندا کے لئے استعمال ہوتا ہے اور منادیٰ کی مختلف قسمیں ہیں جن کے اپنے قواعد ہیں۔اس وقت ہم اپنی بات کو منادیٰ کی تین قسموں تک محدود رکھیں گے۔

۱۸ : ۷ ایک صورت یہ ہے کہ منادیٰ مفرد لفظ ہو جیسے زَیْـدٌ یا رَجُـلٌ۔اس پر جب حرفِ ندا داخل ہوتا ہے تو اسے حالتِ رفع میں ہی رکھتا ہے لیکن تنوین ختم کر دیتا ہے۔چنانچہ یہ ہو جائے گا یَا زَیْدُ (اے زید)، یَا رَجُلُ (اے مرد)۔

۱۸ : ۸ دوسری صورت یہ ہے کہ منادیٰ معرّف باللّام ہو جیسے اَلرَّجُلُ یا اَلطِّفْلَةُ ان پر جب حرفِ ندا داخل ہوتا ہے تو مذکر کے ساتھ اَیُّهَا اور مؤنث کے ساتھ اَیَّتُهَا کا اضافہ کیا جاتا ہے۔جیسے یَا اَیُّهَا الرَّجُلُ (اے مرد)، یَا اَیَّتُهَا الطِّفْلَةُ (اے بچی)۔

۱۸ : ۹ تیسری صورت یہ ہے کہ منادیٰ مرکبِ اضافی ہو۔جیسے عَبْدُ اللّٰہِ، عَبْدُ الرَّحْمٰنِ۔ان پر جب حرفِ ندا داخل ہوتا ہے تو مضاف کو نصب دیتا ہے۔جیسے یَا عَبْدَ اللّٰہِ، یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ۔بعض اوقات حرفِ ندا ''یا'' کے بغیر صرف عَبْدَ الرَّحْمٰنِ آتا ہے تب بھی اسے منادیٰ مانا جاتا ہے۔یہ اسلوب اردو میں بھی موجود ہے۔اکثر ہم لفظ ''اے'' کے بغیر صرف ''عبد الرَّحمٰن۔ن۔ن'' کو ذرا کھینچ کر بولتے ہیں تو سننے والے سمجھ جاتے ہیں کہ اسے پکارا گیا ہے۔اسی طرح عربی میں یَا کے بغیر عَبْدَ الرَّحْمٰن نصب کے ساتھ ہو تو اسے منادیٰ سمجھا جاتا ہے۔اسی لئے رَبَّنَا کا ترجمہ ہے ''اے ہمارے رب''۔

مشق نمبر-۱۷

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں اور ان کے نیچے دیئے ہوئے جملوں کا ترجمہ کریں۔

سَیِّدٌ	سردار۔آقا	مُسْرِفٌ	فضول خرچ
خَصْمٌ / خَصِمٌ	جھگڑالو	فَوْقَ (ہمیشہ مضاف آتا ہے)	اوپر
قَاهِرٌ	زبردست	تَحْتَ (مضاف آتا ہے)	نیچے
هُدًى	ہدایت	مَا (استفہامیہ)	کیا؟
لِسَانٌ	زبان	نُسُكٌ	عبادت۔ قربانی
مِنْضَدَةٌ	میز	اُمٌّ	ماں

اردو میں ترجمہ کریں

۱۔ یَا اَیُّهَا الرَّجُلُ! مَا اسْمُكَ؟

۲۔ یَا سَیِّدِیْ! اِسْمِیْ عَبْدُ اللهِ

۳۔ یَا عَبْدَ اللهِ! هَلْ اَنْتَ خَیَّاطٌ اَوْ نَجَّارٌ

۴۔ مَا اَنَا خَیَّاطًا اَوْ نَجَّارًا یَا سَیِّدِیْ! بَلْ اَنَا بَوَّابٌ

۵۔ یَا اُسْتَاذُ! دُرُوْسُ كِتَابِ الْعَرَبِیِّ سَهْلَةٌ جِدًّا

۶۔ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ (ح)

۷۔ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ

۸۔ اَللهُ رَبُّنَا

۹۔ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ

۱۰۔ اَلْقُرْاٰنُ كِتَابُكُمْ وَكِتَابُنَا

۱۱۔ اَللهُ عَالِمُ الْغَیْبِ وَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ

۱۲۔ هُدَى اللهِ هُوَ الْهُدٰى

۱۳۔ اُمُّهٗ صِدِّیْقَةٌ

۱۴۔ عِنْدَنَا كِتَابٌ حَفِیْظٌ

۱۵۔ اَلْكِتَابُ فَوْقَ الْمِنْضَدَةِ

۱۶۔ كِتَابِیْ فَوْقَ مِنْضَدَتِكَ

۱۷۔ رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

۱۸۔ اِنَّ اللهَ رَبِّیْ وَ رَبُّكُمْ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔عبدالرحمن! کیا تمہارے پاس قیامت کا علم ہے؟

۲۔نہیں میرے آقا! بلکہ وہ اللہ کے پاس ہے اور اس کے پاس الکتاب کا علم ہے؟

۳۔اے لڑکے! اس (مؤنث) کا نام کیا ہے؟

۴۔ اس کا نام فاطمہ ہے

۵۔کیا وہ تیری استانی ہے؟

۶۔جی نہیں! بلکہ وہ میری ماں ہے

۷۔کیا تیری ماں عالمہ نہیں ہے؟

۸۔کیوں نہیں میرے جناب! وہ عالمہ ہے اور اس کا علم بہت ہی نافع ہے

۹۔کیا تیرے مدرسہ کے اساتذہ بیٹھے ہیں؟

۱۰۔جی نہیں! میرے مدرسہ کے اساتذہ بیٹھے نہیں ہیں بلکہ وہ مصروف ہیں

۱۱۔بے شک میری نماز اور میری قربانی اللہ کی دو بڑی نعمتیں ہیں

۱۲۔کیا تمہارا رب غفور ہے؟

۱۳۔ بے شک ہمارا رب رحیم غفور ہے۔ ۱۴۔استاد اور استانی کا بچہ اور ان کی بچی بیٹھے ہیں

۱۵۔زینب کے دونوں ہاتھ صاف ہیں اور اس کے دونوں پیر میلے ہیں

۱۶۔ فاطمہ کے پاس ایک خوبصورت قلم ہے اور تمہارے (جمع مؤنّث) پاس کچھ نافع کتابیں ہیں

۱۷۔تمہاری زبان عربی ہے اور ہماری زبان ہندی ہے ۱۸۔آسمان سروں کے اوپر ہے

۱۹۔آسمان میرے سر کے اوپر ہے ۲۰۔میرا قلم کتاب کے نیچے ہے ۲۱۔ہماری کتابیں استاد کی میز کے نیچے ہیں

مرکّبِ جاری

۱ : ۱۹ عربی میں کچھ حروف ایسے ہیں کہ جب وہ کسی اسم پر داخل ہوتے ہیں تو اسے حالتِ جر میں لے آتے ہیں۔ان میں سے ایک حرف ''مِنْ'' ہے جس کے معنی ہیں ''سے'' یہ جب ''اَلْمَسْجِدُ'' پر داخل ہوگا تو ہم ''مِنَ الْمَسْجِدِ'' (مسجد سے) کہیں گے۔ایسے حرف کو حرفِ جارّ کہتے ہیں اور ان کے کسی اسم پر داخل ہونے سے جو مرکب وجود میں آتا ہے اسے مرکب جاری کہتے ہیں۔چنانچہ مذکورہ مثال میں ''مِنْ'' حرفِ جار ہے اور ''مِنَ الْمَسْجِدِ'' مرکب جاری ہے۔

۲ : ۱۹ آپ پڑھ چکے ہیں کہ صفت وموصوف مل کر مرکب توصیفی اور مضاف ومضاف الیہ مل کر مرکبِ اضافی بنتا ہے۔اسی طرح مرکب جاری میں حرفِ جار کو ''جار'' کہتے ہیں اور جس اسم پر یہ حرف داخل ہوا سے مجرور کہتے ہیں۔چنانچہ جارومجرور مل کر مرکب جاری بنتا ہے۔

۳ : ۱۹ اس سبق میں ہم مرکب جاری کے کوئی نئے قواعد نہیں پڑھیں گے بلکہ حروفِ جارّہ کے معنی یاد کریں گے اور ان کی مشق کریں گے۔مشق کرتے وقت صرف یہ اصول یاد رکھیں کہ کوئی حرفِ جار جب کسی اسم پر داخل کریں تو اسے حالتِ جر میں لے آئیں۔اس کے علاوہ گذشتہ اسباق میں اب تک آپ جو قواعد پڑھ چکے ہیں انہیں ذہن میں تازہ کرلیں کیونکہ مرکب جاری کی مشق کرتے وقت ان میں سے کسی کے اطلاق کی ضرورت پڑسکتی ہے۔

۴ : ۱۹ مندرجہ ذیل حروف جارّہ کے معانی یاد کریں:-

حروف	معنی	مثالیں
بِ	میں۔سے۔کو۔ساتھ	بِرَجُلٍ (ایک مرد کے ساتھ) بِالْقَلَمِ (قلم سے)
فِیْ	میں	فِیْ بَیْتٍ (کسی گھر میں) فِی الْبُسْتَانِ (باغ میں)
عَلٰی	پر	عَلٰی جَبَلٍ (ایک پہاڑ پر) عَلَی الْعَرْشِ (عرش پر)
اِلٰی	کی طرف۔تک	اِلٰی بَلَدٍ (کسی شہر کی طرف) اِلَی الْمَدْرَسَةِ (مدرسہ تک)
مِنْ	سے	مِنْ زَیْدٍ (زید سے) مِنَ الْمَسْجِدِ (مسجد سے)
لِ	کے واسطے۔کو۔کے	لِزَیْدٍ (زید کے واسطے)
كَ	مانند۔جیسا	كَرَجُلٍ (کسی مرد کی مانند) كَالْاَسَدِ (شیر کے جیسا)
عَنْ	کی طرف سے	عَنْ زَیْدٍ (زید کی طرف سے)

۵ : ۱۹ حرفِ جار ''لِ'' کے متعلق ایک بات ذہن نشین کرلیں۔یہ صرف جب کسی معرّف باللّام پر داخل ہوتا ہے تو اس کا ہمزۃ الوصل لکھنے میں بھی گر جاتا ہے۔مثلاً اَلْمُتَّقُوْنَ (متقی لوگ) پر جب لِ داخل ہوگا تو اسے لِالْمُتَّقِیْنَ لکھنا غلط ہوگا بلکہ اسے لِلْمُتَّقِیْنَ (متقی لوگوں کے لئے) لکھا جائے گا۔اسی طرح اَلرِّجَالُ سے لِلرِّجَالِ اور اَللّٰہُ سے لِلّٰہِ ہوگا۔

مشق نمبر ۱۸

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں:

حَدِيْقَةٌ	باغ	تُرَابٌ	مٹی
لِسَانٌ	زبان	ظُلْمَةٌ	اندھیرا
بِرٌّ	نیکی	بَرٌّ	خشکی
يَمِيْنٌ	داہنے طرف	شِمَالٌ	بائیں طرف
اِطَاعَةٌ	فرمانبرداری	خِزْیٌ	رسوائی
مَعَ (مضاف آتا ہے)	ساتھ	ظِلٌّ	سایہ

اردو میں ترجمہ کریں

۱۔ فِیْ حَدِيْقَةٍ	۲۔ فِی الْحَدِيْقَةِ	۳۔ مِنْ تُرَابٍ
۴۔ مِنَ التُّرَابِ	۵۔ مِنْ بَيْتٍ	۶۔ مِنَ الْبَيْتِ
۷۔ بِلِسَانٍ	۸۔ بِالْوَالِدَيْنِ	۹۔ عَلٰی صِرَاطٍ
۱۰۔ عَلَی اللّٰهِ	۱۱۔ اِلَی الْمَسْجِدِ	۱۲۔ اِلٰی مَسْجِدٍ
۱۳۔ لِعُرُوْسٍ	۱۴۔ لِلْعُرُوْسِ	۱۵۔ كَشَجَرَةٍ
۱۶۔ كَظُلُمٰتٍ	۱۷۔ مِنْكَ	۱۸۔ لَكَ
۱۹۔ لِیْ	۲۰۔ مِنِّیْ	۲۱۔ اِلَيْكَ
۲۲۔ اِلَیَّ	۲۳۔ بِكَ	۲۴۔ بِیْ
۲۵۔ عَلَيْكَ	۲۶۔ عَلَیَّ	۲۷۔ عَلَيْنَا

مشق نمبر ۱۸

اردو میں ترجمہ کریں

۱۔ بِسْمِ اللّٰهِ ۲۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

۳۔ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ لا ۔عَلَی الْقَوْمِ الْفَاسِقِيْنَ

ج ۔غَضَبٌ عَلٰی غَضَبٍ ج ۔ عَلَی الْبِرِّ

ُ ۔ مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ُ ۔اَلْمُحْسِنُ قَرِيْبٌ مِّنَ الْخَيْرِ وَبَعِيْدٌ مِّنَ الشَّرِّ

ع ۔ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ (ح)

۱۰۔ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۱۱۔ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَ عَلٰی سَمْعِهِمْ وَعَلٰی اَبْصَارِهِمْ

۱۲۔ لَهُمْ فِی الدُّنْيَا خِزْیٌ وَّلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ

۱۳۔ هُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ وَلَنَا اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ

۱۴۔ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔قیامت کے دن تک
۲۔اندھیروں سے نور کی طرف
۳۔ایک نور پر ایک نور
۴۔داہنے اور بائیں طرف سے
۵۔جنت متقی لوگوں کے لئے ہے
۶۔بے شک تیرے رب کی رحمت مومنوں سے قریب ہے اور کافروں سے دور ہے
۷۔بے شک عادل سلطان زمین میں اللہ کا سایہ ہے
۸۔بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے
۹۔ اللہ اور رسول کے واسطے
۱۰۔اللہ کی فرمانبرداری، رسول کی فرمانبرداری میں ہے
۱۱۔ یقیناً اللہ کافروں کے واسطے دشمن ہے
۱۲۔کافروں پر اللہ کی لعنت ہے
۱۳۔تم لوگوں کے واسطے قصاص میں حیات ہے
۱۴۔ یقیناً اللہ صابروں کے ساتھ ہے

مرکبِ اشاری (حصہ اوّل)

۲۰ : ۱ ہر زبان میں کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لئے کچھ الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے اردو میں 'یہ - وہ - اِس - اُس' وغیرہ ہیں۔ عربی میں ایسے الفاظ کو اسماء الاشارہ کہتے ہیں۔ اسماء اشارہ دو طرح کے ہوتے ہیں۔ (i) قریب کے لئے جیسے اردو میں 'یہ' اور 'اِس' ہیں۔ (ii) بعید کے لئے جیسے اردو میں 'وہ' اور 'اُس' ہیں۔

۲۰ : ۲ اشارہ قریب اور اشارہ بعید کے لئے استعمال ہونے والے عربی اسماء یہاں دیئے جا رہے ہیں۔ پہلے آپ انہیں یاد کر لیں۔ پھر ہم ان کے کچھ قواعد پڑھیں گے اور مشق کریں گے۔

اشارہ قریب

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکّر	هٰذَا (یہ ایک مرد)	هٰذَانِ (حالت رفع) هٰذَيْنِ (حالت نصب وجر) (یہ دو مرد)	هٰٓؤُلَاءِ (یہ بہت سے مرد) یا (یہ بہت سی عورتیں)
مؤنّث	هٰذِهٖ (یہ ایک عورت)	هَاتَانِ (حالت رفع) هَاتَيْنِ (حالت نصب وجر) (یہ دو عورتیں)	

اشارہ بعید

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکّر	ذٰلِكَ (وہ ایک مرد)	ذَانِكَ (حالت رفع) ذَيْنِكَ (حالت نصب وجر) (وہ دو مرد)	اُولٰٓئِكَ (وہ بہت سے مرد) یا (وہ بہت سی عورتیں)
مؤنّث	تِلْكَ (وہ ایک عورت)	تَانِكَ (حالتِ رفع) تَيْنِكَ (حالتِ نصب وجر) (وہ دو عورتیں)	

۲۰ : ۳ امید ہے کہ اوپر دیئے ہوئے اسماء اشارہ میں آپ نے یہ بات نوٹ کر لی ہوگی کہ تثنیہ کے علاوہ بقیہ صیغوں میں یعنی واحد اور جمع میں تمام اسماء اشارہ مبنی ہیں۔ اسی طرح اب پیراگراف (iii) ۵:۴ میں پڑھا ہوا یہ سبق بھی دوبارہ ذہن نشین کر لیں کہ تمام اسماءِ اشارہ معرفہ ہوتے ہیں۔

۲۰ : ۴ اسم اشارہ کے ذریعہ جس چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے اسے مشارٌ الیہ کہتے ہیں۔ جیسے ہم کہتے ہیں "یہ کتاب" اس میں کتاب کی طرف اشارہ کیا گیا ہے تو "کتاب" مشارٌ الیہ ہے اور "یہ" اسم اشارہ ہے۔ اس طرح اشارہ و مشارٌ الیہ مل کر مرکبِ اشاری بنتا ہے۔

۲۰ : ۵ عربی میں مشارٌ الیہ عموماً معرف باللّام ہوتا ہے، جیسے هٰذَا الْكِتَابُ (یہ کتاب) یہاں یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ هٰذَا معرفہ ہے اور الکتاب معرف باللّام ہے اور مشارٌ الیہ معرف باللّام ہوتا ہے۔ اس لئے هٰذَا الْكِتَابُ کو مرکب اشاری مان کر ترجمہ کیا گیا "یہ کتاب"۔

۲۰ : ۶ یہ بات نوٹ کر لیں کہ اسم اشارہ کے بعد والا اسم اگر نکرہ ہو تو اسے مرکب اشاری نہیں بلکہ جملہ اسمیہ مانیں گے۔ چنانچہ "هٰذَا كِتَابٌ" کا ترجمہ ہوگا "یہ ایک کتاب ہے"۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ هٰذَا معرفہ ہے اور مبتدا عموماً معرفہ ہوتا ہے کِتَابٌ نکرہ ہے اور خبر عموماً نکرہ ہوتی ہے اس لئے "هٰذَا كِتَابٌ" کو جملہ اسمیہ مان کر اس کا

ترجمہ کیا گیا ''یہ ایک کتاب ہے''۔ اسی طرح تِلْكَ الطِّفْلَةُ مرکب اشاری ہے۔ اس کا ترجمہ ہوگا ''وہ بچی'' اور تِلْكَ طِفْلَةٌ جملہ اسمیہ ہے اس کا ترجمہ ہوگا ''وہ ایک بچی ہے۔'' مرکب اشاری کے کچھ اور قواعد بھی ہیں جن کو ہم آئندہ اسباق میں سمجھیں گے۔ فی الحال ضروری ہے کہ مرکب اشاری اور جملہ اسمیہ کے فرق کو ذہن نشین کرنے کے لئے ہم کچھ مشق کر لیں۔

مشق نمبر-۱۹

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں:۔

اُمَّةٌ	امّت	فَاكِهَةٌ (ج فَوَاكِهُ)	پھل
سَيَّارَةٌ	موٹر کار	صُوْرَةٌ	تصویر
عُصْفُوْرٌ	چڑیا	دَرَّاجَةٌ	سائیکل
سَبُّوْرَةٌ	بلیک بورڈ	شُبَّاكٌ۔نَافِذَةٌ	کھڑکی

اردو میں ترجمہ کریں

۱۔ هٰذَا الصِّرَاطُ ۲۔ هٰذَا صِرَاطٌ ۳۔ تِلْكَ الْاُمَّةُ

۴۔ تِلْكَ اُمَّةٌ ۵۔ هٰذِهِ فَاكِهَةٌ ۶۔ هٰذَانِ رَجُلَانِ

۷۔ هٰذَانِ الرَّجُلَانِ ۸۔ هٰذِهِ الْاَقْلَامُ ۹۔ تِلْكَ كُتُبٌ

۱۰۔ ذَانِكَ دَرْسَانِ ۱۱۔ هٰذَانِ الدَّرْسَانِ ۱۲۔ هَاتَانِ النَّافِذَتَانِ

۱۳۔ هٰذَانِ شُبَّاكَانِ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ وہ قلم ۲۔ یہ دو قلم ہیں ۳۔ وہ ایک موٹر کار ہے

۴۔ یہ موٹر کار ۵۔ یہ تصویر ۶۔ یہ دو استانیاں

۷۔ وہ کچھ استانیاں ہیں ۸۔ یہ ایک کھڑکی ہے ۹۔ یہ ایک چڑیا ہے

۱۰۔ وہ چڑیا ۱۱۔ یہ سائیکل ۱۲۔ وہ ایک بلیک بورڈ ہے

۱۳۔ یہ موٹر کاریں ۱۴۔ وہ کچھ موٹر کاریں ہیں ۱۵۔ یہ کچھ پھل ہیں

۱۶۔ وہ دو پھل

مرکب اشاری (حصہ دوم)

۲۱ : ۱ پچھلے سبق میں ہم نے دیکھا کہ اسم اشارہ کے بعد آنے والا اسم اگر **معرف باللّام** ہوتا ہے تو وہ اس کا مشار الیہ ہوتا ہے اور اگر نکرہ ہوتا ہے تو اس کی خبر ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں گذشتہ سبق میں ہم نے جو مشق کی ہے اس کی ایک خاص بات یہ تھی کہ اسم اشارہ کے بعد آنے والے تمام اسماء مفرد تھے مثلاً هٰذَا الصِّرَاطُ اور هٰذَا صِرَاطٌ میں صِرَاطٌ مفرد اسم ہے۔ اب یہ سمجھ لیں کہ ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا ہے۔

۲۱ : ۲ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اسم اشارہ کے بعد آنے والا مشارٌ الیہ یا خبر اسم مفرد کے بجائے کوئی مرکب ہوتا ہے۔ مثلاً ''یہ مرد'' کہنے کے بجائے اگر ہم کہیں ''یہ سچا مرد'' تو یہاں ''سچا مرد'' مرکب توصیفی ہے اور اسم اشارہ ''یہ'' کا مشارٌ الیہ ہے۔ اسی کو عربی میں ہم کہیں گے هٰذَا الرَّجُلُ الصَّادِقُ۔ اب یہاں الرَّجُلُ الصَّادِقُ

مرکب توصیفی ہے اور ھٰذَا کا مشارٌ الیہ ہونے کی وجہ سے معرف باللّام ہے۔

۲۱ : ۳ اوپر دی گئی مثال میں مرکب توصیفی اگر نکرہ ہو جائے یعنی رَجُلٌ صَادِقٌ ہو جائے تو اب یہ ھٰذَا کا مشار الیہ نہیں ہو سکتا بلکہ نکرہ ہونے کی وجہ سے ھٰذَا کی خبر بنے گا۔ یہی وجہ ہے کہ ھٰذَا رَجُلٌ صَادِقٌ کا ترجمہ ہوگا ''یہ ایک سچا مرد ہے۔''

۲۱ : ۴ اب تک ہم نے دیکھا ہے کہ اسمِ اشارہ کے بعد آنے والا اسم مفرد یا مرکب توصیفی اگر نکرہ ہو تو وہ خبر ہوتا ہے اور اسم اشارہ مبتدا ہوتا ہے۔ مثلاً تِلْكَ طِفْلَةٌ میں تِلْكَ مبتدا ہے۔ اب یہ بات سمجھ لیں کہ کبھی تو مفرد اسم اشارہ مبتدا بن کر آتا ہے جیسے اوپر کی مثال میں تِلْكَ ہے' اور کبھی پورا مرکب اشاری مبتدا بن کر آتا ہے جیسے تِلْكَ الطِّفْلَةُ جَمِيْلَةٌ۔ اس میں دیکھیں تِلْكَ الطِّفْلَةُ مرکب اشاری ہے اور مبتدا ہے۔ اس کے آگے جَمِيْلَةٌ اس کی خبر نکرہ آ رہی ہے۔ اس لئے اس کا ترجمہ ہوگا ''وہ بچی خوبصورت ہے'' اسی طرح ھٰذَا الرَّجُلُ الصَّادِقُ جَمِيْلٌ کا ترجمہ ہوگا۔ ''یہ سچا مرد خوبصورت ہے۔''

۲۱ : ۵ ایک بات یہ بھی ذہن نشین کر لیں کہ مشارٌ اِلَيْہ اگر غیر عاقل کی جمع مکسر ہو تو اسم اشارہ عموماً واحد مؤنث آتا ہے مثلاً تِلْكَ الْكُتُبُ (وہ کتابیں)۔ اسی طرح اگر اسم اشارہ مبتدا ہو اور خبر غیر عاقل کی جمع مکسر ہو تو تب بھی اسم اشارہ عموماً واحد مؤنث آئے گا۔ مثلاً هٰذِهٖ كُتُبٌ (یہ کتابیں ہیں)۔

مشق نمبر ۲۰

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں:

رَخِيْصٌ	سستا	ثَمِيْنٌ	مہنگا۔ قیمتی
لَذِيْذٌ	لذیذ۔ خوش ذائقہ	مُفِيْدٌ	فائدہ مند
دَوَآءٌ	دوا	بَلَاغٌ	پیغام
غُرْفَةٌ	کمرہ	ضَيِّقٌ	تنگ
سَرِيْعٌ	تیز رفتار		

اردو میں ترجمہ کریں

۱۔ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ
۲۔ هٰذَا الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ
۳۔ هٰذَا الصِّرَاطُ مُسْتَقِيْمٌ
۴۔ هَاتَانِ الْفَاكِهَتَانِ اللَّذِيْذَتَانِ
۵۔ هَاتَانِ الْفَاكِهَتَانِ لَذِيْذَتَانِ
۶۔ هَاتَانِ فَاكِهَتَانِ لَذِيْذَتَانِ
۷۔ تِلْكَ الْكُتُبُ ثَمِيْنَةٌ
۸۔ تِلْكَ كُتُبٌ ثَمِيْنَةٌ
۹۔ تِلْكَ الْكُتُبُ الثَّمِيْنَةُ نَافِعَةٌ جِدًّا
۱۰۔ هٰذِهِ الشَّجَرَةُ قَصِيْرَةٌ
۱۱۔ تِلْكَ شَجَرَةٌ طَوِيْلَةٌ
۱۲۔ ذَالِكَ الدَّوَآءُ الْمُرُّ مُفِيْدٌ
۱۳۔ ذَالِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ
۱۴۔ هٰذَا بَلَاغٌ مُّبِيْنٌ
۱۵۔ هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ
۱۶۔ هٰؤُلَآءِ النِّسَآءُ صَالِحَاتٌ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ یہ دوا کڑوی ہے اور وہ میٹھی دوا ہے
۲۔ وہ تیز رفتار موٹر کار تنگ ہے اور یہ موٹر کار تیز رفتار اور وسیع ہے
۳۔ یہ کچھ مہنگے قلم ہیں
۴۔ وہ قلم سستے ہیں
۵۔ یہ مہنگے قلم خوبصورت ہیں
۶۔ یہ دونوں پھل کڑوے ہیں
۷۔ وہ دو میٹھے پھل ہیں
۸۔ یہ بچہ محنتی ہے
۹۔ وہ خوبصورت بچی محنتی ہے
۱۰۔ یہ ایک خوبصورت چڑیا ہے
۱۱۔ وہ چڑیا بدصورت ہے

مرکّبِ اشاری (حصہ سوم)

۲۲ : ۱ گذشتہ اسباق میں ہم دو باتیں سمجھ چکے ہیں۔(i) اسم اشارہ کے بعد اسم مفرد اگر **معرّف باللّام** ہو تو وہ اس کا مشارٌ الیہ ہوتا ہے اور اگر نکرہ ہو تو اس کی خبر ہوتا ہے (ii) اسم اشارہ کے بعد مرکب توصیفی اگر **معرف باللّام** ہو تو وہ اس کا مشارٌ الیہ ہوتا ہے اور اگر نکرہ ہو تو اس کی خبر ہوتا ہے۔

۲۲ : ۲ اس سبق میں ہم نے یہ سمجھنا ہے کہ اسم اشارہ کے بعد اگر مرکب اضافی آ رہا ہو تو ہم کیسے تمیز کریں گے کہ وہ اسمِ اشارہ کا مشارٌ الیہ ہے یا خبر ہے۔ اس بات کو سمجھنے کے لئے پہلے اردو کے جملوں پر غور کریں۔ مثلاً ہم کہتے ہیں ''لڑکے کی یہ کتاب''۔ یہ بات سن کر ہمیں معلوم ہو گیا کہ بات ابھی مکمل نہیں ہوئی ہے اس لئے یہ ایک مرکب ہے اور اس میں لفظ ''یہ'' اسم اشارہ ہے جو لفظ ''کتاب'' کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ اس طرح اس کو ہم نے مرکب اشاری مان لیا اب اگر ہم کہیں ''یہ لڑکے کی کتاب ہے'' تو اس میں لفظ ''ہے'' کی وجہ سے ہمیں معلوم ہو گیا کہ بات مکمل ہو گئی ہے' اس لئے یہاں اسم اشارہ ''یہ'' مبتدا ہے اور مرکب اضافی ''لڑکے کی کتاب'' اس کی خبر ہے۔ لیکن یہ سہولت ہمیں عربی میں حاصل نہیں ہو گی۔ وہاں مشارٌ الیہ اور خبر میں تمیز کئے بغیر نہ تو صحیح ترجمہ کر سکتے ہیں اور نہ ہی یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ مذکورہ عبارت مرکب اشاری ہے یا جملہ اسمیہ۔

۲۲ : ۳ اب تک ہم نے یہ پڑھا کہ عربی میں مشارٌ الیہ **معرف باللّام** ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے ''لڑکے کی یہ کتاب'' کا ترجمہ ہونا چاہئے ''**هٰذَاالْكِتَابُ وَلَدٍ**'' یا ''**هٰذَاالْكِتَابُ الْوَلَدِ**'' لیکن یہ دونوں ترجمے غلط ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ''**كِتَابُ الْوَلَدِ**'' مرکب اضافی ہے جس میں ''**كِتَابُ**'' مضاف ہے جس پر لامِ تعریف داخل نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ مرکب اضافی اگر مشارٌ الیہ ہو تو اسم اشارہ اس کے بعد لاتے ہیں۔ چنانچہ ''لڑکے کی یہ کتاب'' کا صحیح ترجمہ ہو گا ''**كِتَابُ الْوَلَدِ هٰذَا**'' اب یہ بات یاد کر لیں کہ اسم اشارہ اگر مرکب اضافی کے بعد آ رہا ہے تو اسے مرکب اشاری مان کر اسی لحاظ سے اس کا ترجمہ کریں گے۔

۲۲ : ۴ دوسری بات یہ یاد کر لیں کہ اسم اشارہ اگر مرکب اشاری سے پہلے آ رہا ہے تو اسے جملہ اسمیہ مان کر اسی لحاظ سے اس کا ترجمہ کریں گے۔ چنانچہ ''**هٰذَا كِتَابُ الْوَلَدِ**'' کا ترجمہ ہو گا ''یہ لڑکے کی کتاب ہے۔''

۲۲ : ۵ مرکب اشاری کے ضمن میں آخری بات سمجھنے کے لئے اس مرکب پر ایک مرتبہ پھر غور کریں۔ ''**كِتَابُ الْوَلَدِ هٰذَا**'' (لڑکے کی یہ کتاب)۔ اس میں اشارہ مضاف یعنی ''**كِتَابُ**'' کی طرف کرنا مقصود ہے اور مضاف پر لامِ تعریف داخل نہیں ہوتا اس لئے ہمیں دقت پیش آئی اور اسم اشارہ کو مرکب اضافی کے بعد لانا پڑا۔ فرض کریں کہ اشارہ مضاف الیہ یعنی ''**اَلْوَلَدُ**'' (لڑکے) کی طرف کرنا مقصود ہے۔ مثلاً ہم کہنا چاہتے ہیں ''اِس لڑکے کی کتاب''۔ اس صورت میں آپ کو معلوم ہے کہ مضاف الیہ پر لام تعریف داخل ہوتا ہے اس لئے اسم اشارہ مضاف الیہ سے پہلے آئے گا۔ چنانچہ ''اِس لڑکے کی کتاب'' کا ترجمہ ہو گا ''**كِتَابُ هٰذَاالْوَلَدِ**''۔

۲۲ : ۶ آپ کو یاد ہو گا کہ مرکب اضافی کے سبق میں (پیراگراف ۱۶:۲) ہم نے یہ قاعدہ پڑھا تھا کہ مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان کوئی لفظ نہیں آتا۔ ''**كِتَابُ هٰذَاالْوَلَدِ**'' میں اسم اشارہ مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان آیا ہے۔ تو اب یہ بات بھی نوٹ کر لیں کہ یہ صورت مذکورہ قاعدہ کا استثناء ہے۔

مشق نمبر-۲۱

مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں۔

اُسْتَاذٌ	استاد	ذَكِيٌّ	ذہین
تِلْمِيْذٌ	شاگرد	عَمٌّ	چچا
عَمَّةٌ	پھوپھی	خَالٌ	ماموں
خَالَةٌ	خالہ	وَسِخٌ	میلا۔گندہ
إِمَامٌ	پیشوا	اَمَامَ (مضاف آتا ہے)	سامنے
تِيْنٌ	انجیر	هُدًى	ہدایت

اردو میں ترجمہ کریں

۱۔ شُبَّاكُ الْغُرْفَةِ هٰذَا

۲۔ هٰذَا شُبَّاكُ الْغُرْفَةِ

۳۔ هٰذِهِ سَيَّارَةُ مُعَلِّمِيْ

۴۔ سَيَّارَةُ مُعَلِّمِيْ هٰذِهِ

۵۔ سَبُّوْرَةُ الْمَدْرَسَةِ تِلْكَ كَبِيْرَةٌ

۶۔ سَبُّوْرَةُ تِلْكَ الْمَدْرَسَةِ صَغِيْرَةٌ

۷۔ اَهٰذَا اَخُوْكَ

۸۔ اَاَخُوْكَ هٰذَا عَالِمٌ؟

۹۔ هٰذَا الرَّجُلُ خَالِيْ وَتِلْكَ الْمَرْءَةُ خَالَتِيْ وَهٰذِهٖ عَمَّتِيْ

۱۰۔ تِلْمِيْذُ الْمَدْرَسَةِ هٰذَا ذَكِيٌّ وَهُوَ إِمَامُ الْجَمَاعَةِ

۱۱۔ تِلْمِيْذُ هٰذِهِ الْمَدْرَسَةِ قَائِمٌ اَمَامَ الْأُسْتَاذِ

۱۲۔ تَمْرُ تِلْكَ الشَّجَرَةِ حُلْوٌ وَكَذٰلِكَ هٰذَا التِّيْنُ

۱۳۔ تِلْكَ الْبُيُوْتُ لِذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ

۱۴۔ أُولٰئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ یہ شاگرد ذہین ہے

۲۔ میرا یہ شاگرد محنتی ہے

۳۔ استاد کا یہ لڑکا نیک ہے

۴۔ اس استاد کا لڑکا کلاس کا مانیٹر ہے

۵۔ مدرسہ کی یہ شاگردہ نیک ہے اور ویسی ہی اس کی استانی

۶۔ استاد کی وہ سائیکل تیز رفتار ہے

۷۔ اس استاد کی سائیکل نئی ہے

۸۔ اے عبد الرحمٰن، کیا وہ مرد تیرا ماموں ہے؟

۹۔ اس مدرسہ کا ذہین شاگرد مسجد کے سامنے کھڑا ہے

۱۰۔ یہ ایک نیک آدمی ہے اور وہ دونوں بدکار ہیں

۱۱۔ کیا یہ تمہاری پھوپھی ہیں

۱۲۔ یہ کمرے کا دروازہ ہے اور وہ باغ کا دروازہ ہے

۱۳۔ اس باغ کی انجیر میٹھی ہے

۱۴۔ کھجور کا یہ درخت بہت پرانا ہے

اسماءِ استفہام (حصہ اوّل)

۲۳ : ۱ پیراگراف نمبر ۱۱:۳ میں ہم نے پڑھا تھا کہ کسی جملہ کو سوالیہ جملہ بنانے کے لئے اس کے شروع میں أَ (کیا) اور ھَلْ (کیا) کا اضافہ کرتے ہیں۔ اب یہ بات نوٹ کرلیں کہ ان کو حروفِ استفہام کہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ حروف جملہ میں معنوی تبدیلی کے علاوہ نہ تو اعرابی تبدیلی لاتے ہیں اور نہ ہی یہ جملہ میں مبتدا یا فاعل بنتے ہیں۔

۲۳ : ۲ اس سبق میں ہم کچھ مزید الفاظ پڑھیں گے جو کسی جملہ کو سوالیہ جملہ بناتے ہیں۔ ان کو اسماءِ استفہام کہا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ جملہ میں مبتدا، فاعل یا مفعول بن کر آتے ہیں۔ اس کی مثال ہم اسی سبق میں آگے چل کر دیکھیں گے۔ فی الحال آپ اسماءِ استفہام اور ان کے معنی یاد کرلیں۔

مَا – مَاذَا	کیا	کَمْ	کتنا
مَنْ	کون	اَیْنَ	کہاں
کَیْفَ	کیسا	اَنّٰی	کہاں سے۔ کس طرح سے
مَتٰی	کب	اَیَّةٌ	کونسی
اَیٌّ	کونسا		

۲۳ : ۳ مذکورہ بالا اسماءِ استفہام میں یہ بات نوٹ کرلیں کہ اَیٌّ اور اَیَّةٌ کے علاوہ باقی اسماءِ استفہام مبنی ہیں۔

۲۳ : ۴ اسماءِ استفہام جب مبتدا بن کر آتے ہیں تو بعد والے اسم کے ساتھ مل کر جملہ پورا کر دیتے ہیں۔ مثلاً 'مَا ھٰذَا؟' میں 'مَا' مبتدا اور 'ھٰذَا' اس کی خبر ہے۔ اس لئے ترجمہ ہوگا "یہ کیا ہے؟" اسی طرح مَنْ اَبُوْكَ؟ (تیرا باپ کون ہے؟) اَیْنَ اَخُوْكَ؟ (تیرا بھائی کہاں ہے؟)

۲۳ : ۵ کبھی اسماءِ استفہام مضاف الیہ بن کر آتے ہیں۔ ایسی حالت میں مرکب اضافی وجود میں آتا ہے جس کا ترجمہ میں لحاظ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً کِتَابُ مَنْ؟ کا ترجمہ "کس کی کتاب ہے؟" کرنا غلط ہوگا۔ دیکھئے یہاں 'کِتَابُ' مضاف ہے اور 'مَنْ' مضاف الیہ ہے۔ اس لئے اس کا صحیح ترجمہ ہوگا "کس کی کتاب؟"

۲۳ : ۶ اَیٌّ اور اَیَّةٌ عام طور پر مضاف بن کر آیا کرتے ہیں اور بعد والے اسم سے مل کر مرکبِ اضافی بناتے ہیں جس کا ترجمہ میں لحاظ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً اَیُّ رَجُلٍ (کون سا مرد)۔ اَیَّةُ النِّسَاءِ (کون سی عورت)۔

۲۳ : ۷ اسماءِ استفہام کے چند قواعد مزید ہیں جن کا مطالعہ ہم ان شاء اللہ اگلے اسباق میں کریں گے۔ فی الحال ہم اب تک پڑھے ہوئے قواعد کی مشق کر لیتے ہیں۔

مشق نمبر ۔۲۲

مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی یاد کریں:۔

حِبْرٌ	روشنائی۔ سیاہی	قَلَمُ الْحِبْرِ	روشنائی کا قلم۔ فونٹین پین
رَصَاصٌ	سیسہ	قَلَمُ الرَّصَاصِ	سیسہ کا قلم۔ پنسل
اِمَامٌ	پیشوا۔ امام	اَمَامٌ	سامنے
ذَھَبَ	وہ گیا	جَآءَ	وہ آیا
اَلَا	سنو۔ آگاہ ہوجاؤ	اَلْئٰنَ	ابھی
یَمِیْنٌ	دایاں ہاتھ۔ دائیں	یَسَارٌ	بایاں ہاتھ۔ بائیں
عَصَا	لاٹھی	وَرَآءَ	پیچھے

اردو میں ترجمہ کریں

۱۔ مَاذٰلِكَ ؟ ذٰلِكَ قَلَمُ الْحِبْرِ ۔ ۲۔ مَاهٰذِهٖ ؟ هٰذِهٖ دَوَاةٌ

۳۔ وَمَاذَا فِي الدَّوَاةِ ؟ فِي الدَّوَاةِ حِبْرٌ ۔ ۴۔ مَنْ هٰذَا؟ هٰذَا وَلَدٌ

۵۔ مَا اسْمُ الْوَلَدِ ؟ اِسْمُ الْوَلَدِ مَحْمُوْدٌ ۔ ۶۔ كَيْفَ حَالُ مَحْمُوْدٍ ؟ هُوَ بِخَيْرٍ

۷۔ هٰذَا كِتَابُ مَنْ ؟ هٰذَاكِتَابُ اَحْمَدَ ۔ ۸۔ اَيَّةُ مَرْاَةٍ قَائِمَةٌ اَمَامَكَ؟هٰذِهٖ اُخْتِيَ الصَّغِيْرَةُ

۹۔ اَيْنَ اَخُوْكَ الصَّغِيْرُ ؟ هُوَ ذَهَبَ اِلَى الْمَدْرَسَةِ

۱۰۔ مَتٰى ذَهَبَ؟ ذَهَبَ قَبْلَ سَاعَتَيْنِ ۔ ۱۱۔ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؟ اَلَاۤ اِنَّ نَصْرَاللّٰهِ قَرِيْبٌ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ وہ کیا ہے؟ وہ محمود کی کار ہے ۔ ۲۔ یہ کیا ہے؟ یہ ایک لڑکے کی سائیکل ہے

۳۔ وہ کون ہے؟ وہ میرے استاد ہیں ۔ ۴۔ استاد کا نام کیا ہے؟ ان کا نام عبدالرحمٰن ہے

۵۔ان کا حال کیسا ہے؟ میرے استاد کا حال اچھا (طیّب) ہے

۶۔ وہ کس کی لڑکی ہے؟ وہ استاد کی لڑکی ہے

۷۔ تیرے پیچھے کون سا مرد بیٹھا ہے؟ وہ میرے مدرسہ کے استاد ہیں

۸۔ تیرا بڑا لڑکا کہاں ہے؟ وہ گھر میں ہے ۔ ۹۔ وہ بازار سے کب آیا؟ وہ ابھی آیا ہے

۱۰۔ وہ کیا ہے تیرے دائیں ہاتھ میں اے موسٰی ؟ یہ میری لاٹھی ہے

۱۱۔ تم لوگوں کا حال کیسا ہے؟ اللہ کا شکر ہے ہم لوگ بخیریت ہیں

اسماءِ استفہام (حصہ دوم)

۲۴ : ۱ اسماءِ استفہام کے شروع میں حروفِ جارّہ لگانے سے ان کے مفہوم میں حرفِ جارّہ کی مناسبت سے کچھ تبدیلی ہو جاتی ہے۔آپ ان کو یاد کر لیں۔ان الفاظ کو دائیں سے بائیں پڑھیں تو انہیں سمجھنے اور یاد کرنے میں آسانی ہوگی۔

لِمَا۔ لِمَاذَا	کس لئے۔ کیوں	مِمَّا (مِنْ مَا)	کس چیز سے
فِيْمَا	کس چیز میں	عَمَّا (عَنْ مَا)	کس چیز کی نسبت سے
لِمَنْ	کس کا	مِمَّنْ (مِنْ مَنْ)	کس شخص سے
مِنْ اَيْنَ	کہاں سے	اِلٰى اَيْنَ	کہاں کو
اِلٰى مَتٰى	کب تک	بِكَمْ	کتنے میں

۲۴ : ۲ اس سبق کا قاعدہ سمجھنے سے پہلے ایک بات اور نوٹ کر لیں۔

مَا پر جب حروفِ جارّہ داخل ہوتے ہیں تو کبھی مَا الف کے بغیر بھی لکھا اور بولا جاتا ہے۔ چنانچہ لِمَا سے لِمَ ۔فِيْمَا سے فِيْمَ ۔عَمَّ سے عَمَّ ہو جاتا ہے۔

۲۴ : ۳ اسماءِ استفہام پر لِ (حرفِ جار) داخل ہو جائے تو پھر اسے جملے کے شروع میں لاتے ہیں۔ایسی صورت میں وہ بعد والے اسم سے مل کر جملہ مکمل کر دیتا ہے ۔چنانچہ لِمَنِ الْكِتَابُ کا ترجمہ ہوگا ’’کس کی کتاب ہے۔‘‘

آیئے اب ہم کچھ مشق کرلیں۔اس کے بعد اگلے سبق میں ہم اسماءِ استفہام کا ایک اور قاعدہ پڑھیں گے۔

مشق نمبر۔۲۳

مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی یاد کریں:۔

سَاعَةٌ	گھڑی۔گھنٹہ	عُصْفُوْرٌ	چڑیا
اَرْنَبٌ	خرگوش	حَدِيْقَةُ الْحَيْوَانَاتِ	چڑیا گھر
بَوَّابٌ	دربان	سَمِيْنٌ	موٹا تازہ۔فربہ
رَاكِبٌ	سواری کرنے والا۔سوار	نَاقَةٌ	اونٹنی

اردو میں ترجمہ کریں

۱۔ لِمَنْ هٰذَاالْكِتَابُ ؟ هٰذَاالْكِتَابُ لِوَلَدٍ

۲۔لِمَنْ ذَالِكَ الْعُصْفُوْرُ؟ ذَالِكَ الْعُصْفُوْرُ لِحَدِيْقَةِ الْحَيْوَانَاتِ

۳۔ اِلٰى اَيْنَ ذَهَبَ اَخُوْكَ ؟

۴۔ بِكَمْ هٰذِهِ الْبَقَرَةُ السَّمِيْنَةُ

۵۔ لِمَ اَنْتَ جَالِسٌ فِي الْبَيْتِ ؟

۶۔فِيْمَ مَشْغُوْلٌ اِمَامُ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ ؟

۷۔ قَالَ اَنّٰى لَكِ هٰذَا؟ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ

۸۔لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ؟ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ یہ گھڑی کس کی ہے؟ یہ گھڑی ایک بچّی کی ہے۔

۲۔یہ خرگوش کس کا ہے؟ یہ خرگوش باغ کے دربان کا ہے۔

۳۔ تیرا بھائی کہاں سے آیا ہے ؟

۴۔یہ میٹھی کھجور کتنے کی ہے ؟

۵۔ تم بازار میں کب تک کھڑے ہو ؟

۶۔کونسی عورت تمہارے گھر کے دروازے کے پاس کھڑی ہے اور کیوں؟

۷۔ یہ اونٹنی کس کی ہے اور کون اس پر سواری کرنے والا ہے اور کہاں تک؟

اسماءِ استفہام (حصہ سوم)

۲۵ : ۱ لفظ کَمْ کے دو استعمال ہیں۔ایک تو یہ اسمِ استفہام کے طور پر آتا ہے۔اس وقت اس کے معنی ہوتے ہیں ’’کتنا یا کتنے‘‘ دوسرے یہ خبر کے طور پر آتا ہے جسے ’’ کَمْ خبریہ ‘‘ کہتے ہیں۔اس وقت اس کے معنی ہوتے ہیں ’’کتنے ہی یا بہت سے‘‘۔

۲۵ : ۲ کَمْ جب استفہام کے لئے آتا ہے تو اس کے بعد والا اسم منصوب،نکرہ اور واحد ہوتا ہے مثلاً کَمْ دِرْهَمًا عِنْدَكُمْ؟ (تمہارے پاس کتنے درھم ہیں؟) کَمْ سَنَةً عُمْرُكَ؟ (تیری عمر کتنے سال ہے؟) چنانچہ کسی جملہ میں اگر کَمْ کے بعد والا اسم منصوب اور واحد ہے تو ہمیں سمجھ جانا چاہیے کہ یہ کَمْ استفہامیہ ہے۔

۲۵ : ۳ ’’ کَمْ‘‘ خبریہ کے استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ اس کے بعد اسم مجرور ہوتا ہے خواہ واحد ہو یا جمع۔

مشق نمبر۔۲۴

مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی یاد کریں:۔

رُبِّيَّةٌ	روپیہ	سَقِيْمٌ	بیمار
تِلْمِيْذٌ (ج تَلَامِذَةٌ)	شاگرد	حَارِثٌ	کسان

اردو میں ترجمہ کریں

۱۔ كَمْ وَلَدًا لَكَ يَاخَالِدُ ؟ لِيْ وَلَدَانِ وَبِنْتٌ وَّاحِدَةٌ

۲۔ كَمْ تِلْمِيْذًا حَاضِرٌ فِي الْمَدْرَسَةِ ؟

۳۔ كَمْ تِلْمِيْذًا غَيْرُ حَاضِرٍ مِنَ الْمَدْرَسَةِ ؟

۴۔ لِمَاذَا ؟ كَمْ تِلْمِيْذٍ سَقِيْمٌ

۵۔ كَمْ شَاةً عِنْدَكَ يَاأُسْتَاذِيْ ؟ عِنْدِيْ شَاةٌ مَعْدُوْدَةٌ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ اے حامد! تمہاری کتنی اولاد ہے؟ جناب میری دو بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔

۲۔ کتنے استاد مدرسہ میں حاضر ہیں؟ کتنے استاد آج غیر حاضر ہیں؟ کس لئے؟

۳۔ وہ کون ہے؟ وہ ایک کسان ہے۔

۴۔ اس کے پاس کتنی گائیں ہیں؟ اس کے پاس گائیں بہت ہی تھوڑی ہیں۔